تعریفات



مفتی منظور عالم رضوی پورنوی









تعریفات

مولانا منظور عالم رضوی پورنوی
مدرس مدرسہ اجمل العلوم سنبھل

مکتبہ نعیمیہ
۴۲۳ مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

نام کتاب ——— تعریفات
مؤلف ——— مولانا منظور عالم رضوی پورنوی
ناشر ——— مکتبہ نعیمیہ ۴۲۳ مٹیا محل جامع مسجد دہلی
کتابت ——— راشد کتابت سینٹر اصالتپورہ ڈیڑھ والی مسجد مرادآباد
طباعت ———
بار اوّل ——— ۱۹۹۰ء
بار دوم ——— ۱۹۹۷ء
قیمت ——— 35/-

ملنے کے پتے:

- تنظیمی بکڈپو، بائسی پورنیہ، بہار
- قادری بکڈپو، نومحلہ مسجد، بریلی شریف
- حق اکیڈمی۔ مبارکپور، اعظم گڑھ
- اجملی کتب خانہ مرکزی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل
- المجمع الاسلامی، مبارک پور اعظم گڑھ
- قادری کتاب گھر، نومحلہ بریلی شریف

نام کتاب ——— تعریفات
مؤلف ——— مولانا منظور عالم رضوی پورنوی
ناشر ——— مکتبہ نعیمیہ ۴۲۳ ٹٹیا محل جامع مسجد دہلی
کتابت ——— راشد کتابت سینٹر اصالتپورہ ڈیڑ والی مسجد مرادآباد
طباعت ———
بار اوّل ——— ۱۹۹۰ء
بار دوم ——— ۱۹۹۷ء
قیمت ——— 35/-

ملنے کے پتے :

- تنظیمی بکڈپو، بائسی پورنیہ، بہار
- قادری بکڈپو، نومحلہ مسجد، بریلی شریف
- حق اکیڈمی۔ مبارکپور، اعظم گڑھ
- اجملی کتب خانہ مرکزی مدرسہ اجمل العلوم سنبھل
- المجمع الاسلامی، مبارک پور اعظم گڑھ
- قادری کتاب گھر، نومحلہ بریلی شریف

تعریفات سے متعلق ضروری باتیں

۱ — تعریف کا دور سے محفوظ ہونا ضروری ہے۔

۲ — کسی چیز کی تعریف میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا ممنوع ہے جن کا استعمال غیر مانوس ہو ورنہ مقصود کی تحصیل متعذر ہو گی۔ (قطبی)

۳ — تعریفات میں بلا قرینہ الفاظ مشترک یا مجاز کا استعمال کرنا قبیح و معیوب ہے لیکن قرینہ موجود ہو تو جائز ہے۔

۴ — تعریف میں انہیں الفاظ کا ذکر کرنا بہتر ہے جنہیں تعریف کے جامع و مانع ہونے میں دخل ہو لیکن بسا اوقات تعریف میں ایسے الفاظ بھی ذکر کئے جاتے ہیں جن سے جامع اور مانع ہونے کے علاوہ سامع کو کوئی دوسرا فائدہ حاصل ہو۔ جیسے علامہ ابن حاجب نے اعراب کی تعریف میں "لیدل علی المعانی المعتورۃ" کی قید کا اضافہ ایک فائدہ کے لیے کیا ہے۔ (جواہر صافیہ)

۵ — تعریفات میں حیثیات کی قید کا اعتبار ہوتا ہے اگرچہ مذکور نہ ہوں (مناظرہ رشیدیہ)

۶ — معرِّف کا باعتبار صدق معرَّف کے مساوی اور اس سے اجلیٰ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ معرِّف اگر معرفت وجہالت میں معرَّف کے مساوی ہو تو تعریف سے کچھ بھی فائدہ نہ ہو گا۔ (شرح تہذیب، ملا حسن)

۷ — تعریفات میں جو الفاظ مذکور ہوتے ہیں وہ زمانہ سے خالی ہوتے ہیں تاکہ دوام واستمرار پر دلالت کریں۔ (تبیان)

۸ — تعریف ہمیشہ ماہیت کی ہوتی ہے افراد کی نہیں ۔ یہ ضابطہ مناطقہ کا ہے حاشیہ نور الانوار میں ہے : التعریف انما یکون للماھیت بالماھیت لا بالافراد ۔

(فائدہ) اس ضابطہ سے اصولیین کی تعریفات پر اعتراض نہیں پڑے گا کہ یہ حضرات تعریفات میں لفظ کل کا استعمال کرتے ہیں جو افراد کے احاطہ کے لیے آتا ہے اس لیے کہ ان لوگوں کا مقصد لفظ کل کے ذکر سے تعریف کا جامع اور مانع ہونا بیان کرنا ہے جو لفظ کل سے حاصل ہو جاتا ہے ۔ (ولا مناقشۃ فی الاصطلاح) حاشیہ نور الانوار

۹ — اقسام کی تعریف میں مقسم کا ذکر کرنا بہتر ہے لیکن بسا اوقات مقسم مشہور ہونے کی وجہ سے اس کا ذکر ترک کر دیتے ہیں ۔

۱۰ — عدمی کسی شئے کا جز اور ذاتی نہیں بنا کرتا اس لیے جو تعریف عدمی سے مرکب ہو وہ حد نہیں بلکہ رسم ہوتی ہے ۔ (جواہر صافیہ)

۱۱ — متاخرین کے نزدیک کسی چیز کی تعریف کے لئے ضروری ہے کہ معرِف، معرَف کے مساوی ہو اسی وجہ سے ان کے نزدیک تعریف بالاعم والاخص جائز نہیں البتہ متقدمین کے ہاں شرط نہیں اس لئے ان کے نزدیک تعریف بالاعم والاخص جائز ہے ۔ (ملا حسن)

۱۲ — الفاظ اصطلاحیہ کی تعریف میں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ معرَف کا لفظ بعینہٖ تعریف میں استعمال کرتے ہیں جس سے دور یا تعریف "الشئ بنفسہٖ" ہونے کا وہم ہوتا ہے حالاں کہ یہ دور یا تعریف "الشئ بنفسہٖ" نہیں کیونکہ معرَف کا لفظ بمعنیٰ اصطلاحی ہوتا ہے اور تعریف میں بمعنی لغوی ہوتا ہے جیسا کہ صاحب منار نے ظاہر کی تعریف میں لفظ ظہر اور خفی کی تعریف میں لفظ خفی کا استعمال کیا ہے جن کو دور یا تعریف الشئ بنفسہٖ نہیں کہتے ۔ منار کی عبارت ہے : واما الظاھر فاسم لکلام ظھر المراد به للسامع بصیغته ۔ واما الخفی

فماخفی مرادہ بعارض غیر الصیغۃ لاینال الا بالطلب۔

۱۳ــــ ماہیت حقیقیہ کی تعریف میں جنس کو بمنزلہ جنس اور فصل کو بمنزلہ فصل کہنا درست ہے۔ کیونکہ ماہیت حقیقیہ کی تحدید حقیقی بہت زیادہ دشوار ہے۔ سلّم میں ہے والتحدید الحقیقی عسیر ملا حسن میں ہے ای العلم بانّ ھٰذا حد حقیقی للشئ عسیرٌ جداً اس کے حاشیہ میں ہے الوقوف علیٰ حقائق الاشیاء لیس فی قدرۃ البشر۔ یعنی اشیاء کی حقیقتوں پر واقف ہونا انسان کی قدرت میں نہیں۔ یہ بات اس لیے ہے کہ یہاں جنس کو عرض عام اور فصل کو خاصہ سے بہت زیادہ مشابہت ہوتی ہے جس سے امتیاز نہیں ہو پاتا ہے کہ جنس ہے یا عرض عام، فصل ہے یا خاصہ۔ البتّہ ماہیت اعتباریہ کی تحدید حقیقی ممکن ہے اس لئے یہاں جنس کو بمنزلہ جنس اور فصل کو بمنزلہ فصل کہنا درست نہیں۔ (ملّا حسن، دیباجہ بشیر الناجیہ)

۱۴ــــ تعریف کی دو قسمیں ہیں۔ لفظی۔ حقیقی۔

تعریف لفظی۔ جس کے ذریعہ کسی لفظ کے معنیٰ کی تفسیر مقصود ہو۔

تعریف حقیقی۔ جس کے ذریعہ کسی غیر حاصل صورت کی تحصیل مقصود ہو۔

تعریف حقیقی کی دو قسمیں ہیں۔ بحسب الحقیقۃ۔ بحسب الاسم

تعریف بحسب الحقیقۃ۔ وہ تعریف حقیقی ہے جس سے ذہن میں ایسی چیز کی صورت حاصل ہو جس کا وجود واقعی اور نفس الامری ہو۔

تعریف بحسب الاسم۔ وہ تعریف حقیقی ہے جس سے ذہن میں ایسی چیز کی صورت حاصل ہو جس کا وجود واقعی نہ ہو یا خارج میں وجود واقعی تو ہو مگر خارج میں موجود ہونا معلوم نہ ہو۔ دونوں میں سے ہر ایک کی چار چار قسمیں ہیں۔ کل آٹھ قسمیں ہوں گی۔

(۱) حد تام بحسب الحقیقۃ (۲) حد ناقص بحسب الحقیقۃ (۳) رسم تام بحسب الحقیقۃ (۴) رسم ناقص بحسب الحقیقۃ۔ (۵) حد تام بحسب الاسم۔ (۶) حد ناقص بحسب الاسم۔

(۷) رسم تام بحسب الاسم۔ (۸) رسم ناقص بحسب الاسم۔
جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق کے ذریعہ انسان کا وجود خارج میں جاننے والوں کے لئے حد تام بحسب الحقیقۃ ہے اور ناواقف کے لئے حد تام بحسب الاسم ہے۔ اسی طرح باقی مثالیں بنیں گی۔
(نوٹ) ماہیئت اعتباریہ کی تعریف میں حد یا رسم بحسب الاسم ہوتی ہے۔ بحسب الحقیقۃ نہیں جیسے نحویوں کی اصطلاح میں کلمہ کی یہ تعریف (لفظ وضع لمعنی مفرد) بحسب الاسم ہے۔
(ملا حسن۔ مناظرہ رشیدیہ)
۱۵۔۔۔ حد تام معنیٰ کے اعتبار سے زیادتی و نقصان کو قبول نہیں کرتی اگرچہ لفظ کے اعتبار سے متعدد ہوں اس لئے کہ حد تام شئ کی پوری ذاتیات کا نام ہے ان میں سے اگر ایک بھی کم ہو جائے تو حد تام نہیں کہلائے گی۔ جیسے انسان کی حد تام حیوان ناطق ہے، اگر اس کی جگہ اس طرح تعریف کی جائے الانسان جوھرٌ جسمٌ نامٍ حساس متحرك بالارادة مدركٌ للكلي والجزئي تو تعریف میں کچھ بھی زیادتی نہیں ہوئی صرف لفظ میں زیادتی ہے۔ باقی حد ناقص، رسم تام، رسم ناقص تینوں معنیٰ کے اعتبار سے زیادتی و نقصان کو قبول کرتی ہیں۔ حد ناقص میں زیادت و نقصان اس طرح ممکن ہے کہ جنس قریب اور فصل بعید بمرتبۂ واحدہ یا کثیرہ یا جنس بعید بمرتبۂ واحدہ یا کثیرہ اور فصل قریب سے تعریف کریں یا تنہا فصل قریب سے کریں۔
رسم تام اور ناقص میں زیادت و نقصان اس طرح ممکن ہے کہ شئ کے خواص متعدد اور کثیر ہوتے ہیں ان میں سے بعض کا ذکر کریں اور بعض کا نہ کریں۔ (ملا حسن)
نوٹ: شائقین کے فائدے کے لئے اس کا اضافہ کیا گیا ہے ورنہ میری ہر تعریف کا اس کے مطابق ہونا ضروری نہیں۔

(از قلم مؤلف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ للّٰہ الذی یُلھِمُ عبادہ العلوم والتعریفات والصّلوٰۃ والسّلامُ علٰی رسُولہ الذی ھُوَ خیرالمخلوقات وعلٰی آلہٖ واصحابہ الذیْن فازوا باعلی الدّرجات وصعدوا بالاجتھاد والاستنباط اقصیٰ مراتب الکمالات وعلیٰ تبعھم الذین بلغوا مناھج الحق بالتصدیقات۔

امّا بعد فھٰذہ تعریفات جمعتھا واصطلاحات اخذتہا من کتب المتقدمین ورتبتھا علٰی حروف الھجاء من الالف والیاء الی الیاء تسھیلا للطالبین وتیسیرًا للراغبین واللہ الھادی وعلیہ اعتمادی فی مبدئ ومعادی۔

باب الالف

ابتدائے حقیقی: کسی چیز کے شروع میں ایسی شے لانا جو تمام چیزوں پر مقدم ہو اسے ابتدائے حقیقی کہتے ہیں۔

ابتدائے عرفی: کسی چیز کو مقصود سے مقدّم رکھنا ابتدائے عرفی ہے۔

ابتدائے اضافی: کسی چیز کے شروع میں ایسی شے لانا جو دیگر اشیاء پر مقدم ہو خواہ کسی سے مؤخر ہو یا نہ ہو۔

اِبدال: (صرف) تخفیف کے لئے ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ رکھنا یا ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا اِبدال ہے۔

اَبدال: (تصوّف) اولیائے کرام کے اس گروہ کو کہتے ہیں جس کے سپرد باطنی طور

پر ایک مخصوص خطہ کا انتظام رہتا ہے دُنیا کبھی ان سے خالی نہیں ہوتی اگر میں سے کوئی ایک دنیا سے اُٹھتا ہے تو دوسرا اس کے قائم مقام ہوتا ہے۔
(فائدہ) ان کی تعداد چالیس ہوتی ہے۔

ابرار: متقین کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو شریعتِ مصطفیٰ کی پابندی اور عبادتِ ظاہری اختیار کرتی ہے۔

ابنیہ: حروف اصلیہ اور حرکات و سکنات کے اعتبار سے کلمہ کی ساخت کو کہتے ہیں۔ (یعنی بنیادی حروف)

اتصاف: ایک شے کا دوسری شے کے ساتھ اس طرح متصف ہونا کہ شئ اوّل صفت اور شئ ثانی موصوف بن جائے۔

اتصاف انضمامی: وہ اتصاف ہے کہ ظرف اتصاف میں موصوف وصفت دونوں کا وجود ہو۔ خواہ ظرف اتصاف ذہن ہو یا خارج۔ پھر اگر خارج میں موصوف و صفت کا اقتران ہو تو اتصاف انضمامی خارجی ہے جیسے جسم کے ساتھ سواد و بیاض کا اتصاف، ورنہ اتصاف انضمامی ذہنی ہے جیسے صورت علمیہ کے ساتھ حالتِ ادراکیہ کا اتصاف۔

اتصاف انتزاعی: وہ اتصاف ہے کہ ظرف اتصاف میں صرف موصوف کا وجود اس طرح ہو کہ اس سے صفت کا انتزاع درست ہو پھر اگر منشائے انتزاع خارج میں موجود ہو تو اتصاف خارجی ہے جیسے آسمان کا فوقیت کے ساتھ اتصاف، اور اگر ذہن میں ہو تو اتصافِ ذہنی ہے جیسے انسان کا کلیت کے ساتھ اتصاف۔

اتصال تربیع: ایسے چار مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں جس کے ہر مصرع کے آخر میں وہی کلمہ رکھا جائے جو دوسرے مصرع کا ابتدائی کلمہ ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ان اشعار میں اتصال تربیع ہے۔

جانت بالا تر زوہم جا تھا   جا تھا خود ہست بہر پا تھا

پاپُھا چہ بود کہ سرہا با زیر پات　　　پات ہم کہ چوں فروں آئی زجات

اجارہ : اُجرت کے عوض کسی کو کسی شے کے منافع کا مالک بنا دینا اجارہ ہے۔

اجتماع ساکنین علی حدہ : پہلا ساکن حرف مدّہ یا یائے تصغیر ہو اور ثانی مدغم ہو جیسے لفظ دابّہ ۔ خویصّہ ۔

اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہ : کسی لفظ میں ایسے دو ساکن کا جمع ہونا کہ اوّل حرف مدّہ یا ثانی مدغم نہ ہو۔

اجتہاد : فقیہ کا احکام شرعیہ نکالنے میں پوری قوت صرف کرنا اجتہاد ہے۔

اجزاءِ حقیقیہ : ان اجزاء کو کہتے ہیں جو کل پر مقدّم ہوں اور کل اپنے وجود میں ان کا محتاج ہو۔

اجزاءِ خارجیہ : ان اجزاءِ حقیقیہ کو کہتے ہیں کہ ایک جز کا حمل دوسرے پر اور نہ کل پر ہو سکے جیسے گھر کے لئے دیوار و چھت اجزاء خارجیہ ہیں۔

اجزاءِ ذہنیہ : ان اجزاءِ حقیقیہ کو کہتے ہیں کہ ایک جز کا حمل دوسرے پر اور کل پر بھی ہو سکے۔ جیسے انسان کے لئے حیوان ناطق اجزاء ذہنیہ ہیں۔

اجماع : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت کے اہل حل و عقد کا کسی امر دینی پر اتفاق کرنا اجماع ہے۔

اجماع بلفظ دیگر : اُمّت محمدیہ کے مجتہدین صالحین کا ایک زمانہ میں کسی حکمِ شرعی پر اتفاق کر لینا اجماع ہے۔

اجماع مرکّب : مجتہدین کا اپنے مابین علّت میں اختلاف کے باوجود کسی حکم پر اتفاق کرنا اجماع مرکب ہے۔ جیسے کسی شخص نے قے کی اور اپنی عورت کو بھی چھوا تو دونوں امام (یعنی امام اعظم اور امام شافعی) کے نزدیک بالاجماع طہارت ٹوٹ گئی۔ لیکن علّت میں اختلاف ہے۔ امام شافعی کے نزدیک علّت عورت کو چھونا ہے اور امام اعظم کے نزدیک علّت قے ہے۔

احتکار : غلّہ کو اپنے شہر یا قریب سے خرید کر اس خیال سے روکنا کہ گرانی کے وقت

بیچیں گے اور اس کافی الوقت نہ بیچنا لوگوں کو مضر ہوا حتکار کہلاتا ہے (فتاویٰ رضویہ)

احساس: کسی چیز کا تصور حس ظاہر سے ہونا احساس ہے جیسے گرمی، سردی کا تصور

احساس: (بلفظ دیگر) حواس میں سے کسی ایک کے ذریعہ کسی چیز کا ادراک کرنا احساس ہے۔ اگر ادراک حواس ظاہرہ سے ہو تو مشاہدہ اور حواس باطنہ سے ہو تو اسے وجدان کہتے ہیں۔

احکام: جمع حکم (بمعنیٰ محکوم بہ) اس خطاب الٰہی کو کہتے ہیں جو اقتضاً یا تخیراً مکلفین کے افعال سے متعلق ہو۔

احکام تکلیفیہ: مکلّف کے فعل کی وہ صفت ہے جو ادلّہ اربعہ سے نکالے گئے ہوں جیسے وجوب، حرمت، ندب وغیرہ۔

اختراع: لغت گڑھنا۔ اصطلاحاً جس کا منشا، خارج میں موجود نہ ہو اُسے اختراع کہتے ہیں

اختصار: قرینہ کی موجودگی میں کسی چیز کو حذف کرنا اختصار ہے۔

اخفیاء (تصوّف) ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں خداوند قدوس نے خلق کی نظروں سے پوشیدہ کر دیا ہے اگر ان میں سے کوئی حاضر ہوتے ہیں تو لوگ انہیں نہیں پہچانتے اور اگر غائب ہوتے ہیں تو انہیں کوئی یاد نہیں کرتا۔

اخلال (معانی) کلام میں اتنا مختصر لفظ استعمال کرنا جو اصل مراد پر دلالت کرنے سے قاصر ہو اخلال کہلاتا ہے۔

ادا جو چیز کسی کے ذمہ میں واجب ہو اُسے اس کے مستحق کو دینا ادا ہے۔

اداءِ کامل: شیٔ جس صفت کے ساتھ ذمّہ میں واجب ہو بعینہٖ اسی صفت کے ساتھ اس کے مستحق کو دینا ادائے کامل ہے۔ جیسے نماز باجماعت ادا کرنا ادائے کامل

اداءِ ناقص: شیٔ جس صفت کے ساتھ ذمّہ میں واجب ہوتی ہے اس میں کچھ کمی کر کے دینا ادا، ناقص ہے جیسے منفرد کی نماز ادائے ناقص ہے۔

اداۃ: اس لفظ مفرد کو کہتے ہیں جو دوسرے لفظ کے ملائے بغیر اپنا معنیٰ نہ بتاتے جیسے مِن۔ اِلیٰ۔ وغیرہ۔

ادب: لغتہً۔ پسندیدہ طریقہ۔ اصطلاحًا۔ انسان کے اس اخلاقی ملکہ کو کہتے ہیں جو اسے ناشائستہ باتوں سے روکے اور اچھی باتوں کی طرف آمادہ کرے۔

ادب: (تصوف) انسان کا اپنے ظاہر و باطن کو آراستہ کرنا ادب ہے۔

ادغام: لغتہً۔ ایک شئ کو دوسری شئ میں ملانا۔ اصطلاحًا ایک جنس یا ایک مخرج کے دو حرفوں کو ایک مرتبہ تلفظ میں ادا کرنا ادغام ہے۔

ادغام: (قرأت) حرف ساکن کو حرف متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنا ادغام ہے۔

اذان: لغتہً۔ اعلان۔ شرعًا۔ کلمات متعینہ کے ساتھ اوقات مخصوصہ میں نماز کی خبر دینے کا نام اذان ہے۔

اذلاق: (قرأت) حروف کا زبان یا ہونٹوں کے کنارے سے بآسانی اور بسہولت ادا ہونا اذلاق ہے۔ جیسے و تب کی بار۔

اربعین: حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں یکجا کی گئی ہوں۔

ارادہ: شئ کی اس صفت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ دو مساوی چیزوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاتے۔

ارادہ: مقدورین میں سے ایک کو دوسرے پر فعل و ترک میں ترجیح دینا ارادہ ہے

ارش: اس مال کو کہتے ہیں جو انسان کے کسی عضو کے تلف کرنے پر لازم ہو۔

ارصاد: کسی فقرہ یا بیت کے آخری کلمہ سے پہلے ایسا لفظ استعمال کرنا جو ان کے آخری کلمہ پر دلالت کرے بشرطیکہ روی و قافیہ معلوم ہوں۔ جیسے قرآن مقدس میں ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اس میں لفظ لِيَظْلِمَهُمْ ارصاد ہے۔ اور جیسے شاعر کے اس شعر میں لفظ وقفہ ارصاد ہے:

کیا قہر ہے وقفہ ہے ابھی آنے میں ان کے
اور دم میرا جانے میں توقف نہیں کرتا

ارھاص: انبیاء کرام سے قبل اظہارِ نبوّت جو بات خرقِ عادت کے طور پر صادر ہو اُسے ارہاص کہتے ہیں۔

ازل: جانب ماضی میں وجود غیر متناہی کو ازل کہتے ہیں۔

ازلی: اس شئ کو کہتے ہیں جس پر عدم سابق نہ ہو۔ (فائدہ) موجود کی تین قسمیں ہیں یا تو وہ ازلی و ابدی ہے جیسے واجب تعالیٰ۔ دوسرا وہ جو نہ ازلی ہے نہ ابدی جیسے دنیا۔ تیسرا وہ جو ازلی تو نہیں ہے لیکن ابدی ہے جیسے عالم آخرت کہ ازلی تو نہیں ہے لیکن ابدی ہے۔ (التعریفات)

اساءت: جس کام کا کرنا نادرًا باعثِ عتاب اور بار بار کرنا موجب استحقاق عذاب ہو اسے اساءت کہتے ہیں۔

استبراء پیشاب کے بعد ایسا فعل کرنا جس سے اطمینان ہو جائے کہ اب قطرہ نہیں آئے گا۔ (فتاویٰ رضویہ)

استحاضہ: اس خون کو کہتے ہیں جو عورت کے آگے مقام سے اس طرح جاری ہو جس پر حیض و نفاس کا اطلاق نہ ہو سکے۔

استحسان: اس دلیل کو کہتے ہیں جو قیاس جلی کے معارض ہو جیسے کوئی شخص جوتا بنانے والے سے کہے کہ میرے لئے فلاں قسم کا جوتا اتنی قیمت کا بنا دے اور مدّت بیان نہ کرے تو یہ بیع از رُوئے قیاس ناجائز ہے کیوں کہ یہاں معدوم کی بیع ہے لیکن تعامل ناس اور لوگوں کے اجماع کی وجہ سے قیاس کو چھوڑ دیا گیا ہے لہٰذا یہاں تعامل ناس اور اجماع استحسان ہے۔

استخدام: کسی کلام میں ایسا لفظ استعمال کرنا جس کے دو معنیٰ ہوں ایک معنیٰ لفظ سے اور دوسرا معنیٰ اس کی طرف ضمیر لوٹانے سے مراد ہو۔ جیسے

گل خوش رہے اور اس کا گلشن   گو اس نے ہمیں منہ نہ لگایا

اس شعر میں گل کے دو معنیٰ ہیں پھول اور معشوق۔

استدراج: لغۃً۔ اللہ کی رحمت سے دُور ہو کر عذابِ الٰہی سے قریب ہونا۔ شرعًا۔

کافر یا فاسق کے ہاتھ سے جو بات خرق عادت کے طور پر صادر ہو اسے استدراج کہتے ہیں۔

استصناع: کسی سے کوئی چیز اس طرح بنوانا کہ وہ اپنے پاس سے اتنی قیمت کا بنا دے استصناع کہلاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

استصحاب حال: کسی چیز کو اس کی پہلی حالت پر باقی رکھنا اس کے خلاف دلیل نہ پائے جانے کی وجہ سے استصحاب حال کہلاتا ہے۔

استطاعت: ذی رُوح کی اس صفت کو کہتے ہیں جس کے سبب وہ فعل و ترک پر قدرت رکھے۔

استطالت: (قرآت) حروف کی وہ صفت ہے کہ ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں شروع سے آخیر تک بتدریج قائم رہے۔ جیسے وَلَا الضَّالِّین کی ضاد۔

استعارہ: کسی لفظ کو علاقہ تشبیہ کی بنا پر معنی مجازی میں استعمال کرنا استعارہ ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں لفظ رُخ اور شب میں استعارہ ہے

رُخ دن ہے یا مہر سماں یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شب زلف ہے یا مشکِ ختا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

استعلاء (قرآت) لغۃً بلند ہونا۔ اصطلاحًا حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کے اکثر حصہ کا تالو کی طرف بلند ہونا جیسے محفوظ کی ظا۔

استفال: (قرآت) لغۃً نیچے رہنا۔ اصطلاحًا حروف کے ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کے اکثر حصہ کا تالو کی طرف نہ اُٹھنا استفال کہلاتا ہے۔

استقراء (منطق) وہ حجت ہے کہ کسی کلی کے اکثر جزئیات کی تلاش و جستجو کے بعد اس کا حکم اس کے کل افراد پر لگا دیں جیسے کل حیوان یحرك فلکه الاسفل عند المضغ

استنباط: مجتہد کا قرآن و حدیث سے احکام شرعیہ خفیہ نکالنا استنباط ہے۔

اسد: بارہ برجوں میں سے پانچویں بُرج کو کہتے ہیں جو شیر کی شکل میں ہے۔

اسراف: نفقہ میں حد سے تجاوز کرنا اسراف ہے۔ (تعریفات جرجانی)

اسراف : مالِ کثیر کو گھٹیا مقصد کے لئے خرچ کرنا اسراف ہے۔ (تعریفات جرجانی)
اسراف: حاجت شرعیہ سے زیادہ استعمال کرنا اسراف ہے۔ (الحلیہ والبحر)
اسراف: مال کو ناحق صرف کرنا یا بیجا خرچ کرنا اسراف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
نوٹ: تفصیل فتاویٰ رضویہ میں دیکھیں۔
اسم : وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل پر دلالت کرے اور وضع اول کے اعتبار سے اس میں کوئی زمانہ نہ ہو۔ جیسے زید۔ رجل وغیرہ۔
اسم صفت: وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ ہو جیسے اسود، ابیض وغیرہ
اسم جنس: وہ اسم ہے جو افراد پر صادق ہونے کی حیثیت سے ماہیت کے لئے موضوع ہو
اسم جنس : بلفظ دیگر۔ اس اسم کو کہتے ہیں جو واحد وکثیر سب کے لئے موضوع ہو جیسے لفظ تمر۔ لفظ ماء۔
اسم تام: وہ اسم ہے جو اپنی موجودہ حالت میں مضاف نہ ہو سکے۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ میں زید اسم تام ہے۔
اسم مصدر: وہ اسم ہے جو مصدر کا معنیٰ دے لیکن وہ مشتق منہ نہ ہو سکے۔ جیسے سبحان وغیرہ
اسم جمع: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ کے لئے موضوع ہو اور اس کا واحد اس کے لفظ سے نہ ہو۔ جیسے قوم۔ نساء۔ خیل وغیرہ۔
اِسناد (نحو) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کی طرف اس طرح منسوب کرنا جس سے مخاطب کو فائدہ تامہ حاصل ہو اور اس پر سکوت درست ہو جائے۔ جیسے اللہ ایک ہے۔
اشاعرہ: اہل سنّت وجماعت کے اس گروہ کا نام ہے جو سیدنا امام ابوالحسن اشعری کا متبع ہے (فائدہ) امام ابوالحسن اشعری حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ہونے کی وجہ سے اشعری کہلاتے ہیں۔ یہ عقائد میں خود امام اور فقہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ (نبراس۔ مذاہب اسلام)

اشتقاق: ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے اس طرح نکالنا کہ دونوں کے درمیان مناسبت باقی رہے اشتقاق کہتے ہیں۔

اشتقاق صغیر: وہ اشتقاق ہے کہ اصل و فرع تمام حروف اصلیہ میں بالترتیب مشترک ہوں۔ جیسے ضَرَبَ مشتق ہے ضَرْبٌ سے اس میں اشتقاق صغیر ہے۔

اشتقاق کبیر: وہ اشتقاق ہے کہ اصل و فرع تمام حروف اصلیہ میں بلاترتیب مشترک ہوں جیسے جَبَذَ مشتق ہے جَذَبَ سے اس میں اشتقاق کبیر ہے۔

اشتقاق اکبر: وہ اشتقاق ہے کہ اصل و فرع اکثر حروفِ اصلیہ میں مشترک ہوں جیسے نَعَقَ مشتق ہے نَهَقَ سے اس میں اشتقاقِ اکبر ہے۔

اشراقین: ان حضرات کو کہتے ہیں جو کسی نبی کی شریعت کے التزام کے بغیر خالص ریاضت و مجاہدہ سے مقصود حاصل کرتے ہیں۔

اشمام: (قرآت) لغۃً کسی چیز کو کسی کی بو دینا۔ اصطلاحًا حرف موقوف علیہ کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹوں سے ضمّہ کی طرف اشارہ کرنا اشمام ہے۔

اصحابِ فرائض: میّت کے ان وارثین کو کہتے ہیں جن کا حصّہ قرآن و حدیث اور اجماعِ اُمّت میں متعیّن ہے اور وہ بارہ افراد ہیں۔

اصحابِ صفّہ: ان غریب صحابہ کو کہتے ہیں جو عہدِ رسالت میں مسجد نبوی کے چبوترہ پر عبادت و ریاضت، تلاوت قرآن، تعلیم و تعلّم اور اسبابِ جہاد مہیّا کرنے میں مصروف رہتے تھے۔ (فائدہ) ان کی تعداد تقریبًا چار سو تھی،

اصحاب تخریج: ان حضرات کو کہتے ہیں جن میں اجتہاد کی صلاحیت تو نہ ہو لیکن اصول میں مہارتِ تامّہ اور دلائل میں نظرِ عمیق ہونے کی وجہ سے مجمل قول کی تفصیل اور ذو وجہتین قول میں تعیین کی صلاحیت ہو جیسے ابو بکر احمد بن علی جصاص۔ صاحبِ فتح القدیر وغیرہ۔

اصحاب ترجیح: ان حضرات کو کہتے ہیں جو صاحبِ مذہب کی مختلف روایات کو پہچان کر یہ حکم لگائیں کہ کون افضل اور کون مفضول ہے۔ جیسے امام ابو الحسن

قدوری۔ صاحبِ ہدایہ وغیرہ۔

اصحاب تمییز: وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب، وظاہر الروایہ اور روایت نادرہ میں امتیاز کرنے اور قوی وضعیف قول کے ادراک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں جیسے صاحب کنز، صاحبِ درمختار وغیرہ۔

اصطرلاب: اس آلہ کو کہتے ہیں جس سے نجومی حضرات سیّاروں کی بلندی اور سعادت و نحوست دریافت کرتے ہیں۔

اصفیاء (جمع صوفی) ان حضرات کو کہتے ہیں جنہوں نے اپنے باطن کو کدوراتِ دنیا سے پاک وصاف کر لیا ہو۔ اور اپنے قلب کو حق تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیا ہو۔

اصل: وہ چیز ہے جس پر غیر کی بنیاد رکھی جائے، اس کی بنا غیر پر ہو یا نہ ہو۔

اصمات: (قرآت) لغۃً خاموش کرنا۔ اصطلاحًا حروف کا اپنے مخرج سے مضبوطی اور رجاؤ سے ادا ہونا اصمات ہے۔

اضحیہ: بہ نیتِ قربت مخصوص جانور کو مخصوص دنوں میں ذبح کرنا اضحیہ ہے۔

اطراد: (بدیع) کسی کی تعریف یا تنقیص کے ارادے سے اس کا اور اس کے آباؤ اجداد کا نام بترتیبِ ولادت ذکر کرنا اطراد ہے۔ جیسے الکریم ابن الکریم ابن ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم۔

اطراف: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں ہر حدیث کا ایک حصّہ ذکر کیا جائے پھر اس کی تمام سندیں یا مخصوص کتابوں میں جو اس کی سندیں ملتی ہیں بیان کی جائیں۔

اطناب: کلام میں کسی نکتہ کی وجہ سے مقدار سے زائد الفاظ استعمال کرنا اطناب ہے جیسے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ میں تکرار اطناب کے طور پر ہے۔

اظہار: (قرآت) حروف کو اس کے مخرج اصلی اور صفات لازمہ کے ساتھ ادا کرنا اظہار ہے۔

اعارہ: بلا عوض کسی کو کسی چیز کے منافع کا مالک بنا دینا اعارہ ہے۔

اعتکاف: روزہ دار کا نیت کے ساتھ جماعت والی مسجد میں ٹھہرنا اعتکاف ہے۔

اعرابُ : وہ چیز ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدل جائے ذاتاً یا صفتاً
اعراف : جنّت و دوزخ کے مابین کی جگہ کو کہتے ہیں جس میں نہ جنّت کی طرح آرام اور نہ دوزخ کی طرح تکلیف ہوگی۔
اعراض : ان ممکنات کو کہتے ہیں جو اپنے وجود و قیام میں اجسام کے محتاج ہوں۔ جیسے سواد و بیاض۔
اعْلال : تخفیف کی خاطر حرف علّت میں تغیّر و تبدّل کرنا اعلال ہے۔
اغماء : (بمعنی بیہوشی) ایسی بیہوشی کو کہتے ہیں جس میں عقل باقی رہے۔ لیکن قویٰ معطل ہو جائیں۔
افراد : (تصوّف) ان جلیل القدر اولیائے کرام کو کہتے ہیں جو حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سوا کسی اور کے ماتحت نہیں رہتے۔
افراط : جانب کمال میں حد سے تجاوز کرنا افراط ہے۔
افق حقیقی : اس دائرہ عظیمہ کو کہتے ہیں جس کا ایک قطب سمت الراس اور دوسرا قطب سمت القدم ہو۔
افق شرعی : اس دائرہ کو کہتے ہیں جو افق حقیقی کا موازی ہو اور زمین پر بسنے والوں کی نگاہ اس دائرہ سے نیچے نہ جاتی ہو۔
اقالہ : دو شخصوں کے مابین جو عقد ہوا ہو اس کے اُٹھا دینے کو اقالہ کہتے ہیں۔
اقتباس : کسی کلام میں قرآن و حدیث کا ایسا ٹکڑا استعمال کرنا جس کو بعینہٖ قرآن کی آیت یا حدیث نہ کہا جائے اقتباس کہلاتا ہے۔ جیسے اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں ؎ مجرم بلائے آئے ہیں جاؤک ہے گواہ
پھر رد ہوں کب یہ شان کریموں کے در کی ہے
اس شعر میں لفظ جاؤک اقتباس ہے۔
اقتداء (صلوٰۃ) مقتدی کا اپنی نماز کو امام کی نماز کے ساتھ مربوط کرنا اقتداء ہے۔
اقتصار : کسی چیز کو بغیر قرینہ حذف کرنا اقتصار ہے۔

اقرار (فقہ) اپنے اوپر غیر کا حق لازم ہونے کی خبر دینا اقرار ہے۔
〃 〃 کسی دوسرے کا حق اپنے پر ثابت کر لینا اقرار ہے۔ (اجمل المقال)
اقلاب: (قرآت) نون ساکن اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھنا اقلاب کہلاتا ہے۔
اکراہ: کسی انسان کو ناحق ایسے قول و فعل پر مجبور کرنا جن کو وہ کرنا شرعاً یا طبعاً گوارہ نہ کرے۔
التفات: کسی معنیٰ کو طرق ثلٰثہ (تکلم، خطاب، غیبت) میں سے کسی ایک طریقہ سے تعبیر کرنے کے بعد دوبارہ ایسے طریقہ سے تعبیر کرنا جو مقتضائے ظاہر کے خلاف ہو اُسے التفات کہتے ہیں۔ جیسے وَمَالِیَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ میں تکلّم سے خطاب کی طرف التفات ہے۔
التماس: ہم منصب آدمی سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا التماس ہے۔
القا: (تصوّف) عارف سالک کے دل پر عالم غیب سے علم غیب کا وارد ہونا القا ہے
اله: اس واسطہ کو کہتے ہیں جو فاعل کا اثر مفعول تک پہنچائے۔
اللہ: اس معبود برحق کا نام ہے جو واجب الوجود ہے اور تمام صفات کمالیہ اس میں موجود ہیں۔
الہام: بطریق فیض دل میں کسی چیز کا آنا الہام ہے۔
ام ولد: وہ باندی ہے جس کا بچہ پیدا ہوا ہو اور اس کے آقا نے اقرار کرلیا ہو کہ یہ بچہ میرا ہے۔
امارۃ: لغۃً علامت۔ اصطلاحًا اس شئ کو کہتے ہیں جس کے علم سے دوسری شئ کے پائے جانے کا ظن حاصل ہو جائے۔ جیسے آسمان میں بادل کا چھا جانا بارش کے لیے امارۃ ہے۔
امالہ: لغۃً جھکانا۔ اصطلاحًا فتحہ کو کسرہ کی طرف اس طرح مائل کر دینا کہ فتح پورا ادا نہ ہو بلکہ ایک ایسی حرکت ملفوظ ہو جو فتحہ اور کسرہ کے مابین ہو۔
امام: (بمعنی نائب نبی) اس مسلمان کو کہتے ہیں جو اقامت دین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا نائب ہو۔ اور اس کی اتباع تمام اُمّت پر واجب ہو۔ (کشاف)

امام: اس مسلمان کو کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ سے اہل اسلام کے تمام دینی اور دنیوی اُمور میں موافق شرع عام تصرف کا اختیار رکھے اور اس کی اطاعت غیر معصیت میں تمام مسلمانوں پر فرض ہو۔ (فائدہ) امام کے لئے عاقل، بالغ، آزاد، قادر، قرشی وغیرہ ہونا شرط ہے۔

(نوٹ) لفظ امام جب کسی فن میں مطلقاً بولا جائے تو اس سے مراد حدیث میں امام بخاری۔ فقہ میں امام اعظم، منطق میں امام رازی۔ تصوّف میں امام غزالی۔ نحو، معانی میں امام عبد القاہر جرجانی ہوتے ہیں۔

اُمّت: اس جماعت کو کہتے ہیں جس کی طرف کوئی رسول مبعوث کیا گیا ہو۔

امانت: کسی چیز کو دوسرے کی حفاظت میں دینا کہ ضائع ہونے پر ضمان واجب نہ ہو اُسے امانت کہتے ہیں۔

امر: (نحو) اس فعل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے کوئی چیز طلب کی جائے۔ جیسے اضرب۔

امر: (شرع) آمر کا بطور استعلا، دوسرے کو کسی بات کا حکم دینا امر ہے۔

امور عامہ: ان چیزوں کو کہتے ہیں جو موجودات کے اقسام میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص نہ ہوں (فائدہ) موجودات کی تین قسمیں ہیں۔ واجب، جوہر، عرض۔

امور کلی: ان اُمور کو کہتے ہیں جو عقل میں پائے جائیں اور خارج میں معدوم ہوں۔

آن: ماضی اور مستقبل کے مابین حدِ مشترک کو آن کہتے ہیں۔

انحراف: لغۃً پھرنا۔ اصطلاحًا۔ حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت سرِ زبان پیٹھ کی طرف مائل ہو۔ لیکن یہ احتیاط رہے کہ لام کی جگہ را، اور را کی جگہ لام نہ ہو جائے۔

انسان (منطق) حیوان ناطق کو کہتے ہیں۔

انسان (شرع) رُوح متعلق بالبدن کا نام ہے (الملفوظ)

انشاء: کسی ایسی چیز کو وجود میں لانا جو پہلے سے موجود نہ ہو اسے انشا کہتے ہیں۔

انشاء: وہ مرکّب تام ہے جس کے قائل کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے تم نماز پڑھو۔
انفتاح: (قرأت) حروف کی وہ صفت ہے کہ ادا کرتے وقت بیچ زبان تالو سے جُدا رہے۔ جیسے نیل کی لام۔
انفعال: لغۃً اثر قبول کرنا۔ اصطلاحاً شئی کی اس حالت کو کہتے ہیں جو غیر کا اثر قبول کرتے وقت متاثر ہونے کے سبب شئی کو عارض ہو۔
انکار: نسبت تامّہ خبریہ کے ایسے تصوّر کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تکذیب ہو جیسے السّماء تحتنا کا تصوّر۔
اوتاد: (تصوّف) ان چار ولیوں کو کہتے ہیں جو رُوئے زمین کے چاروں سمتوں۔ (مشرق، مغرب، شمال، جنوب) میں چار ستونوں کے مانند ہیں اور ان جہات کی حفاظت انہیں سے متعلّق ہے۔
اھل تجرید: ان لوگوں کو کہتے ہیں جو خواہشات نفسانی اور لذات دُنیاوی سے خالی ہوں۔
اھل سُنت وجماعت: رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم، صحابۂ کرام، تابعین عظام، وائمہ مجتہدین کے طریقہ پر چلنے والوں کو "اہل سنّت وجماعت کو کہتے ہیں۔
(فائدہ) اہل سُنّت وجماعت کا لفظ بولنے کی ابتداء کب سے ہوئی۔ سیدنا امام ابوالحسن اشعری جو ابوعلی بن عبدالوہاب جبائی کے شاگرد تھے۔ چالیس سال تک معتزلی رہے۔ یہاں تک کہ معتزلہ کے مقتدا۔ مانے گئے۔ ایک دن اپنے استاد سے اس مسئلہ میں کہ جو چیز بندے کے حق میں اچھی ہے خدا کے لئے اس کا کرنا واجب ہے۔ مناظرہ ہوا، جبائی اس مسئلہ میں اشعری سے لاجواب ہوگئے اور ان کی باتوں کا جواب نہ دے سکے تو امام ابوالحسن اپنے استاد کے اعتقاد سے پھر گئے اور اسی دن سے اشعری اور آپ کے متبعین معتزلہ کی باتوں کو رد کرنے اور سُنت مصطفویہ، طریقۂ سلف صالحین کے اثبات میں مشغول ہوگئے اور جب آپ کے ماننے والوں کی تعداد ایک جماعت کی شکل اختیار کرگئی تو اُسی جماعت کا نام اہل سُنّت وجماعت پڑ گیا۔ (مذاہب اسلام۔ شرح عقائد)

آئسہ: اس عورت کو کہتے ہیں جو عمر کی ایسی منزل میں پہنچ جائے جس میں ماہواری کے خون آنے کی اُمید منقطع ہو جائے۔

آیت: لغتہً علامت۔ شرعًا۔ قرآن عظیم کی اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں بعض بعض سے مل کر بات پوری اور مکمل ہو جائے لیکن اس کے لیے علٰحدہ سے کوئی نام موضوع نہ ہو۔

ایجاب: (فقہ) متعاقدین میں سے اوّل کے کلام کو ایجاب اور ثانی کے کلام کو قبول کہتے ہیں۔

ایجاز: مافی الضمیر کو مختصر اور جامع عبارت کے ذریعہ ادا نا ایجاز ہے۔

ایغال: (بدیع) کلام کو ایسے الفاظ پر ختم کرنا جو کسی نکتہ کا فائدہ دے اور وہ کلام اس نکتہ کے بغیر بھی تام ہو ایغال کہلاتا ہے۔ جیسے اس آیت میں یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ○ وَھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ایغال ہے۔

ایلاء (فقہ) مرد کا اپنی عورت سے چار ماہ یا اس سے زائد مدّت کے لئے قربت نہ کرنے کی قسم کھانا ایلاء کہلاتا ہے۔

این: شیٔ کی اس حالت کو کہتے ہیں جو کسی مکان میں ہونے کے سبب شیٔ کو عارض ہو۔

ایہام تضاد: (بدیع) کسی کلام میں ایسے دو لفظ کا استعمال کرنا جن میں سے کسی ایک کے دو معنیٰ ہوں ایک مقصود اور دوسرا غیر مقصود اور جو معنیٰ کلام میں غیر مقصود ہو وہ دوسرے لفظ کے معنیٰ سے تضاد کا تعلق رکھے۔ جیسے

اے اشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی .:. الٹی ہنسی اُڑی مری چشم پر آب کی

اس شعر میں ہنسی کے دو معنیٰ ہیں ایک مضحکہ دوسرا خندہ۔ اور شعر میں مقصود معنیٰ تضحیک ہے، دوسرا نہیں لیکن دوسرا معنیٰ چشمِ پر آب کے معنیٰ سے تضاد کا تعلق رکھتا ہے۔

ایمان: لغتہً تصدیق بالقلب کو کہتے ہیں۔ شرعًا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا کی طرف سے جن چیزوں کو لے کر تشریف لانا یقینی طور پر ثابت ہے ان چیزوں کی

تصدیق کرنے کا نام ایمان ہے۔

(فائدہ) مطلق ایمان پانچ طرح کے ہیں:

(۱) ایمانِ مطبوع جیسے ملائکہ کا ایمان۔

(۲) ایمانِ معصوم جیسے انبیائے کرام کا ایمان۔

(۳) ایمانِ مقبول جیسے مومنین کا ایمان۔

(۴) ایمان موقوف مبتدعین کا ایمان۔

(۵) ایمان مردود جیسے منافقین کا ایمان۔ (التعریفات)

بَابُ البَاء

باب: لغۃً دروازہ۔ اصطلاحًا کتاب کے اس حصّہ کو کہتے ہیں جس میں ایک نوع یا ایک صنف کے مسائل بیان کیے جائیں۔ جیسے باب الوضوء۔ باب التیمم۔

باکرہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس کا پردۂ بکارت بذریعہ نکاح زائل نہ ہوا ہو۔

بحث: لغۃً تفتیش۔ اصطلاحًا نسبتِ ایجابیہ یا سلبیہ کو دلیل سے ثابت کرنا بحث ہے

بدیہی: وہ چیز ہے جس کے حاصل کرنے میں غور و فکر کی ضرورت نہ پڑے جیسے سردی۔ گرمی۔

بدیہی اَوَّلِیْ: وہ قضیہ ہے جس کے تصوّر کے بعد یقین حاصل ہونے میں کسی واسطہ کی حاجت نہ ہو۔ جیسے " الکل اعظم من الجزء "۔

بدعت: لغۃً ہر نئی چیز کی ایجاد۔ شرعًا ایسی چیز کو امور دینیہ میں شامل کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ ظاہر میں امورِ دینیہ میں نہ تھی۔

بدعَتِ حسنہ: وہ بدعت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سُنّت کے مخالف نہ ہو یعنی قرآن و حدیث کے اصول و قواعد کے موافق ہو اور انہیں پر قیاس کیا گیا ہو۔ جیسے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا بدعتِ حسنہ ہے۔

بدعتِ سیئہ : وہ بدعت ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مخالف ہو یعنی جو قرآن وحدیث اصول وقواعد کے مخالف ہو۔ جیسے اس زمانے میں مروّجہ تعزیہ داری۔ (فائدہ) بدعتِ لغویہ یا تو واجب ہے جیسے علم نحو وغیرہ کا سیکھنا۔ یا حرام ہے جیسے جبریہ، قدریہ کا مذہب، یا مستحب ہے جیسے مسافر خانوں اور مدرسوں کی تعمیر۔ یا مکروہ ہے جیسے مسجدوں کو فخریہ طور پر مزین کرنا۔ یا مُباح ہے جیسے کھانے پینے اور مکان میں وسعت اختیار کرنا۔

بدل : وہ تابع ہے جس کے متبوع کی طرف نسبت مقصود نہ ہو بلکہ خود اسی تابع کی طرف نسبت مقصود ہو جیسے "جَاءَ زیدٌ اَخوکَ" میں اَخوکَ بدل ہے۔

بدلاء : ان سات اولیائے کرام کو کہتے ہیں جب ان میں سے کوئی اپنی جگہ سے سفر کرتا ہے تو اصلی جسم کے بدلے میں وہاں ایک مثالی جسم چھوڑ جاتے ہیں جو جسم اصلی کے مشابہ ہوتا ہے۔ اور اس کے تصرفات جسم اصلی اور دوسرے جسم دونوں میں بیک وقت نافذ ہوتے ہیں۔

براق : جنّت کی تیز رفتار سواری کا نام ہے جن میں سے ایک پر سوار ہو کر ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شبِ معراج سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔ اور کل قیامت کے دن کچھ مخصوص بندے اس پر سوار ہو کر پُل صراط پار کریں گے۔

براعۃ استہلال : خطبہ میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن سے مقصود کی طرف اشارہ ہو "براعۃ استہلال" کہلاتا ہے۔ جیسے اسی کتاب کے خطبے میں لفظِ تعریفات براعۃ استہلال ہے۔

برج : منطقۃ البروج کے ایسے بارھویں حصّہ کو کہتے ہیں جو چھ دائرۃ العروض کے تقاطع سے حاصل ہوا ہو۔

برج : بلفظ دیگر۔ آسمان کے بارہ حصّوں میں سے ایک حصّہ کو بُرج کہا جاتا ہے۔

برزخ : لغۃً دو چیزوں کے درمیان کسی شئی کا حائل ہونا۔ شرعًا ان مقامات کو کہتے ہیں جن میں ارواح بعدِ موت حشر تک حسب مراتب جمع رہتی ہیں۔ (الملفوظ)

برھان: اس دلیل کو کہتے ہیں جو صرف یقینیات سے مرکب ہو جیسے جھوٹ بولنا عیب ہے اور ہر عیب اللہ کے لئے محال بالذات ہے جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے لئے محال بالذات ہے۔

برھان اِنّی: وہ برہان ہے کہ معلول سے علت کو جانیں جیسے دھوئیں سے آگ کو جانیں۔

برھان اِنّی: بلفظ دیگر۔ وہ برہان ہے جس میں حد اوسط نتیجہ کی نسبت ایجابی یا سلبی کے لئے صرف ذہن میں علت ہو جیسے "اَلْاَسَدُ سَبَاعٌ، وکل سباع حرام۔ فالاسد حرام"۔

برھان لِمّی: وہ برہان ہے کہ علت سے معلول کا علم ہو جیسے طلوع آفتاب سے وجود نہار کا علم ہو۔

برھان لِمّی: بلفظ دیگر۔ وہ برہان ہے جس میں حد اوسط نتیجہ کی نسبت ایجابیہ یا سلبیہ کے لئے ذہن و خارج دونوں میں علت ہو۔

جیسے العالم متغیرٌ وکل متغیرٍ حادثٌ۔ فالعالم حادثٌ۔

بسیط: اس چیز کو کہتے ہیں جس کا کوئی جزء نہ ہو۔ (فائدہ) بسیط کا اطلاق چند معنوں پر آتا ہے:

(۱) (عروض) بحروں میں سے ایک بحر کو کہتے ہیں۔

(۲) اس سطح کو کہتے ہیں جو بالکل مستوی ہو۔

(۳) جس شئی کا بالفعل کوئی جزء نہ ہو۔ بالقوہ ہو یا نہ ہو جیسے خط۔

(۴) جس شئی کا ہر جزء مقداری حقیقت کے اعتبار سے اسم و حد میں اپنے کل کے مساوی ہو جیسے عناصر اربعہ میں سے ہر عنصر۔

(۵) جس شئی کا ہر جزء مقداری باعتبار حس اسم و حد میں اپنے کل کے مساوی ہو جیسے عناصر اربعہ و اعضاء متشابہہ۔

(۶) وہ چیز ہے جو باعتبار حقیقت مختلف الطبائع اجسام سے مرکب نہ ہو جیسے عناصر اربعہ۔

(۷) وہ چیز ہے جو باعتبار حس مختلف الطبائع اجسام سے مرکب نہ ہو جیسے عناصر اربعہ: افلاک، اعضاء، متشابہ (کشاف)

بسیطہ: وہ قضیہ موجہہ ہے جس کی حقیقت صرف ایجاب یا سلب ہو جیسے کُلّ انسان حیوان بالضرورۃ۔

بشارت: اس خبر کو کہتے ہیں جسے سُن کر چہرے کی کیفیت متغیّر ہو جائے۔
(فائدہ) لفظ بشارت خیر و شر دونوں میں استعمال ہوتا ہے، البتّہ اس کا استعمال خیر میں زیادہ اور اکثر ہے۔

بصیرت: دل کی اس قوّت کو کہتے ہیں جو نورِ حق سے منوّر ہو اور دل اس قوّت کے ذریعہ اشیا کے حقائق کا اسی طرح مشاہدہ کرتا ہے جس طرح نفس آنکھ کے ذریعہ اشیاء کی صورتوں کو دیکھتا ہے۔

بعد: اس امتداد کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ قائم ہے۔

بلاغت فی المتکلم: متکلم میں ایسا ملکہ پیدا ہونا جس کے ذریعہ وہ کلام بلیغ پیش کرنے پر قادر ہو۔ بلاغت فی المتکلم کہلاتا ہے۔

بلاغت فی الکلام: کلام فصیح کا مقتضائے حال کے مطابق ہونا بلاغت فی الکلام ہے۔ یعنی کلام کو موقع محل کے اعتبار سے پیش کرنا بلاغت ہے۔ مثلاً مخاطب حکم کا منکر ہے تو وہاں کلام کو تاکید کے ساتھ پیش کرنا بلاغت ہے۔

بین بین قریب: ہمزہ کو مخرج ہمزہ اور اس حرف علّت کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا جو ہمزہ کی حرکت کے مناسب ہو۔ بین بین قریب کہلاتا ہے۔ جیسے سَئِمَ میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور یاء کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا بین بین قریب ہے۔

بین بین بعید: ہمزہ کو مخرج ہمزہ اور اس حرف علّت کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا جو ہمزہ کے ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ بین بین بعید کہلاتا ہے۔ جیسے سَئِمَ میں ہمزہ کو اس کے مخرج اور الف کے مخرج کے درمیان سے ادا کرنا بین بین بعید ہے۔

بیان: مافی الضمیر کو ظاہر کرنا بیان ہے۔

بیان: اس چیز کو کہتے ہیں جو کلام کا مقصود ظاہر کر دے۔

بیان تقریر: جس کلام میں تخصیص یا مجاز کا احتمال ہو اس کے ساتھ ایسی عبارت ملا دینا جو اس احتمال کو ختم کر کے مقصود متقرر کر دے اُسے بیان تقریر کہتے ہیں۔
جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ میں لفظ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ بیان تقریر ہے۔ اس لئے کہ فَسَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ میں احتمال تھا کہ بعض فرشتوں نے سجدہ نہ کیا ہو لیکن كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ نے اس احتمال کو ساقط کر دیا۔

بیان تفسیر: جس لفظ کی مراد میں ابہام ہو اس کی مراد ظاہر کر دینا بیان تفسیر ہے۔
بلفظ دیگر۔ وہ بیان ہے جو لفظ مبہم کی مراد ظاہر کر دے۔ جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ یہ دونوں آیت ارکان نماز اور مقادیر زکوٰۃ کے سلسلے میں مبہم ہیں۔ لیکن حدیث رسول نے اس کی مکمل وضاحت فرما دی یہ بیان تفسیر ہے۔

بیان تغییر: وہ بیان ہے جو کلام کے ظاہر معنیٰ کو بدل دے۔ جیسے انت طالق ان دخلت الدّار میں دخول دار کی شرط بیان تغییر ہے۔

بیان ضرورت: جس کے لئے کوئی لفظ نہ لایا گیا ہو بلکہ مقتضائے کلام کی ضرورت سے بیان حاصل ہو جائے اسے بیان ضرورت کہتے ہیں۔ جیسے وَوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ میں باپ کا حصّہ صراحۃً بیان نہیں کیا ہے لیکن بوجہِ ضرورتِ کلام باپ کا حصّہ معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں باپ کے علاوہ دیگر وارث نہ ہونے کی صورت میں جب ماں ایک تہائی کی مالک ہے تو باپ دو تہائی کا مالک ہو گا۔

بیان تبدیل: لغۃً نسخ کو کہتے ہیں۔ شرعًا اس بیان کو کہتے ہیں جو اس حکم مطلق کی انتہا بیان کر دے جو ہمارے وہم کے اعتبار سے ہمیشہ رہنے والا تھا لیکن علم الٰہی میں وہ حکم اتنی مدّت کے لئے محدود تھا۔ جیسے مدینہ شریف میں بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم تھا۔ پھر اس حکم کو تحویل قبلہ کی آیت سے منسوخ کر دیا اور خانۂ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم ہوا یہی بیان تبدیل ہے۔

بیع: متعاقدین کا بطور رضامندی مال کا مال سے تبادلہ کرنے کا نام بیع ہے۔

بیع مطلق: وہ بیع ہے جس میں ایک طرف سامان اور دوسری طرف ثمن ہو جیسے روپے پیسے کے بدلے کپڑا وغیرہ خریدنا۔

بیع صرف: جس عقد میں دونوں جانب ثمن ہو اُسے بیع صرف کہتے ہیں۔ جیسے سونا چاندی کو ان کے آپس میں بیچنا خریدنا۔

بیع مقائضہ: جس عقد میں دونوں جانب اسباب ہو اسے بیع مقائضہ کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑے کے بدلے کپڑا خریدنا۔

بیع سلم: جس عقد میں بیع ادھار اور ثمن نقد ہو اُسے بیع سلم کہتے ہیں۔

بیع فاسد: جس بیع کی اصل حقیقت خلل سے خالی ہو مگر وصف یعنی ان متعلقات میں خلل ہو جو قوام عقد میں داخل نہیں۔ مثلاً اس میں کوئی شرط فاسد لگا دیں۔ (فتاوی رضویہ)

بیع باطل: جس کے نفس عقد یا محل میں خلل ہو وہ بیع باطل ہے۔ جیسے بائع مشتری دونوں پاگل ہوں یا بیع مردہ، خنزیر وغیرہ ہو۔ (فتاوی رضویہ)

بابُ التّاء

تابعی: اس مومن کو کہتے ہیں جسے کسی صحابی کی ملاقات حاصل ہو اور بحالت ایمان دنیا سے رخصت ہوا ہو۔

تالیف: تقدم و تاخر کا اعتبار کئے بغیر چند چیزوں کو اس طرح جمع کر دینا کہ تالیف کے بعد اس پر اسم واحد کا اطلاق درست ہو۔

تاویل: لغۃً۔ پھیرنا۔ اصطلاحاً لفظ کو اس کے ظاہری معنی سے معنیٔ محتمل طرف پھیرنا تاویل کہتے ہیں۔

تاویل: بلفظ دیگر۔ ظاہر کلام کو محتمل مرجوح پر محمول کرنا تاویل ہے۔

(فائدہ) دلیل کی وجہ سے ہو تو تاویل صحیح اور شبہ کی وجہ سے ہو تو تاویلِ فاسد کہتے ہیں۔

تاویل (تفسیر) آیت کو بطور استنباط ایسے معنیٰ محتمل کی طرف پھیرنا جو سیاق و سباق کے موافق ہو اور کتاب و سُنّت کے مخالف نہ ہو تاویل کہلاتا ہے۔

تاءالتّانیث: وہ تائے زائدہ ہے جو اسم کے آخر میں آتے اور حالت وقف میں ہا ہو جائے اور اس کے ماقبل مفتوح ہو۔ جیسے طلحہ کی تاء۔

تبائن کلی: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ہر کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان و حجر۔

تبائن جزئی: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ہر ایک کا صدق دوسرے کے بغیر ہو سکتا ہو۔ جیسے لاانسان ولاحجر میں تبائن جزئی ہے۔

تبائن فی العدد: (فرائض) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے کوئی کسی پر پورا پورا تقسیم نہ ہو اور نہ کوئی تیسرا عدد ان دونوں کو برابر تقسیم کر سکے۔ جیسے چار ۴ اور نو ۹۔

تبذیر: مال کو فضول خرچی سے جدا کرنا تبذیر ہے۔ (تعریفات جرجانی)

تبذیر: جہاں خرچ کرنے کی ضرورت نہ ہو وہاں مال خرچ کرنا تبذیر ہے۔ (تعریفات)

تبذیر: مال کو ایسے مقام پر خرچ کرنے کا ملکہ ہونا جہاں بحکم شرع یا بحکم مروّۃ روکے رکھنا واجب ہے۔ (طریقہ محمدیہ)

تبذیر: مال کا ناحق صرف کرنا تبذیر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

(**نوٹ**) تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ دیکھیں۔

تتمیم: جس کلام میں خلاف مقصود کا کچھ وہم نہ ہو اس میں کسی نکتہ کی وجہ کوئی زائد لفظ (یعنی مفاعیل خمسہ، حال، تمیز، جار مجرور) کا اضافہ کرنا تتمیم کہلاتا ہے۔ جیسے آیت کریمہ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا میں عَلٰى حُبِّهٖ کا اضافہ تتمیم کے طور پر ہے۔ (مختصر المعانی)

تجارت: نفع حاصل کرنے کی غرض سے خرید و فروخت کرنا تجارت ہے۔

تجاہل عارفانہ: کسی نکتہ و باریکی کے سبب امرِ معلوم سے انجان بننے کا نام

تجاہل عارفانہ ہے، جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں تجاہل عارفانہ ہے

ارے اے خدا کے بندو کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا نہ کوئی گیا نہ آیا

تجربیات: ان قضایا بدیہیہ کو کہتے ہیں جن میں عقل تکرار مشاہدہ کے بعد حکم لگائے۔
جیسے السقونیا مسہل للصفراء

تجرید: (کسی فعل یا شبہ فعل کو جزء معنیٰ میں استعمال کرنا تجرید ہے۔ جیسے کلمہ کی تعریف لفظ وضع لمعنیٰ میں وضع کو خصص یا اطلق کے معنیٰ میں استعمال کرنا تجرید ہے۔

تجرید: (بدیع) جو شئ کسی صفت کے ساتھ متصف ہو بطور مبالغہ اس سے اسی طرح دوسری شئ حاصل کرنا تجرید ہے۔ جیسے لی من فلان صدیق حمیم یعنی فلاں آدمی میرا ایسا کامل دوست ہے کہ اس سے اسی جیسا دوسرا دوست نکالا جا سکتا ہے۔

تجنیس: کسی کلام میں دو یا دو سے زائد ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو تلفظ اور کتابت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوں لیکن معنیٰ الگ الگ ہوں اُسے تجنیس کہتے ہیں جیسے ذوق کے ساتھ قدح ذوق سے پینا بھر کے۔ اس میں اول ذوق سے مراد شاعر اور دوسرے ذوق سے مراد شوق ہے۔

تجنیس مماثل: وہ تجنیس ہے جس میں دونوں لفظ ایک ہی نوع کے ہوں یعنی دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل یا دونوں حرف جیسے اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں تجنیس مماثل ہے۔ ؎ جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا
نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

اس میں اول توڑا تھیلے یا ٹکڑے کے معنیٰ میں ہے اور دوسرا توڑا کمی کے معنیٰ میں ہے۔ اور دونوں اسم ہیں۔

تجنیس مستوفی: وہ تجنیس ہے جس میں دونوں لفظ ایک نوع کے نہ ہوں بلکہ مختلف نوع کے ہوں یعنی ایک اسم اور ایک فعل یا ایک فعل ایک حرف یا

ایک اسم اور ایک حرف ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر میں ہے
اگر اک سر موئے برتر پرم فروغ تجلّی بسوزد پرم
اس میں پہلا پرم فعل اور دوسرا پرم اسم ہے۔
یا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں ہے ؎
مومن وہ ہے جو ان کی عزّت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مَرے دل سے
مصرعہ اوّل میں لفظ مرے فعل ہے اور دوسرے میں اسم ہے۔
(فائدہ) تجنیس مماثل اور مستوفی دونوں تجنیس تام کی قسمیں ہیں۔
تجنیس مرکّب: وہ تجنیس ہے جس میں دونوں متجانس الفاظ میں سے ایک مرکّب اور دوسرا مفرد ہو۔ جیسے
دل میں پیدا ہمّتِ پروانہ کر ورنہ مرغ شوق کے پر وانہ کر
اس میں پہلا پروانہ مفرد اور دوسرا پروانہ مرکّب ہے۔
تجنیس محرّف: کسی کلام میں دو ایسے متجانس الفاظ کا استعمال کرنا جو مقدار حروف اور ترکیب وانواع میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوں لیکن ہیئت کے اعتبار سے فرق ہو۔ جیسے مُلک، مَلک میں۔
تجنیس مضارع: کسی کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن میں صرف ایک حرف کا فرق ہو لیکن وہ بھی قریب المخرج ہو تجنیس مضارع کہلاتا ہے جیسے لسر، ام
تجنیس ناقص: کسی کلام میں دو ایسے متجانس الفاظ کا استعمال کرنا جن میں صرف ایک حرف کی کمی بیشی ہو تجنیس ناقص ہے جیسے چشم، چشمہ۔
تجویز عقلی: کسی شیٔ کو ایسی چیز فرض کر لینا جس سے اس کی حقیقت نہ بدلے تجویز عقلی ہے جیسے جسم کو غیر متناہی مان لینا تجویز عقلی ہے۔
تحریر: اس مہذّب کلام کو کہتے ہیں جو حشو و زوائد سے خالی ہو۔
تحریر: مافی الضمیر کو بذریعہ قلم ظاہر کرنا تحریر ہے۔

تحری: اشتباہِ حال کے وقت چند امور میں سے کسی ایک کو حاصل کرنے کے لئے غور و فکر کرنا تحری ہے۔

تحریف لفظی: کسی کتاب کی عبارت کو دیدہ و دانستہ بدل دینا تحریف لفظی ہے۔

تحریف معنوی: کسی کے کلام کا ایسا معنیٰ و مطلب بیان کرنا جو اس کی مراد کے خلاف ہو تحریف معنوی کہلاتا ہے۔

تحریف معنوی: (قرآن) قرآن پاک کا ایسا معنیٰ و مطلب بیان کرنا جو اجماعِ اُمت عقیدۂ اسلامیہ اور اجماع مفسّرین کے خلاف ہو۔

تحقیق: مسئلہ کو دلیل سے ثابت کرنا تحقیق ہے۔

تحکم: دلیل و برہان کے بغیر دعوی نظری پر مستقر رہنا تحکم ہے۔

تحکیم: لغۃً۔ حکم بنانا۔ اصطلاحًا۔ فریقین کا اپنے معاملہ میں نزاع دُور کرنے کے لئے کسی کو فیصل بنانا تحکیم ہے۔

تخارج: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی کتاب کے ان احادیث کی تخریج کی گئی ہو جو اس کتاب میں بلا سند لائی گئی ہوں۔

تخلّص: اس مختصر نام کو کہتے ہیں جسے شاعر اپنے شعر میں استعمال کرتا ہے۔

تخئیل: اس تصوّر کو کہتے ہیں جس کا تعلق خیال میں جمع شدہ صورتوں سے ہو۔

تخئیل: نسبت تامہ خبریہ کے ایسے تصوّر کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نہ تکذیب ہو نہ تردّد۔ نہ احتمال ضعیف۔ جیسے مجنوں سے سُنے ہوتے جملوں کا تصوّر۔

تخلخل: کسی چیز کی زیادتی کے بغیر شئی کی مقدار بڑھ جانا تخلخل ہے، جیسے دُھنکی ہوئی رُوئی۔

تداخل: (حکمت) حیز واحد میں چند چیزوں کا اس طرح جمع ہو جانا کہ حجم میں زیادتی نہ ہو اور ایک کی طرف اشارہ حسّیہ کرنا بعینہ دوسری چیز کی طرف اشارہ حسّیہ ہو۔

تداخل فی العدد (ہندسہ) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں

بڑا عدد چھوٹے پر پورا پورا منقسم ہو جائے۔ جیسے تین ۳۔ چھ ۶۔
تدبیرِ منزل: اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایسی جماعت مشترکہ کے احوال معلوم ہوں جن کا تعلق اہل خانہ سے ہو۔ جیسے زوجات کے درمیان عدل کرنا حسن ہے۔
تدقیق: دلیل کے مقدّمات کو دوسری دلیل سے ثابت کرنا تدقیق ہے۔
تدویر: (قرأت) حروف کو تحقیق و حدر کے درمیان پڑھنا تدویر ہے۔
تذئیل: (بیان) بطور تاکید ایک جملہ کے بعد دوسرا جملہ ایسا استعمال کرنا جو جملۂ اولیٰ کے معنیٰ پر مشتمل ہو تذئیل کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا میں اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا تذئیل ہے۔
ترادف: ان دو لفظوں کو کہتے ہیں جن کا مفہوم متحد ہو جیسے انسان و بشر۔
تراجم: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں کسی خاص سند کو لے کر اس سند کی تمام روایات یکجا کردی گئی ہوں۔
ترتیب: لغۃً شئ کو اس کے مقام پر رکھنا۔ اصطلاحاً۔ بلحاظ تقدم و تاخر اشیاءِ متعددہ کو اس طرح جمع کردینا کہ بعد ترتیب ان پر اسم واحد کا اطلاق درست ہو۔ جیسے کُلّ انسان حیوان و کل حیوان جسم کے مجموعہ کو قیاس بولتے ہیں۔
ترتیل: تجوید الحروف اور معرفۃ الوقوف کو کہتے ہیں۔ یعنی محل وقف اور کیفیت وقف کی رعایت کرتے ہوئے حرفوں کو اس کے صحیح مخارج اور صفات کے ساتھ ادا کرنا ترتیل کہلاتا ہے۔
ترجّی: کسی ایسی چیز کے حصول کی توقع کرنا جس کے حصول کا یقین نہ ہو ترجّی کہتے ہیں۔
ترصیع: کلام کے اوّل حصّہ میں جس وزن اور قافیہ کے الفاظ لائیں بعینہٖ اسی وزن اور قافیہ کے الفاظ دوسرے حصّے میں استعمال کرنا ترصیع ہے۔ جیسے قرآن مقدس کی اس آیت میں ترصیع ہے۔
اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ۔ اور اُردو میں یہ شعر ہے ؎
وحید زمانہ ریاضت میں تھے　　جنید زمانہ ریاضت میں تھے

ترکیب: لغۃً چند چیزوں کو ایک جگہ ملانا۔ اصطلاحًا۔ بالالحاظ تقدم و تأخر چند چیزوں کو اس طرح جمع کردینا کہ بعد ترکیب ان پر اسم واحد کا اطلاق درست ہو۔

(فائدہ) ترکیب میں اجزاء کے مابین مناسبت ضروری نہیں۔ اور تالیف میں اجزاء کے مابین مناسبت کا لحاظ ہے۔ ترتیب میں اجزاء کے درمیان مناسبت کے ساتھ تقدم و تاخر کا لحاظ بھی ضروری ہے۔ برخلاف ترکیب و تالیف کے کہ ان میں تقدم و تاخر کا لحاظ ضروری نہیں۔ (حاشیہ تعریف الاشیاء)

تساوی: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں جس میں ہر کلی دوسری کلی کے تمام افراد پر صادق آئے جیسے انسان و ناطق میں تساوی ہے۔

تسلسل: امور غیر متناہیہ کی ترتیب کا نام تسلسل ہے۔

(فائدہ) تسلسل کی چار صورتیں ہیں۔ آحاد یا تو وجود میں مجتمع ہوں گے یا نہیں ثانی جیسے تسلسل حوادثات۔ اوّل یا تو ان میں ترتیب ہوگی یا نہیں۔ ثانی جیسے نفوس ناطقہ میں۔ اوّل کی پھر دو حالت ہے یا تو ان میں ترتیب طبعی ہوگی یا وضعی۔ اوّل جیسے تسلسل علت و معلول۔ ثانی جیسے تسلسل اجسام۔ حکماء کے نزدیک آخر دونوں صورتیں محال ہیں۔ (التعریفات)

تشابہ الاطراف: کسی کلام کو ایسے الفاظ پر ختم کرنا جن کے معانی ماقبل کے جملے سے مناسبت رکھتے ہوں جیسے قرآن کی اس آیت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ میں تشابہ الاطراف ہے اس لئے کہ لطافت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ اور خبیر یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ کے مناسب ہے (مختصر المعانی)

تشبیہ: ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ کسی معنیٰ میں شریک قرار دینا تشبیہ ہے۔
جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں تشبیہ ہے ؎

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا سینے پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرود

تشخص: شیٔ کی وہ صفت ہے جس کی وجہ سے شیٔ غیر سے ممتاز ہو جائے۔

تصحیح: (فرائض) لغۃً مریض سے بیماری دُور کرنا۔ اصطلاحًا میت کے وارثین

پر سہام تقسیم کرنے میں جو کسر پڑ جائے تو اس کے دُور کرنے کا نام تصحیح ہے۔
تصحیح: بلفظ دیگر۔ ایسا عدد حاصل کرنے کو کہتے ہیں جس سے ہر وارث کا حصّہ پُورا پورا (بلاکسر) نکل سکے۔
تصدیق: نسبت تامّہ خبریہ کے اذعان کو تصدیق کہتے ہیں۔
جیسے "اللہ عالم" کی نسبت کا اذعان تصدیق ہے۔
تصوّر: شیٔ کی صورت ذہنیہ جو اذعان سے خالی ہو اُسے تصوّر کہتے ہیں۔ جیسے زید کی صورتِ ذہنیہ۔ یا غلام زید کی صورت ذہنیہ تصوّر ہے۔
تصوّر بالکنہ: کسی چیز کا وہ تصوّر ہے جو اس کی ذاتیات کو آلہ بنا کر ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر حیوان ناطق کو آلہ بنا کر کیا جائے۔
تصوّر بکنہہ: کسی چیز کا وہ تصوّر ہے جو اس کی ذاتیات کو آلہ بنا کر نہ ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر حیوان ناطق کے آلہ بنائے بغیر ہو۔
تصوّر بالوجہ: کسی چیز کا وہ تصوّر ہے جو اس کی عرضیات کو آلہ بنا کر ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر ضاحک وغیرہ کو آلہ بنا کر کیا جائے۔
تصوّر بوجہہ: کسی چیز کا وہ تصوّر ہے جو اس کی عرضیات کو آلہ بنا کر نہ ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر ضاحک، کاتب وغیرہ کو آلہ بنائے بغیر ہو۔
تصوّف: حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کرتے ہوئے خواہشاتِ نفس کو مٹانے کا نام تصوّف ہے۔ (فتاویٰ فیض الرّسول)
تضمین (نحو): بقرینہ صلہ کسی فعل یا شبہ فعل کے ساتھ کسی مصدری معنیٰ کا اس طرح لحاظ کرنا کہ اس مصدری معنیٰ کا مشتق، حال یا صفت واقع ہو تضمین کہلاتا ہے جیسے کافیہ کی عبارت المعتورۃ علیہ میں واردۃ کے معنیٰ کی تضمین ہے۔
(تضمین (بدیع): کسی نکتہ کی وجہ سے ایک شاعر کا دوسرے شاعر کے شعر میں کچھ اضافہ کرنا تضمین کہلاتا ہے۔
تطویل: کسی کلام میں بلا فائدہ ضرورت سے زائد الفاظ کا استعمال کرنا تطویل ہے۔

تطویل: بلفظ دیگر۔ وہ لفظ ہے جو اصل مراد پر بلا فائدہ زائدہ ہو اور اس کی زیادتی متعین نہ ہو۔

تعالیق: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں روایات کو سند کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔

تعدّد امثال: (تصوّف) اپنی صورت کو ایک وقت میں متعدّد جگہ ظاہر کرنا تعدّد امثال ہے

تعریف لفظی: وہ تعریف ہے جس کے ذریعہ کسی لفظ کے معنیٰ کی تفسیر مقصود ہو۔ جیسے سعدانہ کی تعریف بنتٌ سے کرنا تعریف لفظی ہے۔

تعریف حقیقی: وہ تعریف ہے جس کے ذریعہ کسی غیر حاصل صورت کی تحصیل مقصود ہو۔ جیسے انسان کی تعریف حیوان ناطق سے کرنا تعریف حقیقی ہے۔

تعزیر: کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اُسے تعزیر کہتے ہیں۔

تعقید: کسی کلام کو ایسا مغلق پیش کرنا جس کا معنیٰ آسانی سے ظاہر نہ ہو، تعقید کہلاتا ہے جیسے اس شعر میں تعقید ہے ؎

مگس کو باغ میں جانے نہ دینا کہ ناحق خون پروانے کا ہوگا

تعقّل: اس تصوّر کو کہتے ہیں جو کلیات یا جزئیات مجردہ کا علم ہو۔ جیسے انسان کا تصوّر اور زید، عمرو وغیرہ کے نفس ناطقہ کا تصوّر۔

تغیّر: کسی شیٔ کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا تغیّر ہے۔

تفریق: (بدیع) مدح یا غیر مدح میں ایک نوع کی دو چیزوں کے درمیان فرق ظاہر کرنا تفریق ہے جیسے ؎ عشق میں نسبت نہیں بلبل کو پروانے کے ساتھ
وصل میں وہ جان دیتا ہے یہ ہجر میں جیتی رہے

شاعر نے مصرعۂ ثانی میں بلبل اور پروانے کے درمیان فرق دکھایا جب کہ محبت کے سلسلے میں دونوں ایک نوع کے ہیں۔

تفریط: جانب نقصان میں حد سے تجاوز کرنا تفریط ہے۔

تفشی: (قرآت) لغۃً انتشار۔ اصطلاحاً حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے

وقت آواز اپنے مخرج میں پھیلے۔ جیسے شئ کی شین۔

تقابل: ان دو چیزوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن کا ایک ساتھ محل واحد میں ایک جہت سے جمع ہونا محال ہو۔

تقابل تضاد: اس تقابل کو کہتے ہیں کہ متقابلین وجودی ہوں اور کسی کا سمجھنا کسی پر موقوف نہ ہو جیسے سواد و بیاض۔

تقابل تضایف: اس تقابل کو کہتے ہیں کہ متقابلین وجودی ہوں اور ہر ایک کا سمجھنا دوسرے کے سمجھنے پر موقوف ہو جیسے ابوۃ و بنوۃ۔

تقابل ایجاب وسلب: اس تقابل کو کہتے ہیں کہ متقابلین میں سے ایک وجودی ہو اور دوسرا عدمی اور عدمی کے محل کا وجودی کے ساتھ جمع ہونا محال ہو۔ جیسے انسان ولا انسان۔

تقابل عدم وملکہ: اس تقابل کو کہتے ہیں کہ متقابلین میں سے ایک وجودی ہو اور دوسرا عدمی ہو اور عدمی کا محل وجودی کے ساتھ متصف ہو سکتا ہو جیسے علم وجہل۔

تقدم ذاتی: ان دو چیزوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ایک اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج ہو۔ جیسے نماز پر طہارت کو تقدّم ذاتی حاصل ہے۔

تقدم زمانی: ان دو چیزوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ایک سابق دوسری لاحق ہو اور سابق لاحق کے ساتھ جمع نہ ہو سکے۔ جیسے آج کے دن پر گزشتہ کل کو تقدم زمانی حاصل ہے۔

تقدّم رتبی: ان دو چیزوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ایک کو دوسرے پر کسی مخصوص چیز سے قربت ہونے کی وجہ سے تقدّم حاصل ہو۔ جیسے صف ثانی پر صف اوّل کو تقدّم رُتبی حاصل ہے۔

تقدّم شرفی: ان دو چیزوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ایک کو دوسرے پر باعتبار فضیلت تقدم حاصل ہو جیسے جاہل پر عالم کو تقدّم شرفی حاصل ہے۔

تقدّم علّی: وہ تقدّم ذاتی ہے کہ متقدّم کے وجود سے متأخر کا وجود ضروری ہو جیسے

وجود نہار نہار پر طلوع شمس کو تقدم علّی حاصل ہے۔
تقدم طبعی: وہ تقدم ذاتی ہے کہ متقدم کے وجود سے متأخر کا وجود ضروری نہ ہو۔ جیسے دو پر ایک کو تقدم طبعی حاصل ہے۔
تقدیر: (شرع) اللہ تعالیٰ کا اپنے علم ازلی کے موافق ہر بھلائی و بُرائی کو مقدر فرما دینا تقدیر ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول)
〃 〃 خداوند قدوس کا اپنے علم ازلی سے ان سب باتوں کو مقرر فرما دینا جو کچھ عالم میں ہونے والا تھا یا جو کچھ بندے کرنے والے تھے تقدیر کہلاتا ہے (بہار شریعت)
تقدیر (نحو) کسی چیز کو عبارت میں ذکر نہ کرکے ذہن میں باقی رکھنا تقدیر ہے۔
تقریب (مناظرہ) دلیل کو اس طرح پیش کرنا جو مطلوب کو مستلزم ہو جائے۔
تقسیم: شئی مشترک میں قیود مختلفہ ملا کر اقسام متباینہ حاصل کرنا تقسیم ہے۔ جیسے کلمہ کے مفہوم میں مختلف قید لگا کر اس کی تقسیم اسم، فعل، حرف کی طرف کرنا تقسیم کہلاتا ہے۔
تقسیم (فقہ) اشیاء مشترکہ کے مخصوص حصوں میں نفع حاصل کرنے کی قدرت نہ ہونے کی بنا پر ان مخصوص حصوں کو جُدا جُدا کر دینے کا نام تقسیم ہے۔
تقسیم (بدیع) اوّلاً چند امور کو ذکر کرکے پھر بطور تعیین ہر ایک کے لئے کوئی مناسب بات بیان کرنا تقسیم ہے جیسے ؎

تیرا ہنسنا میرے رونے کے برابر ہوگیا ۔۔۔ اس نے مارا خلق کو اس نے ڈبویا اک جہاں

شاعر نے مصرعہ اوّل میں ہنسنے اور رونے کا ذکر کیا پھر بطور تعیین مصرعہ ثانی میں ہر ایک کے لیے مناسب بات بیان کرکے تقسیم کر دیا۔
تقسیم تفکیکی: کسی چیز کو اس طرح تقسیم کرنا جس کے بعد شئی کے اجزاء خارج میں جدا جدا ہو جائیں تقسیم تفکیکی کہلاتا ہے۔
تقسیم تحلیلی: کسی شئی کو اس طرح تقسیم کرنا جس کے بعد شئی کے اجزاء خارج میں جُدا جُدا نہ ہوں یعنی ہیئات وحدانیہ کو معدوم مان لینے کا نام تقسیم تحلیلی ہے۔

تقسیم قطعی: وہ تقسیم تفکیکی ہے جو کسی دھار دار آلہ سے جیسے تلوار وغیرہ سے لکڑی کاٹنا۔

تقسیم کسری: وہ تقسیم تفکیکی ہے جو طاقت شدیدہ سے ہو جیسے لکڑی توڑنا۔

تقسیم خرقی: وہ تقسیم تفکیکی ہے جو طاقت خفیفہ سے حاصل ہو۔ جیسے کاغذ پھاڑنا۔

تقسیم وھمی: وہ تقسیم تحلیلی ہے جس کے بعد ہر حصّہ کو ذہن جُدا جُدا پہچان لے جیسے کسی لکڑی کا کچھ حصّہ سُرخ اور کچھ سیاہ رنگ کا ہو تو ذہن دونوں حصّوں کو پہچان لے گا۔

تقسیم فرضی: اس تقسیم تحلیلی کو کہتے ہیں جس کے بعد ہر حصّہ کو ذہن جدا جدا نہ پہچانے مثلاً ایک گز کی لکڑی لیجیے تو آپ کا ذہن فوراً یہ بتا دے گا کہ اس لکڑی کے دو حصّے ہاتھ ہاتھ بھر کے ہیں لیکن یہ طے نہ کر سکے گا کہ کون حصّہ کہاں سے شروع یا کہاں ختم ہے۔

تقلید (لغۃً) گردن میں ہار یا پٹّہ ڈالنا۔ اصطلاحًا۔ بلا دلیل دوسرے کے قول کو حق سمجھ کر مان لینا تقلید ہے۔

تقلید: (شرع) عوام کا مجتہد کے قول پر دلیل تفصیلی کی معرفت کے بغیر عمل کرنے کا نام تقلید ہے۔

تقلید: (منطق) ایسے اعتقاد جازم کو کہتے ہیں جو واقع کے مطابق ہو لیکن کسی مشکک کی تشکیک سے زائل ہونے کا احتمال رکھے۔

تقویٰ: دُنیا میں ہر ایسی چیزوں سے بچنا جو آخرت میں اس کے لئے نقصان دہ ہوں تقویٰ کہلاتا ہے۔

تقویٰ: بلفظ دیگر۔ آدمی کا شرک و بدعت اور خلافِ شرع کاموں سے اجتناب کرنا تقویٰ ہے

تکریر: (قرآت) حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت آواز میں قرار اور جماؤ نہ ہو جیسے مستقر کی را۔

تکاثف: جسم سے کچھ جدا ہوتے بغیر جسم کی مقدار گھٹ جانا تکاثف ہے۔ جیسے بغیر دُھنکی ہوئی رُوئی۔

تکمیل : (بیان) جس کلام میں خلاف مقصود کا وہم ہو اس میں ایسے الفاظ کا بڑھا دینا جو اس وہم کو دُور کر دے تکمیل کہلاتا ہے، جیسے آیت کریمہ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ میں وہم ہو رہا تھا کہ شاید مومنین کے لئے صفت تذلل و نرمی ان کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہو تو آیت کریمہ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ نے اس وہم کو دُور کر دیا کہ مومنین کے لئے صفت تذلل و نرمی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ تواضع کے طور پر ہے۔

تلمیح : (بدیع) متکلم کا اپنے کلام میں کسی آیت یا حدیث یا کسی مشہور شعر یا کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرنا تلمیح ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں صنعت تلمیح ہے ؎ میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھیں وہ
جن سے اتنے کافروں کا دفعتًہ منہ پھر گیا

تلمیع : اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کا ایک حصہ ایک زبان میں اور دوسرا حصہ دوسری زبان میں ہو جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی یہ نعت چار زبانوں پر مشتمل ہے
لَمْ يَاتِ نَظِيْرُكَ فِىْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

تماثل : (ہندسہ) ان دو عددوں کی نسبت کو کہتے ہیں جو باہم برابر ہوں جیسے ۳ر۳ ۸ر۸۔

تمام مشترک : دو حقیقتوں میں تمام مشترک وہ ہے جو ان دونوں کا جزء ہو اور اس کے علاوہ ان میں کوئی جزء مشترک نہ ہو۔ جیسے انسان اور فرس میں تمام مشترک حیوان ہے

تمثال : اس تصویر کو کہتے ہیں جو کسی ذی رُوح کی شکل ہو۔ (فتاویٰ اجملیہ)

تمثیل : اس حجت کو کہتے ہیں جس سے کسی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں علت مشترکہ کی بنیاد پر ثابت کیا جائے۔ جیسے اَلْبَيْتُ حَادِثٌ لِاَنَّهُ مُؤَلَّفٌ والعالم ایضًا مؤلّف۔ فھُوَ حَادِثٌ۔

تمیز : اس نکرہ کو کہتے ہیں جو کسی نسبت یا کسی کلمے کا ابہام دُور کر دے جیسے طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا میں نفسًا نسبت سے ابہام دُور کر رہا ہے۔

تمہید: مقصود سے پہلے ایسا کلام لانا جو مقصود کے لئے معین و مددگار ہو تمہید ہے۔
تناسخ: مرنے کے بعد رُوح کا ایک بدن چھوڑ کر دوسرے بدن سے متعلق ہو جانا تناسخ ہے۔
تنافر کلمہ: جس کلمہ کی ادائیگی زبان پر دشوار ہو اسے تنافر کلمہ کہتے ہیں جیسے مستشزرات وغیرہ۔
تنافی: دو چیزوں کا ایک ساتھ جمع محال ہونے کو تنافی کہتے ہیں جیسے رات و دن۔
تناقض: دو قضیوں کا ایجاب و سلب میں اس طرح مختلف ہونا کہ ہر ایک کا صدق دوسرے کے کذب کو اور ہر ایک کا کذب دوسرے کے صدق کو مستلزم ہو جیسے زیدٌ قائمٌ، و زید لیس بقائم میں تناقض ہے۔
تنبیہ: لغۃً۔ آگاہ کرنا۔ اصطلاحًا۔ اس مفصّل کلامِ لاحق کو کہتے ہیں جس کا معنیٰ کلامِ سابق سے اجمالاً جانا گیا ہو۔
تنبیہ: (مناظرہ) بدیہی غیر اَوّلی کے خفا کو دُور کرنے کے لئے چند مقدموں کو ترتیب دیکر بشکل دلیل پیش کرنا تنبیہ کہلاتا ہے۔ جیسے الاربعۃ زوجٌ۔ لان الاربعۃ منقسمٌ بمتساویین۔ وکل منقسم بمتساویین زوجٌ۔ نتیجہ الاربعۃ زوجٌ۔
تنسیق الصّفات: کسی ذات کا تذکرہ اس کی صفاتِ متعدّدہ کے ساتھ کرنا خواہ وہ صفات مدح ہوں یا ذم تنسیق الصفات کہلاتا ہے۔ جیسے قرآن مقدّس کی اس آیت میں هُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْد فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اور اُردو میں اعلیٰ حضرت کا یہ شعر ہے ؎ اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل
حکومتِ کل، ولایتِ کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے
تنوین: اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو نون تاکید کا غیر ہو اور کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو۔
تنوین تمکّن: وہ تنوین ہے جو اسم منصرف کے آخر میں آئے۔ جیسے جَاءَ زیدٌ۔
تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو معرفہ و نکرہ میں فرق کرنے کے لئے آخر میں ہو جیسے صہٍ
تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف کے آخر میں مضاف الیہ محذوف کے عوض میں ہو جیسے یومئذٍ۔

تنوینِ مقابلہ : اس تنوین کو کہتے ہیں جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں ہو جیسے ۔ هُنَّ مُسْلِمَاتٌ

تنوین ترنّم : وہ تنوین ہے جو مصرع اور بیت کے آخر میں تحسینِ آواز کے لئے لائی جاتی جیسے اقلی اللوم عاذِ لُ والعتابن ۔ وقولی ان اَصبت لقد اصابن

توافق : (ہندسہ) ایسے دو چھوٹے بڑے عدد کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے کوئی کسی پر پورا پورا منقسم نہ ہو۔ لیکن دونوں کو کوئی تیسرا عدد پورا پورا تقسیم کردے۔ جیسے چھ ۶ آٹھ ۸

توبہ : لغۃً رجوع کرنا۔ شرعًا۔ گناہ پر نادم ہو کر آئندہ کے لئے چھوڑ دینے کا پختہ ارادہ کرنا توبہ ہے۔

توبہ : گناہ پر نادم و پریشان ہو کر فورًا چھوڑ دینے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرنا توبہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

توریہ : متکلم کا اپنے کلام میں ایسا لفظ استعمال کرنا جس کے دو معنیٰ ہوں قریب اور بعید۔ پھر کسی مخفی قرینہ کی وجہ سے معنیٰ بعید مراد لینا توریہ ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا قول اپنی بیوی حضرت ہاجرہ کے لئے کہ یہ میری بہن ہے بطور توریہ تھا جس سے آپ نے دینی بہن مراد لیا۔ اور جیسے شاعر کے اس شعر میں توریہ ہے۔

بستے ہیں ترے سایہ میں سب شیخ و برہمن　　آباد تجھ ہی سے تو ہے گھر دیر حرم کا

یہاں سایہ کے دو معنیٰ ہیں ایک قریب جو دھوپ کی ضد ہے اور دوسرا بعید یعنی حمایت اور شعر میں یہی ثانی معنیٰ مراد ہیں۔

توجیہ : (بدیع) کسی کلام میں ایسا لفظ استعمال کرنا جو دو متبائن معنوں کا احتمال رکھے توجیہ کہلاتا ہے جیسے غالب کا یہ شعر ؎

سر اُڑانے کے جو وعدے کو مکرّر چاہا　　ہنس کے بولے کہ ترے سر کی قسم ہے مجھ کو

اس شعر میں سر کی قسم کے دو معنیٰ ہیں ایک یہ کہ تیرا سر ضرور اُڑاؤں گا۔ دوسرا یہ کہ ہم کو تیرے سر کی قسم ہے یعنی سر نہیں اُڑاؤں گا۔

توشیح : ایسے اشعار لکھنا جن کے ہر مصرع کے اوّل یا آخر حروف کو جمع کریں تو کوئی عبارت

یا نام حاصل ہو جائے توشیح کہلاتا ہے۔ جیسے مندرجہ ذیل اشعار کے اوّل حروف کو جمع کرنے سے احمد نام نکلتا ہے۔

اے خدائے ہر زمین و مکاں　　حمد تیری ہو کس زباں سے بیاں
مجھ میں جرأت نہ دل کو تاب و تواں　　داد قدرت کہاں، کہاں انساں

توشیع (بیان) کلام کے آخر میں تثنیہ کا صیغہ استعمال کرنے کے بعد اس کی تفسیر ایسے دو اسم سے کرنا جن میں ایک معطوف اور دوسرا معطوف علیہ ہو توشیع کہلاتا ہے۔ جیسے یشب ابن آدم ویشب فیہ الخصلتان الحرص وطول الامل۔ اس کلام میں الخصلتان تثنیہ ہے اور ان کی تفسیر الحرص اور طول الامل ہے۔ (مختصر المعانی)

توفیق: لغۃً کسی شخص کا کسی کے کام میں ہاتھ بٹانا۔ اصطلاحًا مطلوب خیر کی طرف اسباب کو متوجہ کرنا توفیق ہے۔

توفیق: (عند المتکلمین) طاعت و بندگی کے لئے قدرت کو پیدا کرنا توفیق ہے۔

توقف: کسی شیٔ کا کسی شیٔ پر موقوف ہونا توقف ہے۔

توقف لولاہ لامتنع: وہ توقف ہے کہ موقوف علیہ کے عدم سے موقوف کا عدم لازم ہو جیسے نہانے کے لئے پانی۔

توقف لوجد فوجد: وہ توقف ہے کہ موقوف علیہ کے عدم سے موقوف کا عدم لازم نہ ہو۔

توکل: مخلوق سے امید منقطع کر کے خدا کی ذات پر بھروسہ رکھنا توکل ہے۔

توہم: اس تصور کو کہتے ہیں جو معانی جزئیہ کا علم ہے جیسے زید کی شجاعت کا علم۔

توامان: ان دو بچوں کو کہتے ہیں جو ایک بطن سے چھ ماہ سے کم کی مدت میں پیدا ہوں۔

تہذیب اخلاق: اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایسے موجودات کے احوال معلوم ہوں جن کا تعلق شخص واحد کے منافع سے ہو۔ جیسے صنعت و حرفت وغیرہ

تیمم: زمین کے کسی پاک جزء کو محل تیمم میں استعمال کرنا تیمم کہلاتا ہے (جوہرنیرہ)

تیمم: جنس ارض کا مخصوص شرائط کے ساتھ تطہیر کے ارادے سے عضو خاص میں

استعمال کرنا تیمّم ہے۔ (بدائع)

تیمّم: پاک جنس ارض سے چہرہ اور ہاتھوں کے مسح کا نام تیمّم ہے۔ (بحر)

تیمم: فرض طہارت کے لئے کافی پانی سے عجز کی حالت میں مسلمان عاقل کا اپنے بدن سے نجاست حکمیہ حقیقۃً یا صورۃً یا میّتِ مسلم کے بدن سے نجاست موت حقیقیہ یا دوسرے قول پر حکمیہ دُور کرنے کے لئے اپنے یا اس میّت کے مُنہ اور ہاتھوں سے اتنے حصّے پر جن کا دھونا وضو میں فرض ہے جنس ارض سے کسی کامل الطہارت چیز کو خود یا اپنی نیتِ مذکورہ سے دوسرے کو حکم دے کر اس کے واسطے یوں استعمال کرنا کہ یا تو خود اس فعل سے ان دونوں اعضاء کے ہر جز کو اس جنس ارض سے مس واقع ہو یا اپنے خواہ اپنے مامور کے وہ کف کہ اس کی نیت مذکور کے ساتھ جنس ارض سے اتّصال دیئے گئے ہوں ان کے اکثر کا جُدا جُدا اتصالوں سے منہ اور کہنیوں کے اوپر تر ہاتھ سے اس طرح مس ہونا کہ کوئی حصہ ایسا نہ رہے کہ جسے خود جنس ارض یا اس کف سے اتصال نہ ہو تیمّم کہلاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نوٹ: تفصیل کے لئے فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کریں۔

بابُ الثاء

ثالث نامہ: اس کاغذ کو کہتے ہیں جس میں فریقین اپنے معاملہ کے لئے کسی شخص کو ثالث ماننے کا اقرار کریں۔

ثالث بالخیر: اس پنچ کو کہتے ہیں جو کسی کی طرف داری یا رعایت نہ کرے۔

ثالث حصری: اس فیصل کو کہتے ہیں جس کو فریقین نے اپنے معاملہ کے فیصلہ کا پورا اختیار دے دیا ہو۔

ثقہ: وہ شخص ہے جس کے قول و فعل پر اعتماد کیا جائے۔

ثلاثی مجرّد: وہ کلمہ ہے جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ۔

ثلاثی مزید: اس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد ہو۔ جیسے اجتنب۔

ثنا: بطور تعظیم زبان سے کسی کا ذکر خیر کرنا ثنا ہے۔

ثواب: اعمال صالحہ پر اچھا بدلہ دینا ثواب ہے۔

ثور: (نجوم) بارہ برجوں میں سے دوسرے بُرج کو کہتے ہیں جس کی شکل بیل کی طرح ہے

ثیّبہ: اس عورت کو کہتے ہیں جس کا پردۂ بکارت بذریعہ نکاح زائل ہوگیا ہو۔

بابُ الجیم

جائز: اس کام کو کہتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا دونوں مساوی ہو۔

(فائدہ) جائز کا اطلاق چند معنوں پر ہوتا ہے:

(۱) جو چیز شرعاً ممنوع نہ ہو۔ مباح ہو یا واجب، مندوب ہو یا مکروہ۔

(۲) جو چیز عقلاً ممنوع نہ ہو خواہ واجب ہو یا راجح، مساوی الطرفین۔ یا مرجوح۔

(۳) جس کی دو جانب برابر ہو۔ (کشاف)

جازم: اس اعتقاد کو کہتے ہیں جس کے خلاف کا ضعیف احتمال بھی نہ ہو۔ جیسے آفتاب روشن ہے کا اعتقاد جازم ہے۔

جامع: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں آٹھ چیزوں کا بیان ہو جیسے جامع بخاری (فائدہ) آٹھ چیزیں یہ ہیں: (۱) سیر، (۲) آداب، (۳) تفسیر، (۴) عقائد، (۵) فتن، (۶) احکام، (۷) اشراط، (۸) مناقب۔

جدّ صحیح: ہر وہ مرد ہے جو اصل بعید ہو اور اسے میّت کی طرف نسبت کرنے میں کسی

مؤنث کا واسطہ بیچ میں نہ آتے۔ جیسے باپ کا باپ۔ دادا کا باپ۔

جدّ فاسد: ہر وہ مرد ہے جو اصل بعید ہو اور اُسے میت کی طرف نسبت کرنے میں کسی مؤنث کا واسطہ بیچ میں آئے جیسے ماں کا باپ، دادی کا باپ۔

جدۃ صحیحہ: ہر وہ عورت ہے جو اصل بعید ہو اور اس عورت اور میت کے درمیان نہ میت کا نانا متوسط ہو اور نہ میت کے کسی اصل کا نانا متوسط ہو جیسے دادی۔ نانی۔

جدّۃ فاسدہ: وہ دادی یا نانی ہے جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں درمیان میں جدّ فاسد آجائے جیسے نانی کی ماں۔

جدال: (منطق) وہ قیاس ہے جو مقدّمات مشہورہ یا مسلّمہ سے مرکب ہو۔ جیسے ضرب زیدٌ میں زید فاعل ہے۔ اس پر اس طرح قیاس مرتّب کریں۔ زیدٌ فاعل وکل فاعلٍ مرفوعٌ۔ زید مرفوعٌ

جدی: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے دسویں بُرج کو کہتے ہیں جس کی شکل بکری کے بچہّ کی طرح ہے۔

جزء: وہ چیز ہے جس سے کل مرکب ہو۔

جزء: (حدیث) حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ سے متعلق حدیثیں جمع کی گئی ہوں۔

جزء الذی لا یتجزیٰ: اس جوہر فرد کو کہتے ہیں جس سے جسم مرکّب ہو۔
" " بلفظ دیگر، وہ جوہر فرد ہے جو کسی جسم کا جز ہو۔

جزیہ: سلطنت اسلامیہ کی جانب سے ذمی کفار پر جو کچھ مقرر کیا جاتا ہے اُسے جزیہ کہتے ہیں۔

جزئی حقیقی: اس مفہوم کو کہتے ہیں جس کا نفس تصور کثیرین پر صادق آنے سے منع کرے جیسے زید، عمرو۔

جزئی اضافی: وہ مفہوم ہے جس پر کوئی کلی صادق آتے۔ جیسے زید، انسان، حیوان وغیرہ

جسم تعلیمی: اس عرض کو کہتے ہیں جو تینوں جہتوں (طول، عرض، عمق) میں تقسیم قبول کرے۔

جسم طبعی: وہ جوہر ہے جو تینوں جہتوں میں کسی واسطہ سے حقیقتاً تقسیم قبول کرے۔
جسم مفرد: اس جسم طبعی کو کہتے ہیں جو اجسام سے مرکب نہ ہو۔ جیسے افلاک اور عناصر اربعہ میں سے ہر عنصر۔
جسم مرکب: اس جسم طبعی کو کہتے ہیں جو اجسام سے مرکّب ہو۔ جیسے حیوان وغیرہ۔
جعل بسیط: اس جعل کو کہتے ہیں جس کا اثر بالذّات نفس ماہیت ہو۔
" بلفظ دیگر۔ وہ جعل ہے جو صرف ایک مفعول کو چاہے۔ جیسے جعل الظلمت والنوّر۔
جعل مرکّب: وہ جعل ہے جس کا اثر بالذّات اتصاف ماہیت بالوجود ہو۔
" بلفظ دیگر۔ وہ جعل ہے جو دو مفعول کو چاہے اور ایک مفعول پر اقتصار جائز نہ ہو جیسے جعلت الطین کوزہً۔
جمع: (نحو) اس اسم کو کہتے ہیں جو دو یا دو سے زیادہ کے لئے موضوع ہو اور اس کے لفظ سے اس کا واحد بھی آتا ہو۔ جیسے مسجد کی جمع مساجد ہے۔
جمع: (بدیع) چند چیزوں کو ایک حکم میں اکٹھا کرنا جمع ہے، جیسے قرآن کریم کی آیت اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور اُردو کا یہ شعر ہے ؎
بوئے گل، نالۂ دل، دودِ چراغ محفل جو تیری بزم سے نکلا سو پریشاں نکلا
اس میں شاعر نے تین چیزوں کو ایک حکم یعنی پریشانی کے ساتھ نکلنے میں جمع کردیا ہے۔
جمع مع تقسیم: چند چیزوں کو ایک حکم میں اکٹھا کرنے کے بعد ہر ایک کے لیے بطور تعیین کوئی مناسب بات ذکر کرنا جمع مع تقسیم ہے۔ جیسے
کم نہیں جلوہ گری میں تیرے کوچہ سے بہشت
یہی نقشہ ہے ولے اس قدر آباد نہیں
جمع مع تفریق: چند چیزوں کو ایک حکم میں داخل کرنے کے بعد ان کے مابین جہت دخول میں فرق دکھانا جمع مع تفریق ہے جیسے ؎
قضا تیغ دونوں اس کی طرف ہیں یہ قاتل کے آگے وہ بسمل کے آگے

جملہ معترضہ: کسی نکتہ کی وجہ سے ایک کلام یا دو متصل کلام کے درمیان کوئی ایسا جملہ استعمال کرنا جس کیلئے کوئی محل اعراب نہ ہو جملہ معترضہ ہے۔ جیسے وَیَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰہِ الۡبَنٰتِ سُبۡحٰنَہٗ وَلَھُمۡ مَّا یَشۡتَھُوۡنَ۔ اس آیت میں سُبۡحٰنَہٗ جملہ معترضہ ہے۔

جنّت: لغتہً۔ اس باغ کو کہتے ہیں جس میں پھلدار درخت ہوں۔ شرعاً اس عظیم الشّان مکان کا نام ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ نے مومنین کی راحت و آرام کے لئے ایسی نعمتیں جمع فرمادی ہیں جن کو نہ کسی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سُنا نہ کسی آدمی کے دل پران کا خطرہ گزرا۔

جنّات: اس مخلوق کا نام ہے جسے قدرت نے آگ سے پیدا کیا ہے اور خدا نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ جس شکل وصورت میں چاہیں متشکل ہو جائیں۔

جنایت: اس فعل کو کہتے ہیں جس سے کسی جان یا عضو کو نقصان پہنچے۔

جنس: وہ کلی ذاتی ہے جو اپنے افراد کا جز ہو اور تمام مشترک ہو جیسے حیوان۔

جنس قریب: کسی ماہیت کی وہ جنس ہے جس کے ہر فرد کے ساتھ اس ماہیّت کو ملا کر بذریعہ ماہما سوال کیا جائے تو جواب میں ہمیشہ وہی جنس واقع ہو جیسے انسان ایک ماہیت ہے اس کے ساتھ حیوان کے کسی بھی فرد کو ملا کر بذریعہ ماہما سوال کیا جائے تو جواب میں حیوان بولا جائے گا۔

جنس بعید: کسی ماہیت کی وہ جنس ہے جس کے ہر فرد کے ساتھ اس ماہیت کو ملا کر بذریعہ ماہما سوال کیا جائے تو جواب میں کبھی وہ جنس بولا جائے کبھی دوسری جنس، جیسے انسان کی جنس بعید جسم نامی ہے جو ہر سوال کے جواب میں نہیں بولا جاتا ہے۔

جنس: (اصول) وہ کلی ہے جو ایسے افراد کثیرہ پر محمول ہو جن کے اغراض مختلف ہوں ہیں جیسے انسان۔ مرد و عورت دونوں پر بولا جاتا ہے اور دونوں کی غرضیں مختلف ہیں۔

جنس: (نحو) وہ اسم ہے جس کا اطلاق قلیل و کثیر سب پر برابر ہو۔ جیسے ماء۔
جنون: انسانی عقل پر ایسی آفت سماوی طاری ہونا جس سے عقل زائل ہو جائے۔ اور اس سے تقاضائے عقل کے خلاف افعال صادر ہوں جنون کہلاتا ہے۔
جنین: اس بچّہ کو کہتے ہیں جو ماں کے شکم میں ہو۔ (فائدہ) انسان جب تک شکم مادر میں رہتا ہے اس کو جنین کہتے ہیں۔ پھر پیدائش کے بعد زمانۂ شیر خوارگی تک طفل، بعد ازاں بلوغ تک صبی پھر بلوغ کے بعد چالیس سال تک شباب۔ اس کے بعد ساٹھ سال تک کہل۔ پھر آخر عمر تک شیخ کہتے ہیں۔ (حاشیہ بشیر الکامل)
جوھر: اس ممکن کو کہتے ہیں جس کا وجود خارجی کسی موضوع میں نہ ہو۔
بلفظ دیگر۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس کا قیام کسی چیز میں پائے جانے پر موقوف نہ ہو۔ جیسے انسان۔ چاند، سورج۔
جوزا: (نجوم) بارہ برجوں میں تیسرے برج کو کہتے ہیں جس کی شکل دو جڑواں بچوں کی طرح ہے۔
جہاد: اشاعت دین کے لئے کفّار کے ساتھ جنگ کی مشقّت اُٹھانا جہاد ہے۔
جہاد: رضائے الٰہی کے لئے اعمال شاقہ کرنے اور نفس کو اس کی مرضی کے خلاف اعمال خیر میں لگانے کا نام جہاد ہے۔ (فائدہ) جہاد کے اسی مفہوم کی طرف سرکارِ دو جہاں صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نے اس حدیث میں اشارہ فرمایا ہے رجعنا من جہاد الاصغر الی الاکبر۔
جہت: (منطق) قضیہ کے نسبت کی کیفیت بیان کر دینا جہت ہے۔
جہت: وہ لفظ ہے جو کیفیت واقعیہ پر دلالت کرے۔ جیسے ضرورت۔ دوام وغیرہ۔
جہت: (حکمت) اشارۂ حسّیہ کے منتہا کو جہت کہتے ہیں۔
جہر: (قرآت) حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت آواز اپنے مخرج میں اتنی قوّت کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس اور آواز بند ہو جائے جیسے اذ کی ذال۔
جہل: قابل علم ہوتے ہوئے علم نہ ہونا جہل ہے۔

جہل مرکب: ایسے اعتقاد جازم کو کہتے ہیں جو واقع کے مطابق نہ ہو جیسے مشرکین کے لئے الاصنام آلہۃ کا اعتقاد جازم جہل مرکب ہے۔

باب الحاء

حاجت: جس کے بغیر ضرر ہو اسے حاجت کہتے ہیں۔ جیسے اتنا کھانا جس سے ادا۔ واجب اور سنن میں قوت ملے وہ حاجت میں داخل ہے۔ (فتاوی رضویہ)

حادث بالذات: اس شئ کو کہتے ہیں جو اپنے وجود میں دوسرے کا محتاج ہو جیسے انسان، عقول عشرہ۔

حادث بالزمان: اس شئ کو کہتے ہیں جس کے وجود پر عدم سابق ہو، جیسے انسان شجر وغیرہ۔ (نوٹ) یہ تقسیم عند الفلاسفہ ہے۔

حادث: (عند المتکلمین) ہر وہ شئ ہے جس کے وجود کی ابتدا ہو۔ جیسے دُنیا۔

حافظ: (حدیث) اس شخص کو کہتے ہیں جسے ایک لاکھ حدیثیں سند و متن، جرح و تعدیل کے ساتھ یاد ہوں۔

حاکم: (حدیث) اس محدث کو کہتے ہیں جسے روایت کردہ جملہ حدیثیں متن و اسناد، جرح و تعدیل اور تاریخ کے ساتھ یاد ہوں۔

حال: زمانہ موجودہ کو کہتے ہیں۔

حال: (نحو) اس نکرہ کو کہتے ہیں جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت بیان کرے جیسے جاءنی زید راکبًا میں راکبًا حال ہے۔

حال: (حکمت) اس صفت کو کہتے ہیں جس کا وجود یا جس کے تشخص کا وجود موصوف کے وجود کے بغیر محال ہو۔

حال: (تصوف) سالک کے دل پر اللہ کی جانب سے کسی چیز کے وارد ہونے کو حال کہتے ہیں۔

حامل تدویر: (ہیئت) اس فلک جزئی کو کہتے ہیں جو زمین کو محیط ہو اور اس کے ثخن میں تدویر ہو۔

حجب: لغۃً باز رکھنا۔ اصطلاحًا کسی وارث کا حصّہ دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہونے یا کچھ نہ ملنے کو حجب کہتے ہیں۔

حجب نقصان: کسی وارث کا حصّہ دوسرے وارث کی وجہ سے کم ہو جانا حجب نقصان ہے جیسے ماں کا حصّہ اولاد کی موجودگی میں کم ہو جاتا ہے۔

حجب حرمان: ایک وارث کا دوسرے وارث کی وجہ سے محروم ہو جانا حجب حرمان ہے جیسے دادی، نانی ماں کی وجہ سے محروم ہو جاتی ہے۔

حجّۃ: اس دلیل کو کہتے ہیں جو حق کو ثابت کرے۔

حجۃ: (منطق) ان تصدیقات مرتّبہ کو کہتے ہیں جن سے مجہول تصدیقی حاصل ہو جیسے الانسان حیوان وکل حیوان جسمٌ

حجّۃ (حدیث) اس محدّث کو کہتے ہیں جسے تین لاکھ حدیثیں مع سند و متن جرح و تعدیل کے ساتھ یاد ہوں۔

حجر: (فقہ) کسی شخص کے تصرّفات قولیہ روک دینے کا نام حجر ہے۔

حد: منتہائے شئ کو کہتے ہیں۔

حد: (منطق) اس تعریف کو کہتے ہیں جو صرف ذاتیات سے ہو۔

حد: (عرف عام) اس تعریف کو کہتے ہیں جو جامع اور مانع ہو۔ جیسے اسم و فعل و حرف کی تعریف نحویوں کے نزدیک حد ہے لیکن مناطقہ کے نزدیک حد نہیں بلکہ رسم ہے

حدّ تام: اس تعریف کو کہتے ہیں جو شئ کی جنس قریب اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے کلمہ کی تعریف ،لفظ وضع لمعنی مفرد، سے کریں۔

حد ناقص: اس تعریف کو کہتے ہیں جو شئ کی جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو یا تنہا فصل قریب سے ہو۔ جیسے انسان کی تعریف جسم ناطق سے کرنا۔

حد: (فقہ) وہ متعیّن سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے۔

حدّ مشترک : وہ حد ہے جو کسی مقدار کے دو حصّوں کے درمیان اس طرح واقع ہو کہ وہ دونوں میں سے ہرایک کا مبدا۔ اور منتہا بن سکے۔ مثلاً کسی خط میں کوئی نقطہ فرض کیجئے تو وہ نقطہ اس خط کے دونوں حصّوں کا مبدا۔ یا منتہا ہو گا۔

حدس : ذہن کا مبادی سے مطالب کی طرف یکبارگی منتقل ہونا حدس ہے۔

حدسیات : ان قضایا بدیہیہ کو کہتے ہیں جن کا یقین بذریعہ حدس حاصل ہو۔ جیسے نورُ القمر مُستفاد من نور الشمس۔

حدیث : حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے قول و فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں۔

حدیث صحیح لذاتہ : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے کل راوی عادل اور کامل الضبط ہوں اور اس کی سند متّصل ہو، معلل و شاذ نہ ہو۔

حدیث حسن لذاتہ : وہ حدیث ہے جس کے راوی میں ضبط ناقص ہو باقی دیگر شرائط صحیح لذاتہ کے اس میں موجود ہوں۔

حدیث حسن لغیرہٖ : اس متوقف فیہ حدیث کو کہتے ہیں جس کی مقبولیت پر کوئی قرینہ قائم ہو۔

حدیث مرسل : وہ حدیث ہے جس کی آخری سند میں تابعی کے بعد راوی ساقط ہو۔

حدیث مرفوع : وہ حدیث ہے جس کی اسناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر منتہی ہو۔

حدیث موقوف : وہ حدیث ہے جس کی اسناد صحابی پر منتہی ہو۔

حدیث مقطوع : وہ حدیث ہے جس کی اسناد تابعی یا تبع تابعی پر منتہی ہوں۔

حدیث متواتر : وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں اس قدر کثیر ہوں کہ ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کرنا عقلاً محال ہو۔

حدیث مشہور : اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے راوی ہر زمانہ میں کم از کم تین ہوں یا زائد ہوں تو حدّ تواتر تک نہ پہنچیں۔

حدیث عزیز : وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم دو ہوں۔

ایک اسم اور ایک حرف ہو جیسے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے اس شعر میں ہے۔

اگر اک سر موے برتر پرم   فروغ تجلی بسوزد پرم

اس میں پہلا پرم فعل اور دوسرا پرم اسم ہے۔

یا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں ہے ؎

مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مَرے دل سے

مصرعہ اول میں لفظ مرے فعل ہے اور دوسرے میں اسم ہے۔

(فائدہ) تجنیس مماثل اور مستوفی دونوں تجنیس تام کی قسمیں ہیں۔

تجنیس مرکّب : وہ تجنیس ہے جس میں دونوں متجانس الفاظ میں سے ایک مرکب اور دوسرا مفرد ہو۔ جیسے

دل میں پیدا ہمتِ پروانہ کر   ورنہ مرغ شوق کے پروانہ کر

اس میں پہلا پروانہ مفرد اور دوسرا پروانہ مرکّب ہے۔

تجنیس محرّف : کسی کلام میں دو ایسے متجانس الفاظ کا استعمال کرنا جو مقدار حروف اور ترکیب و انواع میں ایک دوسرے کے مشابہ ہوں لیکن ہیئت کے اعتبار سے فرق ہو۔ جیسے مُلک، مَلک میں۔

تجنیس مضارع : کسی کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن میں صرف ایک حرف کا فرق ہو لیکن وہ بھی قریب المخرج ہو تجنیس مضارع کہلاتا ہے جیسے اسرار، امرار۔

تجنیس ناقص : کسی کلام میں دو ایسے متجانس الفاظ کا استعمال کرنا جن میں صرف ایک حرف کی کمی بیشی ہو تجنیس ناقص ہے جیسے چشم، چشمہ۔

تجویزِ عقلی : کسی شئ کو ایسی چیز فرض کر لینا جس سے اس کی حقیقت نہ بدلے تجویز عقلی ہے جیسے جسم کو غیر تمنا ہی مان لینا تجویز عقلی ہے۔

تحریر : اس مہذب کلام کو کہتے ہیں جو حشو و زوائد سے خالی ہو۔

تحریر : مافی الضمیر کو بذریعہ قلم ظاہر کرنا تحریر ہے۔

حدیث غریب: وہ حدیث ہے جس کی روایت میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ہو۔

حدیث معلق: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی شروع سند سے تبصرف مصنف ایک یا چند راوی ساقط ہوں۔

حدیث منقطع: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد میں سے ایک یا چند راوی متفرق مقام سے ساقط ہوں۔

حدیث معضل: وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں سے دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے ساقط ہوں۔

حدیث معلل: اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں بظاہر کوئی عیب نہ ہو لیکن اس میں کچھ ایسے اسباب وعلل پائے جاتے ہوں جو اس کی صحت میں نقص پیدا کرتے ہوں اور ان کا پتہ صرف ماہرین حدیث کو ہو۔

حدیث شاذ: اس حدیث کو کہتے ہیں جو روایت ثقات کے مخالف ہو۔
بلفظ دیگر۔ وہ حدیث ہے جس کا ثقہ راوی کسی لفظ میں اس شخص کی مخالفت کرے جو ثقہ ہونے میں اس سے ارجح اور اوثق ہے۔

حدیث مدلس: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں راوی اپنے شیخ کا نام ساقط کر دے اور شیخ کے شیخ یا اس سے اوپر کا نام ذکر کرے۔

حدیث مقلوب: وہ حدیث ہے جس کا متن ایک راوی سے مشہور ہو لیکن اس کو اُسی طبقہ کے کسی راوی سے بدل دیا جائے۔ یا کسی حدیث کی سند دوسری حدیث کے ساتھ اور اس کا متن دوسرے متن کے ساتھ ملا دیا جائے۔

حدیث ضعیف: اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں صحیح یا حسن کی شرائط میں سے ایک یا زائد شرطیں مفقود ہوں۔

حدیث منقلب: وہ حدیث ہے جس کے بعض الفاظ راوی سے بدل جائیں اور معنیٰ متغیر ہو جائے۔

حدیث متصل: وہ حدیث ہے جس کے سلسلۂ سند میں اوّل سے آخر تک کہیں کوئی راوی ساقط نہ ہو۔

حدیث محفوظ: وہ حدیث ہے جس کا راوی ثقہ ہو لیکن اس کی مخالفت کم درجہ کے ثقہ راوی نے کی ہو۔

حدیث منکر: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کا راوی ضعیف ہو اور وہ ثقہ راوی کے خلاف روایت کرے۔

حدیث معروف: وہ حدیث ہے جس کا راوی قوی ہو اور اس کی مخالفت ضعیف راوی نے کی ہو۔

حدیث مقبول: اس حدیث کو کہتے ہیں جسے ائمۂ حدیث نے روایت و درایت کے اعتبار سے قابل حجت قرار دیا ہو۔

حدیث مسند: وہ حدیث ہے جس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تک متّصل ہو۔

حدیث مسلسل: اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند متصل ہو اور وہ تدلیس سے پاک ہو۔

حدیث معنعن: اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں راوی اپنے اوپر کے راوی سے بتلفظ عن روایت کرے۔

حدیث محکم: اس حدیث مقبول کو کہتے ہیں جس کے مخالف کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔

حدیث مَردود: وہ حدیث ہے جسے ائمۂ حدیث نے روایت و درایت کے اعتبار سے ناقابلِ حجّت قرار دیا ہو۔

حرام: جن چیزوں سے بچنا فرض و ثواب ہو اور قصداً ایک بار بھی کرنا گناہ کبیرہ موجب استحقاق عذاب ہو حرام کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

حربی: ان کفّار کو کہتے ہیں جو ذمّی اور مستامن نہ ہوں۔

حرف: (نحو) اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اپنا معنیٰ بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج ہو۔ جیسے مِن ، اِلٰی۔

حرف: (قرأت) انسان کی اس آواز کو کہتے ہیں جو کسی مخرج محقق یا مقدر پر اعتماد کرتے

ہوئے خاص کیفیت کے ساتھ نکلے۔

حرف اصلی : وہ حرف ہے جس کا مخرج معین اور مستقل ہو یہ انتیس حروف ہیں الف سے یا تک

حرف فرعی : وہ حرف ہے جس کا مخرج معین نہ ہو بلکہ دو مخرجوں کے درمیان سے نکلتا ہو یا صفت اصلی سے نکل گیا ہو۔ حروف فرعی سات ہیں۔ الف ممالہ، ہمزہ مسہلہ، حرف غنہ، الف و لام اور واؤ مفخمہ۔ راء مفخمہ

حرکت : شئی کا قوت سے فعل کی طرف رفتہ رفتہ نکلنے کا نام حرکت ہے۔

حرکت : (عند المتکلمین) جسم کا ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل ہونے کا نام حرکت ہے۔ (فائدہ) متکلمین صرف حرکت اینیہ کو حرکت کہتے ہیں۔

حرکت ذاتیہ : وہ حرکت ہے جو حقیقۃً متحرک کی صفت ہو۔ جیسے صندوق کی حرکت۔

حرکت عرضیہ : وہ حرکت ہے جو مجازاً متحرک کی صفت ہو۔ جیسے صندوق میں بند چیز کی حرکت۔

حرکت طبعیہ : اس حرکت ذاتیہ کو کہتے ہیں جس کا میل طبعی ہو جیسے گرتے ہوئے پتھر کی حرکت۔

حرکت ارادیہ : وہ حرکت ذاتیہ ہے جو قصد و ارادہ کے بعد پیدا ہو۔ جیسے انسان و حیوان کی حرکت۔

حرکت قسریہ : وہ حرکت ذاتیہ ہے جس کا میل خارج سے پیدا ہو۔ جیسے اوپر جانے والے پتھر کی حرکت۔

حسّ مشترک : انسان کی اس قوت کا نام ہے جس میں جزئیات محسوسہ کی صورتیں چھپتی ہیں۔

حسد : جو نعمت و خوبی دوسرے شخص میں پائی جاتی ہے اس سے ختم ہو کر اپنے لئے حاصل ہونے کی تمنا کرنا حسد ہے۔

حسن بالذات : جس چیز میں حسن و خوبی کسی کے واسطہ سے نہ ہو اسے حسن بالذات کہتے ہیں جیسے ایمان باللہ، نماز وغیرہ۔

حسن بالغیر : جس چیز میں حسن و خوبی کسی دوسرے کے واسطہ سے ہو اسے حسن بالغیر

کہتے ہیں جیسے وضو میں نماز کے واسطہ سے حسن ہے۔

حسن مطلع : مطلع کے بعد والے شعر کو حسن مطلع کہتے ہیں۔

حسن تعلیل : باعتبار لطیف کسی وصف کے لئے علّت ہونے کا دعویٰ کرنا جو حقیقتاً علت نہ ہو۔ جیسے اعلیٰ حضرت کے ان شعروں میں حسن تعلیل ہے۔

ہلال کیسے نہ بنتا کہ ماہِ کامل کو — سلام ابرو شہ میں خمیدہ ہونا تھا

خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے — سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رُتبہ ہے ہمارا

۱۔ ہلال کا نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے سلام کے لئے جُھکنا، ہلال کے خمیدہ ہونے کی علّت نہیں ہے بلکہ علّت دوسری چیز ہے۔

(۲) اسی طرح زمین کا طعنہ پشتِ فلک کے خم ہونے کے لئے علّت نہیں بلکہ علّت کوئی اور ہے۔ یہاں تو مقصد صرف محبوب کے جلوہ گاہ ناز کے مرتبہ کی افزائش ہے

حسن تضاد : کسی کلام میں ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جو بظاہر ایک دوسرے کی ضد ہوں مگر ان کا مفہوم ایک اچھّے کلام کا مجموعہ ہو حسنِ تضاد کہلاتا ہے۔ جیسے

رضا یہ نعت نبی نے بلندیاں بخشیں — لقب زمین فلک کا ہوا سمارِ فلک

اس شعر میں زمین و آسمان بظاہر ایک دوسرے کی ضد ہیں مگر حسن کلام یہ ہے کہ فلک کے لئے زمین ہونا ثابت کیا ہے اگرچہ زمین یہاں اپنے اصلی معنیٰ میں مستعمل نہیں۔

حسن طلب : مرغوب و پسندیدہ طریقہ سے کوئی چیز طلب کرنا حسن طلب ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں ؎

میرے کریم گناہ زہر ہے مگر آخر — کوئی تو شہد شفاعت چشیدہ ہونا تھا

شفاعت کی طلب کا یہ انداز کہ گناہ اگرچہ زہر ہے لیکن گناہ نہ ہوتا تو شفاعت کی لذّت کہاں سے میسّر ہوتی۔ حسنِ طلَب ہے۔

حشو : اس زائد لفظ کو کہتے ہیں جس کی اصل مراد کے ادا کرنے میں کوئی حاجت نہ ہو اور کلام میں اس کی زیادتی متعیّن ہو۔

حشو: بلفظ دیگر۔ کلام میں ایسا زائد لفظ استعمال کرنا جس کے بغیر بھی معنیٰ تام ہو حشو کہلاتا ہے
حشو قبیح: وہ حشو ہے جس سے کلام کا مرتبہ گھٹ جائے۔ جیسے ؎
رُوئے آنسو اس قدر ہم ہجر یار میں اشک کے طوفاں سے دریا ہوگیا۔
اس شعر میں لفظ آنسو حشو قبیح ہے۔
حشو متوسط: وہ حشو ہے جس سے کلام میں نہ کوئی خوبی پیدا ہوا اور نہ اس کا مرتبہ گھٹے
جیسے۔ تو ہے بحر بیکراں میں تشنہ و تفسندہ لب، اے جہان جود و ہمت پیاس کو میری بجھا
اس شعر میں لفظ ہمت حشو متوسط ہے۔
حشو ملیح: وہ حشو ہے جس سے کلام میں لطف اور خوبی پیدا ہو۔
حصر: کسی شیٔ کو عقل و تتبّع سے چند چیزوں میں گھیر دینا حصر ہے۔
حصر عقلی: وہ حصر ہے جو اثبات و نفی کے درمیان دائر ہو جیسے کلمہ کا حصر اقسام ثلٰثہ اور قضیہ کا حصر حملیہ اور شرطیہ میں عقلی ہے۔
حصر استقرائی: وہ حصر ہے جو اثبات و نفی کے درمیان دائر نہ ہو بلکہ تتبّع اور تلاش کے بعد حاصل ہوا ہو۔ جیسے دلالت کا حصر اقسام ستّہ یا شرطیہ کا حصر متصلہ اور منفصلہ میں استقرائی ہے۔ (فائدہ) حصر عقلی یقین اور حصر استقرائی ظن کا فائدہ دیتا ہے۔
حظر: جس فعل کے کرنے پر عذاب اور چھوڑنے پر ثواب ہو اُسے حظر کہتے ہیں۔
حق: وہ خبر ہے جس کے مطابق حقیقت ہو۔ جیسے آسمان ہمارے اوپر ہے۔
حقیقت: اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا استعمال اپنے موضوع لہ میں ہو۔ جیسے لفظ اسد جب اس کا استعمال پھاڑنے والے جانور کے لئے ہو تو حقیقت ہے۔
حقیقت: (حکمت) اس ماہیت کو کہتے ہیں جو خارج میں موجود ہو۔
حقیقت: (تصوّف) حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے احوال حسنہ کو حقیقت کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)
حقیقت عقلیہ: (معانی) کسی فعل یا شبہ فعل کو اس چیز کی طرف منسوب کرنا جس کے لئے وہ ظاہر حال میں ثابت ہے حقیقت عقلیہ کہلاتا ہے جیسے مومن کا قول انبت اللہ البقل۔

حکم : ایک شئ کو دوسری شئ کی طرف منسوب کرنا حکم ہے۔
حکم : (منطق) نسبت کے اذعان کو حکم کہتے ہیں۔
حکم : (فقہ) کسی چیز کا وہ اثر جو اس پر مرتب ہو حکم ہے۔
حکم حسی : اس حکم کو کہتے ہیں جس کا ادراک حسًا ہو ورود شرع پر موقوف نہ ہو۔ جیسے کوئی شخص کسی کی جان مار دے تو جان کا ختم ہونا حکمِ حسّی ہے۔
حکم شرعی : اس حکم کو کہتے ہیں جس کا ادراک ورود شرع سے ہو خواہ حسًا ادراک ہو یا نہ ہو۔ جیسے اجنبیہ عورت کا نکاح سے حلال ہونا اور طلاق سے حرام ہونا حکمِ شرعی ہے۔
حکماء مشائین : حکماء کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو کسی نبی کی شریعت کا التزام کئے بغیر نظر و استدلال سے مقصود حاصل کرتی ہے۔
حلال : ان جائز چیزوں کو کہتے ہیں جن کے استعمال سے عذاب نہ ہو۔
حلال : جس چیز کے استعمال پر شرعًا گرفت نہ ہو وہ حلال ہے۔
حلول : لغۃً ایک شئ کا دوسری شئ میں داخل ہونا۔ اصطلاحًا ایسے موصوف وصفت کی نسبت کو کہتے ہیں کہ موصوف کے وجود کے بغیر صفت یا صفت کے تشخّص کا وجود محال ہو جیسے جسم و بیاض کی نسبت اور ہیولیٰ و صورت جسمیہ کی نسبت ایسی صفت کو حال اور ایسے موصوف کو محل کہتے ہیں۔ لہٰذا بیاض حال اور جسم محل ہے صورتِ جسمیہ حال اور ہیولیٰ محل ہے۔
حلول سریانی : وہ حلول ہے کہ حال محل کے ہر جزء میں پایا جائے۔ جیسے شہد میں مٹھاس کا حلول۔
حلول طریانی : وہ حلول ہے کہ حال محل کے ہر جزء میں نہ ہو بلکہ مجموعۂ محل میں پایا جائے۔ جیسے باپ میں ابوۃ یا بیٹے میں بنوّۃ کا حلول۔
حمد : زبان سے کسی کی اختیاری خوبی پر بقصد تعظیم ذکر حسن کرنا حمد ہے۔ جیسے یوں کہیں کہ زید سخی ہے یا زید عالم ہے۔
حمل : دو مفہوم کا وجود میں متحد ہونے یا اتحاد مسلوب ہونے کو حمل کہتے ہیں۔

حمل بالمواطات: وہ حمل ہے کہ ایک مفہوم دوسرے پر بلا واسطہ صادق آئے جیسے زیدٌ کاتبٌ۔

حمل بالاشتقاق: وہ حمل ہے کہ ایک مفہوم دوسرے پر بواسطہ صادق آئے جیسے زیدٌ ذو مالٍ۔

حمل: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے پہلے برج کو کہتے ہیں جو مینڈھے کی شکل میں ہے۔

حملیہ: اس قضیہ کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کا ثبوت یا نفی دوسری چیز کے لئے مانا گیا ہو۔ جیسے زید عالم ہے، یا بکر جاہل نہیں ہے۔

حنابلہ: اہل سنت وجماعت کے اس گروہ کو کہتے ہیں جو سیدنا امام احمد بن حنبل کی طرف منسوب ہے۔

حنیف: دین مستقیم کی طرف مائل ہونے والے کو حنیف کہتے ہیں۔ (فائدہ) حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کو ابو حنیفہ اسی معنیٰ کے اعتبار سے کہا جاتا ہے چوں کہ آپ دین حنیف کی طرف اس قدر مائل تھے کہ ابو حنیفہ آپ کی کنیت وصفی بن گئی جس طرح ابو ہریرہ کنیت وصفی ہے۔ بعض حضرات جو یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ حنیفہ آپ کی دختر کا نام ہے اس لئے یہ کنیت بنی۔ یہ قول محض بے بنیاد ہے جس کی کوئی اصل نہیں۔ آپ کی تو کوئی اولاد اناث تھی ہی نہیں (مذہب اسلام)۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تحقیق یہ ہے کہ حنیف اوراق کو کہتے ہیں اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو ابتداہی سے لکھنے کا بہت شوق تھا اس لئے آپ کو ابو حنیفہ کہا جاتا ہے۔

حوالہ: (فقہ) دَین کو اپنے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینا حوالہ ہے۔

حوت: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے آخری برج کو کہتے ہیں جس کی شکل مچھلی کی طرح ہے۔

حیّز: اس شئ کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے جسم اشارۂ حسیہ میں اپنے غیر سے ممتاز ہو جائے۔

حیزطبعی : اس حیز کو کہتے ہیں کہ جب جسم اس میں موجود ہو تو اس کی طبیعت سکون کو چاہے اور اگر کسی قاصر کی بناء پر اس سے جدا ہو تو اسی کی طرف آنا چاہے جیسے مٹی اور پانی کے لئے حیز طبعی تحت ہے۔

حیض : بالغہ عورت کے اس خون کو کہتے ہیں جو عادۃً اس کے آگے کے مقام سے نکلے۔

حیاء : لغۃً عیب لگائے جانے کے اندیشے سے جھیپنا۔ شرعاً انسان کی اس صفت کو کہتے ہیں جو اُسے بُرائی سے بچنے پر اُبھارے اور حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی سے روکے۔

حیاء : بلفظ دیگر نفس کا ملامت کے خوف سے فعل قبیح سے رُک جانا حیاء ہے۔

حیثیت اطلاقیہ : وہ حیثیت ہے کہ حیثیت محیث پر کوئی زائد معنیٰ پیدا نہ کرے بلکہ صرف محیث کو واضح کردے جیسے الانسان من حیث ہو انسان میں حیثیت اطلاقیہ ہے

حیثیت تقیدیہ : وہ حیثیت ہے کہ حیثیت سے جو معنیٰ مستفاد ہو وہ محیث میں اس طرح داخل ہو کہ حکم حیثیت اور محیث دونوں کے مجموعہ پر ہو جیسے زیدٌ من حیث انہٗ متشخص شخصٌ اس میں حیثیت تقیدیہ ہے۔

حیثیت تعلیلیہ : وہ حیثیت ہے کہ حیثیت سے جو معنیٰ حاصل ہو وہ معنیٰ خارجی ہو اور حکم صرف محیث پر ہو اور حیثیت محض حکم کی علت بیان کرے۔ جیسے زیدٌ مکرمٌ من حیث انہ عالمٌ، میں حیثیت تعلیلیہ ہے۔

باب الخاء

خاص : ہر وہ لفظ ہے جو انفرادی طور پر معنیٰ معلوم کے لئے موضوع ہو جیسے زید رجل وغیرہ۔

خاصہ : اس کلی عرض کو کہتے ہیں جو ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ مختص ہو جیسے ضاحک انسان کے لئے خاصہ ہے۔

خاصہ: اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی شئ کے ساتھ مختص ہو اور دوسرے میں نہ پائی جائے جیسے الف لام تعریف کا ہونا اسم کا خاصہ ہے۔

خبر: اس لفظ کو کہتے ہیں جو عامل لفظی سے خالی ہو اور محکوم بہ ہو جیسے زید قائم میں قائم خبر ہے۔

خبر: اس مرکب تام کو کہتے ہیں جس کے قائل کو صادق یا کاذب کہہ سکیں۔ جیسے السّماء فوقنا۔

خبر واحد: (حدیث) وہ خبر ہے جس کا راوی کسی زمانہ میں ایک ہو یا جس میں تواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

خبر مشہور: وہ خبر ہے جس کے راوی ہر زمانہ میں کم از کم تین ہوں۔

خبر متواتر: اس خبر کو کہتے ہیں جس کے راوی ہر زمانے میں اتنے کثیر ہوں کہ ان سب کا جھوٹ پر اتفاق کرنا محال ہو۔

خداع: خلاف ضمیر کوئی بات ظاہر کر کے دوسرے کو اس کے صحیح مقاصد سے ہٹا دینا خداع ہے۔

خط: اس ممکن کو کہتے ہیں جو صرف طول میں تقسیم قبول کرے۔

خط اعتدال: (ہیئت) اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو نقطۂ مشرق و نقطۂ مغرب سے مماس ہو۔

خط زوال: " اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو نقطۂ شمال اور نقطۂ جنوب سے مماس ہو۔

خط سمت: " اس نقطہ کو کہتے ہیں جس کا ایک کنارہ ایک نقطۂ سمت سے اور دوسرا کنارہ دوسرے نقطۂ سمت سے مماس ہو۔

خط تقویمی: اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جس کا ایک کنارہ مرکز عالم سے اور دوسرا کنارہ فلک الافلاک کی سطح فوقانی سے مماس ہے۔

خطاب: کلام کو مخاطب کی طرف متوجّہ کرنا خطاب ہے۔

خطابی: اس قیاس کو کہتے ہیں جو مقدمات مقبولہ یا مظنونہ سے مرکب ہو۔ جیسے زیدٌ یطوف باللیل وکل من یطوف باللیل فھو سارق۔ فزیدٌ سارق۔

خطاء : انسان سے بلا قصد و ارادہ کوئی ناپسندیدہ امور صادر ہونا خطا ہے۔
خفی : اس کلام کو کہتے ہیں جس کی مراد کسی عارض کی وجہ سے ایسا پوشیدہ ہو کہ طلب کے بغیر حاصل نہ ہو۔ جیسے آیت سرقہ چور کے ہاتھ کاٹنے کے سلسلے میں ظاہر ہے مگر اُچکّے اور کفن چور کے بارے میں خفی ہے۔
خلع : عورت کا اپنے شوہر کو مال دے کر نکاح زائل کرانا خلع ہے۔
" بلفظ دیگر۔ مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنا خلع ہے۔
خُلق : نفس کی اس کیفیت راسخہ کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے افعال بآسانی صادر ہوں
خلوت صحیحہ : میاں بیوی کا ایسی جگہ اکٹھا ہونا جہاں مانع وطی کوئی چیز نہ ہو خلوت صحیحہ کہلاتا ہے۔
(فائدہ) مانع وطی تین چیزیں ہیں :
(۱) طبعی (۲) شرعی (۳) حسّی۔
خلاف اولیٰ : جس کام کا نہ کرنا موجب استحقاق ثواب ہو اور کرنا نہ موجب استحقاق عذاب نہ عتاب ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)
خنثیٰ : لغۃً نرمی۔ شرعًا وہ شخص ہے جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں ہوں یا دونوں میں سے کسی کی نہ ہوں۔
خوف : (تصوّف) اس ڈر کا نام ہے جو کسی تکلیف دہ چیز کے لاحق ہونے کے خیال سے دل میں پیدا ہوں۔
خیال : دماغ کی اس قوّت کا نام ہے جو حسّ مشترک کی ادراک کردہ چیزوں کو مادّہ کے غائب ہونے کے بعد محفوظ رکھے۔

بَابُ الدّال

دارالحرب: کفار کے اس ملک کو کہتے ہیں جہاں کبھی مسلمانوں کا قبضہ ہوکر اسلامی احکام جاری نہ ہوئے ہوں یا کبھی مسلمانوں کا قبضہ ہوکر اسلامی احکام جاری ہوئے تھے تو اب اسلامی احکام بالکلیہ روک کر کفر کے احکام جاری کر دیئے گئے ہوں۔

دارالاسلام: وہ ملک ہے جہاں فی الحال اسلامی سلطنت ہو یا اب اسلامی سلطنت تو نہیں ہے لیکن غیر مسلم بادشاہ نے اسلام کے احکام بالکلیہ روک کر کفر کے احکام جاری نہ کر دیا ہو یا اسلامی احکام تو بالکلیہ روک دیئے گئے ہوں لیکن وہ ملک کسی دارالحرب سے متصل نہیں ہے یا دارالحرب سے متصل بھی ہے تو کوئی مسلمان یا ذمی اپنے آمان اولیٰ پر باقی ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

دائرہ: اس سطح مستوی کو کہتے ہیں جسے خط واحد اس طرح محیط ہو کہ اس کے بیچ میں ایک ایسا نقطہ مانا جاسکے جس سے جتنے خطوط مستقیمہ محیط کی طرف نکالے جاسکتے ہوں وہ سب برابر ہوں۔

دائرۂ عظیمہ: اس دائرہ کو کہتے ہیں جو کرہ کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دے۔

دائرۂ صغیرہ: اس دائرہ کو کہتے ہیں جو کرہ کو دو چھوٹے بڑے حصوں میں تقسیم کر دے۔

دائرۃ المیل: اس دائرۂ عظیمہ کو کہتے ہیں جو معدل النہار کے دونوں قطبوں سے گزرتا ہو

دائرۃ الافق: وہ دائرۂ عظیمہ ہے جس کا ایک قطب سمت الراس اور دوسرا قطب سمت القدم ہو۔

دائرۃ العروض: اس دائرۂ عظیمہ کو کہتے ہیں جو منطقۃ البروج کے دونوں قطبوں سے گزرتا ہے

دباغت: جس سے چمڑے کی نجاست اور بدبو زائل کی جائے اسے دباغت کہتے ہیں

درجہ: (ہیئت) دائرہ کے اس جز کو کہتے ہیں جو دائرہ کو تین سو ساٹھ حصوں میں

برابر تقسیم کرنے سے حاصل ہو۔

دقیقہ: (ہیئت) درجہ کے ساٹھویں حصہ کو دقیقہ کہتے ہیں۔

دعویٰ: (فقہ) اس قول کو کہتے ہیں جسے قاضی کے سامنے اس لئے پیش کیا گیا جس سے مقصد دوسرے شخص سے اپنا حق طلب کرنا ہے۔

دعویٰ (مناظرہ) وہ قضیہ ہے جس کا اثبات یا اظہار دلیل یا تنبیہ کے ذریعہ مطلوب ہو۔

دلالت: کسی چیز کا اس طرح ہونا کہ اس کے علم سے دوسری چیز کا علم حاصل ہو جائے دلالت ہے، جیسے دھوئیں سے آگ کا علم ہونا۔

دلالتِ مطابقی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنیٰ موضوع لہٗ پر دلالت کرے جیسے انسان کی دلالت حیوان ناطق کے مجموعہ پر مطابقی ہے۔

دلالتِ تضمنی: وہ دلالتِ لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے موضوع لہٗ کے جزء پر دلالت کرے۔ جیسے انسان کی دلالت صرف حیوان یا صرف ناطق پر تضمنی ہے۔

دلالت التزامی: وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے خارج لازم پر دلالت کرے۔ جیسے عمیٰ کی دلالت بصر پر التزامی ہے۔

دلیل: (عند المحققین) اس شئی کو کہتے ہیں جس کے علم سے دوسری شئی کا علم لازم ہو جائے۔

دلیل: (عند الحکماء) ان تصدیقات مرتبہ کو کہتے ہیں جو مجہول نظری تک پہنچائے۔

دلیل: (عند الاصولیین) اس چیز کو کہتے ہیں جس کے احوال میں نظر صحیح کے بعد مطلوب خبری تک رسائی ممکن ہو۔ جیسے العالم متغیر" وکل متغیر حادث کا مجموعہ حکماء کے نزدیک دلیل ہے۔ لیکن اصولیین صرف عالم کو وجود صانع کے لئے دلیل مانتے ہیں۔

دلیل خلف: مطلوب کو اس کی نقیض باطل کر کے ثابت کرنا دلیل خلف ہے۔ ثابت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دعویٰ کی نقیض نکال لینے کے بعد اس کو کسی قضیہ

مسلمہ سے ملاکر شکل اوّل ترتیب دیں پھر نتیجہ نکالیں اور نتیجہ کو محال دکھا کر نقیض باطل کر کے دعویٰ ثابت کر دیں۔ جیسے دعویٰ یہ ہو کہ سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ آتا ہے۔ جیسے لاشئ من الانسان بحجر کا عکس لاشی من الحجر بانسان ہے۔ یہ نہ ماننے پر اس کی نقیض بعض الحجر انسان ضرور صادق آئے گی۔ شکل اوّل کی ترتیب اس طرح ہو گی بعض الحجر انسان۔ لاشئ من الانسان بحجر۔ نتیجہ بعض الحجر لیس بحجر۔

دلدل: اس خچر کا نام ہے جسے حاکم اسکندریہ شاہ مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفۃً بھیجا تھا اور آپ نے اسے حضرت علی کو عنایت فرما دیا تھا

دَلو: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں گیارھویں بُرج کو کہتے ہیں جس کی شکل ڈول کی طرح ہے۔

دوام: نسبتِ محمول کا موضوع سے جُدا نہ ہونا خواہ جدا ہونا ممکن ہو یا محال ممکن ہے جیسے کل فلک متحرک بالدوام۔ محال ہے جیسے کل انسان حیوان بالدوام۔

دور: شئ کا اپنے آپ پر ایک ہی جہت سے موقوف ہونا دور ہے۔

دور مصرح: وہ دور ہے جس کے بیچ میں کسی کا واسطہ نہ ہو جیسے آ موقوف ہے بَ پر، اور با موقوف ہے آ پر۔ اس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آ موقوف ہے آ پر۔

دور مضمر: وہ دور ہے جس کے بیچ میں کسی کا واسطہ ہو جیسے آ موقوف ہے ب پر، اور ب موقوف ہے ج پر اس سے نتیجہ یہ ہو گا کہ آ موقوف ہے ج پر۔

دین: اس راستہ کو کہتے ہیں جس پر چلنے سے انسان کو خدا کی پہچان ملتی ہے۔

دین: اللہ کا مقرر کردہ وہ قانون ہے جو عقلمندوں کو ان کی اختیار سے اچھائی کی طرف لے جاتا ہے۔ (فائدہ) دین، مذہب، ملت، یہ تینوں الفاظ باعتبار ذات متحد ہیں، لیکن بعض حضرات ان میں فرق بیان کرتے ہیں کہ منسوب الی اللہ کے لحاظ سے دین، اور منسوب الی الرسول کے اعتبار سے ملت، اور منسوب الی المجتہد کے اعتبار سے مذہب ہے۔ (التعریفات)

دُنیا: ہر اُس چیز کا نام ہے جو بندے کو خدا سے غافل کردے۔
دنیا: ان تمام مخلوقات کا نام ہے جو یوم آخرت سے پہلے وجود میں آئے
دھر: جس کا مبدا۔ ومنتہیٰ نہ ہو اُسے دھر کہتے ہیں۔
(فائدہ) دلائل سمعیہ چار قسم پر ہیں :
(۱) جس کا ثبوت قطعی اور مقصد پر دلالت بھی قطعی ہو، جیسے قرآن پاک کی مفسّر و محکم آیات اور وہ سُنّتِ متواترہ جس کا مفہوم قطعی ہو۔
(۲) جس کا ثبوت قطعی اور مقصد پر دلالت ظنّی ہو۔ جیسے وہ آیات جن کی تاویل کی گئی ہے
(۳) جس کا ثبوت ظنّی اور مقصد پر دلالت قطعی ہو جیسے وہ اخبار آحاد جن کا مفہوم قطعی ہو
(۴) جس کا ثبوت اور دلالت دونوں ظنی ہو۔ جیسے وہ اخبار آحاد جن کا مفہوم ظنّی ہے
(نوٹ) پہلی قسم سے فرض اور حرام، دوسری اور تیسری قسم سے واجب اور مکروہ تحریمی، چوتھی قسم سے سُنّت اور مستحب ثابت ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

بابُ الذّال

ذات: عین شیٔ کو ذات کہتے ہیں۔
ذاتی: اس جزء ذات کو کہتے ہیں جس کا ثبوت ذات کے لئے کسی جاعل کے واسطہ سے نہ ہو جیسے حیوان ناطق انسان کے لئے ذاتی ہے۔
ذاتی: وہ شیٔ ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج نہ ہو۔
ذبول: جسم سے اس کی طبیعت کے موافق جمیع اطراف سے اجزاء اصلیہ کا حجم کم ہوجانا ذبول ہے۔
ذخائر اللہ: (تصوّف) ان گروہ اولیاء کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بندوں پر سے بلاؤں اور مصیبتوں کو دفع کرتا ہے۔
ذمّہ: انسان کی اس صفت کو کہتے ہیں جس سے وہ احکام شرعیہ کا اہل ہوجائے۔

ذمّہ: لغۃً عہد۔ شرعًا وہ محل عہد ہے جو یوم میثاق بندے اور خدا کے درمیان ہوا یا وہ وصف شرعی ہے جس سے انسان مکلّف ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

ذمّی: اس کافر کو کہتے ہیں جو بذریعہ عہد و پیمان دارالاسلام میں سکونت رکھتے ہوں۔

ذمّی: وہ کافر ہے جو سلطنت اسلامیہ میں مطیع الاسلام ہو کر رہے اور جزیہ دینا قبول کرے (فتاویٰ رضویہ)

ذووضع: جس کی طرف اشارۂ حسیہ ممکن ہو وہ ذووضع ہے۔

ذوالعقل: (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جو خلق کو ظاہر اور حق کو باطن میں دیکھے۔

ذوی الفروض: ان حضرات کو کہتے ہیں جن کا حصّہ قرآن و حدیث اور اجماعِ امّت سے متعیّن ہو۔ جیسے باپ دادا وغیرہ۔

〃 بلفظ دیگر۔ وہ وارثین ہیں جن کا سہام شرعًا اس طرح متعیّن ہوں کہ ترکہ اور ان کے سہام کے درمیان کوئی مخصوص نسبت ہو۔ مثلاً ثلث، ربع، سدس وغیرہ

ذوی الارحام: ہر اس نسبی رشتہ دار کو کہتے ہیں جو نہ عصبہ نسبی ہو اور نہ ذوی الفروض میں سے ہو۔ جیسے ماموں، پھوپھی وغیرہ

ذوق: انسان کی اس قوّت نفسانیہ کا نام ہے جس کے ذریعہ وہ کلام کے لطائف اور حسن و خوبی کا ادراک کر سکے۔

ذنب: بمعنیٰ گناہ۔ جو چیز بندے کو خدا کی رحمت سے دُور کر دے اُسے ذنب کہتے ہیں

ذہول: کسی چیز کی صورت کا قوّتِ مدرکہ سے زائل ہونا ذہول ہے۔

ذھن: انسان کی اس قوت کا نام ہے جس میں معانی منقّش ہوتے ہیں (الہامیہ)

ذھن: انسان کی اس قوّت کا نام ہے جس میں اشیاء کی صورتیں چھپتی ہیں۔ (جواہر المنطق)

بَابُ الرّاء

راہب : دین مسیح کے عالم کو راہب کہتے ہیں۔ اُردو میں اس کا نام پادری ہے۔
ربٰوا: لغۃً زیادتی۔ شرعًا۔ عقد معاوضہ میں ایسی زیادتی لینے کو کہتے ہیں جو عوض سے خالی ہو۔
رُباعی : (بدیع) اس نظم کو کہتے ہیں جس میں چار مصرعے ہوں اوّل، ثانی، اور چوتھا مصرع ہم قافیہ ہوں جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی یہ نظم۔

اللہ کی سرتابقدم شان ہیں یہ　　اِنسا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں　　ایمان یہ کہتا ہے مری جان ہیں یہ

رباعی مجرّد : (صرف) اس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے بَعْثَرَ وعقرب وغیرہ۔
رباعی مزید : اس کلمہ کو کہتے ہیں جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد ہو جیسے تدحرج وغیرہ۔
ربح : اصل مال پر زیادتی ہونا ربح ہے۔
رجاء : زمانۂ آئندہ میں کسی پسندیدہ چیز کے حاصل ہونے کی خواہش رکھنا رجاء ہے۔
رجاء : (تصوف) بندے کا اپنی طاعت وعبادت کے بدلے بہت بڑے ثواب کی امید اور اللہ تعالیٰ نے جنّت میں جو عمدہ نعمتیں دینے کا وعدہ فرمایا ہے اس پر یقین کامل رکھنا رجاء ہے۔
رجز : ان فخریہ اشعار کو کہتے ہیں جسے سپاہ سالار میدان جنگ میں لشکروں کو ابھارنے اور جوش دلانے کے لئے پڑھتے ہیں۔
رجعت : (فقہ) جس عورت کو طلاق رجعی دی گئی ہو عدّت کے اندر اسے اوّل نکاح پر

باقی رکھنا رجعت ہے۔

رجعت : (نجوم) ستاروں کا اپنی سیدھی چال چھوڑ کر الٹی چال چلنا رجعت ہے۔

رجوع : (بدیع) کسی نکتہ کی خاطر کلام سابق باطل کر کے پھر اسی کلام کی طرف لوٹنا رجوع ہے

جیسے: قف بالدیار التی لم یعضہا القدمُ ∴ بلیٰ وغیر الارواحُ والدّیم

تو ان حویلیوں میں ٹھہر جا جن کو تطاول زمانہ نے نہیں مٹایا ہے (پھر اس کلام کو باطل کرتے ہوئے کہتا ہے) ہاں اور ان کو ہواؤں اور زور کی بارشوں نے بدل دیا ہے، (فائدہ) یہاں نکتہ اظہار تحیر ہے۔

رخو : (قرآۃ) لغۃً نرمی، اصطلاحًا حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں اتنی کمزوری سے ٹھہرے کہ آواز جاری رہے جیسے بشریٰ کی شین۔

رخصت : مکلف کے معذور ہونے کی وجہ سے مشکل حکم کو آسان کر دینا رخصت ہے۔ جیسے حالت سفر میں مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا رخصت ہے۔

ردیف : اس لفظ کو کہتے ہیں جو غزل یا قصیدہ یا نعت کے آخر میں قافیہ کے بعد بار بار آئے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں لفظِ گیا ردیف ہے

؎ جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینہ پہنچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

رد : (فرائض) لغۃً لوٹانا۔ اصطلاحًا وارثین پر ان کے حصے کے مطابق ترکہ تقسیم کرنے کے بعد عصبہ نہ ہونے کی صورت میں بچے ہوئے مال کو ذوی الفروض نسبیہ پر اس کے حصے کے مطابق لوٹا دینا رد ہے۔

رزق : ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے جاندار غذا حاصل کر سکے۔

رزق : ہر اس چیز کا نام ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جانداروں کو کھانے پینے وغیرہ کے لئے عطا فرماتا ہے۔

رزقِ مضمون : وہ رزق ہے جو جاندار کے بدن کی حفاظت کرتا ہے۔

رزقِ مقسوم : اس رزق کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں بندے کی

قسمت میں لکھ دیا ہے۔

رزق مملوک: اس رزق کو کہتے ہیں جس کا بندہ دنیا میں بالفعل مالک اور قابض ہے

رزق موعود: اس رزق حلال کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کو بغیر محنت ومشقت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

رسول: اس انسان کامل کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احکام کے لئے مبعوث کیا ہو اور اس کے ساتھ کوئی آسمانی کتاب یا جدید شریعت ہو۔

(فائدہ) رسول کی تعداد کل تین سو تیرہ ہیں۔

رسم: اس تعریف کو کہتے ہیں جو عرضیات سے ہو۔

رسم تام: اس تعریف کو کہتے ہیں جو شئ کی جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو۔ جیسے انسان کی تعریف حیوان ضاحک سے کرنا رسم تام ہے۔

رسم ناقص: اس تعریف کو کہتے ہیں جو شئ کی جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا تنہا خاصہ سے ہو جیسے انسان کی تعریف جسم ضاحک سے کرنا رسم ناقص ہے۔

رشک: دوسرے کی چیز دیکھ کر اپنے لئے حاصل ہونے کی تمنا کرنا رشک ہے۔

رشوۃ: اس چیز کو کہتے ہیں جو ناحق کو حق یا حق کو ناحق کرنے کے لئے دیالیا جائے۔

رضاع: بچہ کا مدت رضاعت میں کسی عورت کا دودھ پینا رضاع کہلاتا ہے۔

رفرف: جنت کی اس تیز رفتار سواری کا نام ہے جس پر سوار ہو کر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج سدرۃ المنتہیٰ سے عرش اعظم پر تشریف لے گئے۔

رقیق: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو زمین وغیرہ پر پڑے تو خشک ہونے کے بعد اس کی سطح پر اس کا دل محسوس نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

رکاز: اس مال کو کہتے ہیں جو زمین میں مدفون ہو۔ خواہ زمین کے اندر خود پیدا ہو یا کسی انسان نے رکھا ہو دونوں کو رکاز کہتے ہیں۔

رکن: جو چیز شئ کی حقیقت میں داخل ہو اسے رُکن کہتے ہیں۔ جیسے نماز کے لئے قیام وقعود رکن ہے۔

رُکن: بلفظ دیگر۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس کے بغیر شیٔ کی حقیقت حاصل نہ ہو۔
روح: (حکمت) اس جوہر لطیف کو کہتے ہیں جو مادہ سے مجرد ہو اور امور کلیہ و جزئیہ کا ادراک کرتا ہو۔
رُوح: (شرع) امر ربی کا نام ہے۔
روم: (قرآت) حرف موقوف علیہ کی حرکت کی آواز کو اس قدر آہستگی سے ادا کرنا کہ قریب والا سُن سکے روم کہلاتا ہے۔
رھن: (فقہ) دوسرے کے مال کو اپنے پاس روکے رکھنا کہ اس کے ذریعہ اپنا حق کلاً یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو۔
ریاضت: شریعت کے مطابق عبادت و بندگی اور صفائی قلب کرنا ریاضت ہے۔
ریاء: دل میں معصیت چھپا کر اظہار طاعت کا نام ریاء ہے۔
ریاء: جو کام دوسروں کو دکھانے کے لئے کیا جائے اُسے ریاء کہتے ہیں۔

باب الزاء

زاویہ: اس ہیئت کو کہتے ہیں جو دو خطوں کے احاطہ سے حاصل ہو۔
زاویہ: بلفظ دیگر، مخالف سمتوں سے دو خط مستقیم کے ایک نقطہ پر ملنے سے دونوں پہلو پر جو جوڑ پیدا ہو اس کو زاویہ کہتے ہیں (فائدہ) اگر دونوں زاویے برابر ہوں تو ہر ایک قائمہ کہلاتا ہے اور اگر چھوٹا بڑا ہو تو چھوٹا حادہ اور بڑا منفرجہ کہلاتا ہے۔
زاھد: اس شخص کو کہتے ہیں جو دنیا کی چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے عبادت و بندگی میں ہمیشہ منہمک رہے۔
زاھد خشک: وہ شخص ہے جو عبادت و ریاضت محض اپنی شہرت اور تفاخر

کے لئے کرے اور اپنے سامنے دوسروں کی عبادت کو حقیر سمجھے۔
زکوٰۃ : لغتاً پاک کرنا۔ بڑھنا۔ شرعاً مال کے مخصوص حصّہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے کسی ایسے مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا جو ہاشمی نہ ہو زکوٰۃ کہلاتا ہے۔
زلّۃ : لغتاً لغزش۔ شرعاً۔ آدمی کا کسی فعل مباح کرنے کے ارادے سے فعل ممنوع میں مبتلا ہونا زلّت ہے۔
زمانہ : فلک الافلاک کی حرکت کے مقدار کا نام زمانہ ہے۔
زمانہ : (عند المتکلمین) اس امر متجدد معلوم کو کہتے ہیں جس سے دوسری متجدد چیز کا اندازہ ہو۔
زنا : ایسی اجنبیہ عورت کے آگے کے مقام میں وطی کرنا جو ملک اور شبہ ملک سے خالی ہو زنا ہے۔
زندیق : وہ شخص ہے جو کفر پر مصر ہونے کے باوجود شعار اسلام ظاہر کرتا ہو۔
" بلفظ۔ وہ شخص ہے جو اقرار نبوّت اور شعار اسلام کے اظہار کے باوجود دل میں ایسا عقیدہ رکھتا ہو جو بالاتفاق کفر ہو۔
زوائد : (حدیث) کسی کتاب کی روایات میں مزید ایسی روایات کا اضافہ کرنا جو اس کتاب میں موجود نہ ہو زوائد کہلاتا ہے۔
زینت : مقصود سے زائد چیز جس سے ایک معمولی افزائش، حسن و خوشنمائی کے علاوہ کوئی نفع اور تائید غرض نہ ہو زینت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

بابُ السّین

ساغر : (تصوّف) اس سالک کو کہتے ہیں جو انوار غیبی کا مشاہدہ کرے اور مقامات کا ادراک کرے۔
ساقی : (تصوّف) فیض معنوی پہنچانے والے کو کہتے ہیں یعنی جو شخص اپنے کشف

سے حقائق اور معارف بیان کرے۔

سالک: (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جو دل سے حق کی جانب متوجہ ہو اور اسی کی طرف سیر کرے۔

سالم: (عروض) شعر کا وہ وزن ہے جس میں کوئی زحاف (گراوٹ۔ کمی) نہ ہو۔

سائل: (مناظرہ) اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی کے دعویٰ کے حکم کی نفی ثابت کرنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کیا ہو۔

سائمہ: اس جانور کو کہتے ہیں جو سال کا اکثر حصّہ چرائی پر گزارے اور اس سے مقصود دودھ اور بچّہ لینا ہو۔

سبب: اس چیز کو کہتے ہیں جو حکم کی طرف بالواسطہ مفضی ہو لیکن حکم، وجوبی یا وجودی اعتبار سے اس کی طرف منسوب نہ ہو۔ جیسے مدینہ منورہ جانا مقصود ہو تو وہاں پہنچنا حکم ہے اور راستہ اس کا سبب ہے اور چلنا اس کی علت ہے۔

سبر وتقسیم: اصل کے جملہ اوصاف شمار کرنے کے بعد جن جن صفتوں کے بارے میں یہ خیال ہو کہ وہ علت بن سکتی ہیں سب کو آزما کر دیکھنا کہ یہ علت ہے یا وہ پھر قاعدہ مقررہ کے مطابق ایک ایک وصف کو لغو ٹھہرانا اور جو وصف لغو نہ قرار پائے اُس وصف کو علت کے لئے متعین کرنا سبر وتقسیم کہلاتا ہے۔ مثلاً شراب کے تمام اوصاف رنگ، بُو، مزہ، رقّت وسیلان، اسکار میں سے صرف اسکار ہی حرمت کی علت ہے، بقیہ اوصاف کا علت ہونا باطل ہے۔ (**فائدہ**) یہ مثال بطور تمثیل ہے ورنہ شراب کے حرمت کی علت نشہ آور ہونا نہیں بلکہ شراب خود نص قطعی سے حرام ہے۔

سجع: کلام منثور کے فواصل کا حرف واحد پر متفق ہونا سجع ہے۔

سجع: بلفظ دیگر۔ فقرۂ ثانیہ کے آخیر حرف کا فقرۂ اولیٰ کے آخیر حرف کے مطابق ہونا سجع ہے۔

سجع مطرّف: وہ سجع ہے جس میں دو فقروں کے آخری کلمات وزن میں مختلف

اور ردی میں متفق ہوں جیسے قرآن کی مقدس آیت مَالَکُمْ لَاتَرجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا میں لفظ وقارًا اور اَطْوَارًا میں سجع ہے۔ اور اردو میں۔ جیسے دل مبتلائے ہجرِ یار، اور سینہ غم عشق سے فگار ہے۔ یہاں یار اور فگار میں سجع ہے۔

سجع متوازی: اس سجع کو کہتے ہیں جس کے دونوں فقروں کے آخری کلمات وزن اور ردی دونوں میں متفق ہوں۔ جیسے قرآن مقدس کی اس آیت سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ وَّاَکْوَابٌ مَّوْضُوْعَۃٌ میں مَرْفُوْعۃ اور مَوْضُوْعَۃ میں سجع متوازی ہے۔

سجع مرصع: اس سجع کو کہتے ہیں کہ فقرہ اولیٰ میں جو الفاظ استعمال کریں انہیں کے وزن پر دوسرے فقرہ کے اکثر الفاظ کو لانا —— جیسے سیرت میں سنجیدگی تو صورت میں پسندیدگی۔

سخی: وہ شخص ہے جو اپنی چیز خود استعمال کرے اور دوسروں کو بھی عطا کرے۔

سرقہ: دوسرے کا مال ناحق چھپا کر لینا سرقہ ہے۔ (بہار شریعت)

سرطان: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے چوتھے برج کو کہتے ہیں جس کی شکل کیکڑے کی طرح ہے۔

سطح: اس ممکن کو کہتے ہیں جو صرف دو جہتوں (یعنی طول، عرض) میں تقسیم قبول کرے۔

سفر: لغۃً قطع مسافت کو کہتے ہیں۔ شرعاً آدمی کا بانوے کلومیٹر کی مسافت جانے کے ارادے آبادی سے چلنے کا نام سفر ہے۔

سفسط: اس قیاس کو کہتے ہیں جو وہمیات کاذبہ یا کاذبہ مشابہ صادقہ سے مرکب ہو۔ جیسے الھواء موجودٌ، وکل موجودٍ مشارٌ الیہ فالھواء مشارٌ الیہ۔

سفلہ: ایسا کام کرنا جس میں سرے سے کوئی غرض نہ ہو۔

سکتہ: (قرأت) لغۃً رکنا۔ اصطلاحاً پڑھنے میں آواز بند کرنا اور سانس نہ توڑنا سکتہ کہلاتا ہے۔

سکون: جس کے اندر حرکت کی صلاحیت ہو اس کا حرکت نہ کرنا سکون ہے۔
سکینہ: (تصوّف) نزول اسرار کے وقت سالک کے دل میں طمانیت پیدا ہونے کو سکینہ کہتے ہیں۔
سلف: (فقہ) ماتقدم فقہا و علمائے دین کے مخصوص طبقہ کو سلف کہتے ہیں۔
(فائدہ) فقہ میں امام اعظم سے امام محمد تک کے حضرات کو سلف اور امام محمد سے شمس الائمہ حلوائی تک کے حضرات کو خلف کہتے ہیں۔
سمت: (ہیئت) اس نقطہ کو کہتے ہیں جس پر افق اور دائرۃ الارتفاع کا تقاطع ہوا ہو
سُنّتِ مؤکدہ: اس سُنت کو کہتے ہیں جس کا تاکدِ مواظبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو اس کا ترک کرنا موجب استحقاق عذاب ہو اور نادرًا چھوڑنا موجب استحقاق عتاب ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)
سُنّتِ غیرمؤکّدہ: اس سُنّت کو کہتے ہیں جسے رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو مگر بطور مواظبت نہیں۔ اس کا کرنا ثواب اور عادتًا چھوڑنا موجب استحقاق عذاب ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)
سنبلہ: (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے چھٹے بُرج کو کہتے ہیں جس کی شکل ایک دوشیزہ کی طرح ہے جو اپنے ہاتھ میں گیہوں کی بالی لئے ہوئے ہے۔
سند: (حدیث) حدیث کی روایت کرنے والوں کو سند کہا جاتا ہے۔
سند: (مناظرہ) جس چیز کو منع کی تقویت کے لئے ذکر کی جائے وہ سند ہے۔
سنن: (حدیث) حدیث کی ان کتابوں کو کہتے ہیں جن میں ابواب فقہ کی ترتیب سے احکام کی حدیثیں درج ہوں۔ جیسے سنن ابوداوٗد۔
سوال: عاجزی وانکساری کے طور پر اپنے بڑے سے کوئی چیز طلب کرنا سوال ہے
سود: مخصوص شرائط کے ساتھ قدری وجنسی چیزوں کے تبادلہ میں زیادتی لینے کو سُود کہتے ہیں۔
سود: وہ زیادت کہ عوض سے خالی ہو اور معاہدہ میں اس کا استحقاق قرار پایا ہو

مثلاً سو روپے قرض دیئے اور یہ شرط لگائی کہ دس زائد لیں گے یہ سود ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

سور: اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے افراد موضوع کی مقدار کلاًیا بعضاً بیان کی جائے جیسے لفظ کل، لاشئ وغیرہ۔

سورت: لغۃً گھیرنے والی چیز، شرعاً قرآن عظیم کی اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں مضمون پورا ہوگیا ہو اور اس کا کوئی علیحدہ نام بھی رکھ دیا گیا ہو۔

سہو: قوتِ مدرکہ سے کسی چیز کی صورت کا اس طرح زائل ہونا کہ بغیر ادراک جدید اس کا حصول ممکن ہو۔

سیّاراتِ سبعہ: ان سات ستاروں کو کہتے ہیں جو مشرق سے مغرب کی طرف حرکت کرتے ہیں جن کے نام یہ ہیں:
زحل، مشتری، مرّیخ، عطارد، شمس، زہرہ، قمر۔

سیاست مدنیہ: اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ایسے موجودات واقعیہ کے احوال معلوم ہوں جن کا تعلق اہل شہر سے ہو۔ جیسے عدل کرنا حسن ہے وغیرہ۔

سیر الی اللہ: (تصوّف) سالک کا پوری مخلوقات سے عبور کرکے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا سیر الی اللہ ہے۔

سیر فی اللہ: (تصوّف) سالک کا اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جمالیہ اور جلالیہ میں منہمک ہونا سیر فی اللہ ہے۔

باب الشین

شاذ: لغۃً کم، نادر، اصطلاحاً ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کا وجود خلاف قیاس ہو

شاھد: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے قواعد کا اثبات ہو۔ مثلاً بلاغت کا قاعدہ ہے کہ کل حکم منکر یجب تاکیدہ بحسب الانکار اب اگر اس کا

اثبات قرآن کی آیت سے کردیں تو اسے شاہد کہا جائے گا۔ جیسے قرآن میں ہے: رَبُّنَا يَعْلَمُ إِنَّا إِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُونَ۔

شاهد: (مناظرہ) جو چیز فساد دلیل پر دلالت کرے اُسے شاہد کہتے ہیں۔

شاهد: (فقہ) وہ شخص ہے جو مجلس قضا میں لفظ شہادت یا اس کے ہم معنیٰ الفاظ سے کسی حق کے ثابت کرنے کی خبر دے۔ (فتاویٰ رضویہ)

شاهد (تصوّف) جو چیز انسان کے دل میں حاضر ہو اور اس کا ذکر اس پر غالب ہو اُسے شاہد کہتے ہیں۔

شبه: (فقہ) کسی چیز کی حلت و حرمت متیقن نہ ہونا شبہ ہے۔

شبه: 〃 وہ چیز ہے جو ثابت کے مشابہ ہو اور حقیقتہً ثابت نہ ہو۔

شبه: (مناظرہ) مخالف کا حق کے مقابلہ میں ایسی بات پیش کرنا جو بظاہر حق سے مشابہت رکھتا ہو شبہ کہلاتا ہے۔

شخصیه: وہ قضیۂ حملیہ ہے جس کا موضوع جزئی حقیقی ہو جیسے زید خوبصورت ہے

شرب: کھیت کی آبپاشی یا جانوروں کو پانی پلانے کے لئے جو باری مقرر کی جاتی ہے اُسے شرب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت)

شرط: اس امر خارجی کو کہتے ہیں جس پر شئی کا وجود موقوف ہو لیکن وہ شئی کا مؤثر و مصدر نہ ہو۔

شرط: (اصول) اس امر خارجی کو کہتے ہیں جس کی طرف حکم باعتبار وجود منسوب ہو یعنی اس امر خارجی کے وجود کے ساتھ حکم پایا جائے۔ جیسے ان دخلت الدار فانت طالقٌ میں وقوع طلاق دخول دار کی طرف منسوب ہے۔

شرط: (نحو) حرف شرط کے ذریعہ ایک جملہ کا مضمون دوسرے جملہ کے مضمون کے ساتھ معلق کرنا شرط ہے جیسے اِن جَاءَنِی زیدٌ فاکرمتہٗ میں زید کی تعظیم اس کی مجیئت پر معلق ہے۔

شرطیه: اس قضیہ کو کہتے ہیں جس میں اتصال و انفصال مانا گیا ہو۔ ان کانت الشمس

طالعۃ فالنہار موجود میں اتصال ہے۔

شرکت ملک : چند اشخاص کا باہم عقد شرکت کئے بغیر کسی چیز کا مالک ہو جانا شرکتِ ملک ہے۔ جیسے دو آدمی مل کر کسی مال کا مالک ہوں یا دونوں کو کوئی چیز ہبہ کی جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

شرکت عقد : چند اشخاص کا باہم کسی چیز کے بارے میں عقد شرکت کرنا شرکتِ عقد ہے۔ مثلاً ایک کہے میں تیری فلاں چیز میں شریک ہوں دوسرا کہے مجھے منظور ہے شرکتِ عقد ہے۔ (بہار شریعت)

شرک : غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحق عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا شرک ہے۔ (فائدہ) حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ شرک تین قسم پر ہے : اول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی واجب الوجود ٹھہرائے جیسے مجوسی اور آریہ حضرات، اللہ کے سوا عقول اور مادہ کو بھی واجب الوجود مانتے ہیں۔

ثانی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو بھی خالق مانے۔ جیسے فرقہ قدریہ کا یہ عقیدہ کہ بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے۔

ثالث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی مستحق عبادت سمجھے۔ جیسے بُت پرست کہ بتوں کو مستحق عبادت سمجھتے ہیں۔

شریعت : لغۃً طریقہ۔ راستہ۔ اصطلاحاً اس راستہ کو کہتے ہیں جس پر چلنے سے انسان مومن و متقی بن جائے۔

شریعت : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو شریعت کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

شعر : (عروض) اس موزوں کلام کو کہتے ہیں جس کو کہنے والے نے بالقصد نظم کیا ہو۔

شعر : (منطق) اس قیاس کو کہتے ہیں جو قضایا مخیلہ سے مرکب ہو۔ جیسے اُردو کا یہ شعر

رُخ سے پردہ ہٹا چاند شرما گیا زلف بکھری تو کالی گھٹا چھا گئی

شفاعت : کسی اعلیٰ مرتبہ کا اپنے سے ادنیٰ و کمزور شخص کی مدد اور اچھائی طلب کرنے

کے لئے اس کے ساتھ ہو جانا شفاعت ہے۔

شفق : اس سپیدی کو کہتے ہیں جو جانب مغرب میں سُرخی زائل ہونے کے بعد صبح صادق کی سپیدی کی طرح نمودار ہوتی ہے۔

شکار : اس وحشی جانور کو کہتے ہیں جو آدمی سے بھاگے اور بغیر حیلہ قابو میں نہ آئے۔

شک : نسبت تامہ خبریہ کے ایسے تصوّر کو کہتے ہیں جس کے ساتھ تردّد ہو یعنی اثبات ونفی دونوں یکساں ہوں جیسے "سُور الحمار طھورٌ" کا تصور۔

شکر : نعمت کے بدلے میں ایسا فعل کرنا جس سے نعمت دینے والے کی تعظیم مقصود ہو۔

شکل : (منطق) وہ ہیئت وصورت ہے جو حد اوسط کو اصغر واکبر کے ساتھ ملانے سے حاصل ہو۔ جیسے کل انسان حیوانٌ وکل حیوان جسم۔ فکل انسان جسمٌ

شکل : (حکمت) اس ہیئت کو کہتے ہیں جو کسی مقدار کو ایک یا چند حدود کے احاطۂ تامّہ کرنے سے محیط یا محاط میں پیدا ہو۔

شہادت : لفظ شہادت کے ذریعہ قاضی یا حکام کے دربار میں کسی امر واقعی کی خبر دینے کا نام شہادت ہے۔

شہید : اس مسلمان، عاقل، بالغ طاہر کو کہتے ہیں جو ظلماً کسی آلہ جارحہ سے قتل کیا گیا ہو۔ اور نفس قتل سے دیت نہ لی گئی ہو اور وہ دُنیا سے کوئی نفع بھی نہ اٹھایا ہو۔

شیخ : (تصوّف) اس انسان کامل کو کہتے ہیں جو خود علوم شریعت، طریقت اور حقیقت میں کامل ہو اور دوسروں کو بھی ایسا بنا سکتا ہو۔

شیخین : (سیر) حضرت ابوبکر صدیق وعمر فارُوق رضی اللہ عنہما کو کہتے ہیں

شیخین : (حدیث) امام بخاری وامام مسلم کو کہتے ہیں۔

شیخین : (فقہ) امام اعظم وامام ابو یوسف رضی اللہ عنہما کو کہتے ہیں

شیخین : (نحو) عبد القاہر جرجانی وعلامہ ابن حاجب جمال الدّین کو کہتے ہیں۔

شیخین : (منطق) بوعلی سینا اور ابونصر فارابی کو کہتے ہیں۔

بَابُ الصّاد

صَابر: (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جو مصیبت و پریشانی کے وقت غیر اللہ سے شِکوہ نہ کرے۔

صاحبین: (فقہ) امام ابو یوسف و امام محمد رضی اللہ عنہما کو کہتے ہیں۔

صالح: (بمعنی نیک) اس انسان کو کہتے ہیں جو ہر شر و فساد سے محفوظ رہے۔

صائقہ: (بجلی کی کڑک) یا قرب قیامت کی اس ہولناک آواز کا نام ہے جس سے انسان پر غشی یا موت طاری ہو جائے گی۔

صبح صادق: اس روشنی کا نام ہے جو افق شرقی میں طلوع آفتاب سے پہلے دکھائی دیتی ہے

صبح کاذب: اس روشنی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے شرقاً و غرباً افق شرقی کے کچھ اوپر لمبائی میں نظر آتی ہے۔

صحابی: ان خوش نصیب مومنین کو کہتے ہیں جنہیں ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہو اور ایمان ہی کے ساتھ دُنیا سے گئے ہوں۔

صبر: تکلیف و مصیبت کے وقت غیر اللہ سے شکایت نہ کرنا صبر ہے۔

صبر: مصیبت و پریشانی کے وقت نفس کو گریہ وزاری سے روکنا صبر ہے۔

صحیح: (نحو) وہ کلمہ ہے جس کے آخر میں حرف علت نہ ہو۔ جیسے زید وغیرہ۔

صحیح: (صرف اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلیہ کی جگہ کوئی حرفِ علت، ہمزہ، اور ایک جنس کے دو حرف نہ ہوں جیسے لفظ ضَرَبَ۔

صحاح: (حدیث) حدیث کی ان کتابوں کو کہتے ہیں جن کے مصنفین نے صرف صحیح حدیثوں کے درج کرنے کا التزام کیا ہو۔ جیسے صحاح ستہ۔

صدق: اس خبر کو کہتے ہیں جو واقع کے مطابق ہو۔ جیسے آسمان ہمارے اوپر ہے۔

صدقہ: رضائے الٰہی کے لئے کسی کو کچھ دینا صدقہ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

صریح: وہ لفظ ہے جس کی مراد سامع کے لئے ظاہر ہو۔ جیسے لفظ طلاق وغیرہ
صفت: وہ تابع ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو متبوع یا اس کے متعلق میں موجود ہے۔
صفت شبہ: وہ کلمہ ہے جو فعل لازم سے مشتق ہوا اور وہ معنیٰ ثبوت پر دلالت کرے۔ جیسے زیدٌ حسن میں حسن صفت مشبہ ہے۔
صفیر: لغۃً ہونٹوں سے سیٹی بجانا۔ اصطلاحًا حروف کی ادائیگی کے وقت آواز کا سیٹی کے مثل نکالنا صفیر کہلاتا ہے۔ جیسے مس کی سین۔
صلح: لغۃً منازعت کے بعد مصالحت کا نام ہے۔ شرعًا اس عقد کا نام ہے جس سے نزاع دور ہو جائے۔
صناعت: نفس میں ایسا ملکہ پیدا ہونا جس کی وجہ سے افعال اختیاریہ بغیر فکر و تامل کے صادر ہوں۔
صواب: امر ثابت کو کہتے ہیں جس کے انکار کی گنجائش نہ ہو۔ (فائدہ) صواب اور خطا دونوں کا استعمال مسئلہ اجتہادی میں اور حق و باطل کا استعمال مسئلہ اعتقادات میں ہوتا ہے۔
صوفیہ: اہل شرع کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو ریاضت و مجاہدہ سے اپنے قلوب کی صفائی کرتے ہیں۔ اور رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔
صورتِ نوعیہ: اس جوہر کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے جسم باعتبار انواع ایک دوسرے سے ممتاز ہو جائے۔
صورتِ جسمیہ: وہ جوہر ہے جو تینوں جہتوں میں بالذات اور حقیقۃً تقسیم قبول کرے۔
صوم: لغۃً رکھنا۔ شرعًا مسلمان کا بنیت عبادت صبح صادق سے غروب آفتاب تک اپنے آپ کو قصدًا کھانے، پینے اور جماع سے روکے رکھنا روزہ ہے۔
صنم: اس تصویر کو کہتے ہیں جو لکڑی، سونا، چاندی، پیتل وغیرہ دھاتوں سے کسی انسان و حیوان کی مجسم شکل بنالی جائے۔ (فتاویٰ اجملیہ)

بَابُ الضّاد

ضبطِ قلب: کسی سے سُنی ہوئی یا پڑھی ہوئی بات یا حدیث کو اس طرح ذہن نشین کرلینا کہ وقت ضرورت بیان کی جاسکے۔ اُسے ضبطِ قلب کہتے ہیں۔

ضبطِ کتاب: کسی سے سُنی ہوئی یا پڑھی ہوئی باتوں یا حدیثوں کو کاپی میں لکھ لینا اور کاپی کو اپنی حفاظت میں رکھنا کہ کوئی شخص اس میں ردّو بدل نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ وہ بات یا حدیث دوسرے کو بتادی جائے۔ ضبط کتاب کہتے ہیں۔

ضدّین: ان دو وجودی شئی کو کہتے ہیں جن کا ایک ساتھ محل واحد میں پایا جانا محال ہو جیسے سواد و بیاض۔

ضروریاتِ دین: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کے علم میں عوام وخواص برابر شریک ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ)

ضرورت: (شرع) جس چیز کے بغیر گزارہ نہ ہو سکے وہ ضرورت ہے۔ جیسے اتنا کھانا یا اتنا کپڑا کہ ادائے فرض ہو سکے ضرورت ہے۔

(فائدہ) یہ بات مرتبۂ فرض میں ہوتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

ضرورت: (منطق) نسبتِ محمول کا موضوع سے جدائیگی محال ہونا ضرورت ہے۔

" بلفظ دیگر۔ ایک شئی کا دوسری شئی سے انفکاک محال ہونے کا نام ضرورت ہے جیسے کل انسان حیوان بالضرورۃ میں حیوان کا انسان سے جدا ہونا محال ہے

ضعفِ تالیف: جس کلام کی ترکیب، نحوی قاعدہ قانون کے خلاف ہو وہ ضعفِ تالیف ہے۔ جیسے ضَرَبَ غُلامُہٗ زَیْدًا میں ضعفِ تالیف ہے۔

ضعیف: جس چیز کا ثبوت متحقق نہ ہو اُسے ضعیف کہتے ہیں۔

ضمار: اس مال کو کہتے ہیں جس سے نفع کی اُمید نہ ہو۔ جیسے مال مغصوب اور مال محجود جبکہ اس پر گواہ نہ ہو۔

ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلم و مخاطب پر دلالت کرے یا ایسے غائب پر جس کا ذکر حقیقتاً یا حکماً پہلے ہو چکا ہو۔

باب الطاء

طاعت: رضامندی سے کسی کی فرماں برداری کرنا طاعت ہے۔
طاعت: اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی فرماں برداری کرنا طاعت ہے۔
طاھر: بمعنیٰ پاک۔ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس میں نجاست کا حکم نہ ہو۔
طاھرین: ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ امور شریعت و طریقت کی مخالفت سے محفوظ رکھے۔
طباق وتضاد: (بدیع) کسی کلام میں دو ایسے الفاظ کا استعمال کرنا جن کے معنیٰ ایک دوسرے کی ضد ہوں خواہ وہ دونوں اسم ہوں یا دونوں فعل یا دونوں حرف یا مختلف ہوں جیسے ان آیتوں میں طباق وتضاد ہے۔ یحیی ویمیت وَتحسَبُھُمْ اَیقَاضًا وَھُمْ رقود۔ اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے ان شعروں میں طباق وتضاد ہے ؎

وہ کمال حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

نامہ سے رضا کے آب مٹ جاؤ بُرے کاموں
دیکھو مرے پلّے پہ وہ اچھے میاں آیا

اوّل شعر میں کمال و نقص ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ دوسرے شعر میں بُرے اور اچھے ایک دوسرے کی ضد ہیں۔
طبعیّة مطلقه: اس ماہیت کو کہتے ہیں جس میں اطلاق و عموم کی قید ملحوظ ہو۔ اور اس کی طرف افراد کے احکام سرایت نہ کریں۔

طبعیہ : اس قضیہ حملیہ کو کہتے ہیں جس کا موضوع کلی ہو اور حکم نفس حقیقت پر ہو جیسے الانسان نوعٌ۔

طرفین : (فقہ) امام اعظم و امام محمد رضی اللہ عنہما کو کہتے ہیں۔

طریقت : اس راستہ کو کہتے ہیں جس سے طالبین حضرات اپنے مرشدین کی پیروی کرتے ہوئے قرب خداوندی حاصل کرتے ہیں۔

طریقت : حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے افعال کو طریقت کہتے ہیں (فتاویٰ رضویہ)

طلاق : لغۃً رفع قید کو کہتے ہیں۔ شرعاً ملک نکاح کو الفاظ مخصوص کے ذریعہ زائل کرنا طلاق ہے۔

طلاق بائن : وہ طلاق ہے جس میں عورت فوراً نکاح سے نکل جائے۔

طلاق رجعی : وہ طلاق ہے جس میں عورت عدّت کے بعد نکاح سے نکل سکے۔

طلاق مغلّظ : وہ طلاق ہے جس میں عورت فوراً نکاح سے اس طرح نکل جائے کہ بغیر حلالہ شوہر اوّل کے لئے حلال نہ رہے۔

طول البلد : مبدأ طول سے مشرق یا مغرب کی طرف معدل النہار کے اس نقطہ کی دوری کو کہتے ہیں جو کسی بلد کے دائرہ نصف النہار کے فوقانی حصہ سے مماس ہو۔

طہور : اس چیز کو کہتے ہیں جو خود پاک ہو اور دوسرے کو پاک کردے۔

طیّب : اس جائز الاستعمال پاک چیز کو کہتے ہیں جس میں کسی جہت سے نقصان نہ ہو۔ (الملفوظ)

طیّب : اس چیز کو کہتے ہیں جس کے استعمال پر قلب مطمئن ہو۔

(فائدہ) طاہر عام ہے، حلال اس سے خاص، طیّب اس سے بھی خاص ہے جیسے مٹی طاہر ہے حلال نہیں۔ گوشت کا چھیچھڑا حلال ہے طیّب نہیں۔ پانی، دودھ، گوشت وغیرہ حلال وطیّب دونوں ہے۔ (الملفوظ)

بابُ الظّاء

ظاھر: اس کلام کو کہتے ہیں جس میں کسی طرح کی پوشیدگی نہ ہو محض سنتے ہی مراد ظاہر ہو جائے۔ فکر و تامل کی ضرورت نہ پڑے جیسے اَحَلَّ اللّٰہُ البَیْعَ وحَرَّمَ الرِّبٰوا

ظرف: اس اسم کو کہتے ہیں جو زمان و مکان پر دلالت کرے۔ جیسے لفظ یوم۔ غداً

ظرف: اس موجود مستقل کو کہتے ہیں جس میں کوئی موجود مستقل یا غیر مستقل چیز وارد ہو (فائدہ) نحوی حضرات جار مجرور کو بھی ظرف کہتے ہیں۔

ظرف لغو: جس ظرف کا متعلق مذکور ہو اسے ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے ضرب زیدٌ فی الدار۔

ظرفِ مستقر: جس ظرف کا متعلق مذکور نہ ہو اُسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔ جیسے زیدٌ فی الدار۔ (فائدہ) دونوں کی وجہ تسمیہ۔ ظرف لغو کو لغو اس لئے کہتے ہیں کہ یہ ظرف عمل سے خالی ہو کر بیکار ہو جاتا ہے اسی لئے یہ لغو کہلاتا ہے۔ ظرف مستقر کو مستقر اس لئے کہتے ہیں کہ عامل محذوف کی ضمیر مستتر منتقل ہو کر اس میں آجاتی ہے تو یہ ظرف اس کے لئے جائے قرار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں لفظ مستقر اسم ظرف ہوگا یا یہ وجہ ہے کہ ظرف عامل محذوف کے قائم مقام ہے تو یہ ظرف عامل کی جگہ مستقر ہوا اس صورت میں یہ اسم فاعل ہے۔

ظلم: لغۃً کسی شیٔ کو غیر محل میں رکھنا شرعاً دوسرے کی ملک میں ناحق تصرف کرنا ظلم ہے۔

ظن: کسی چیز کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا جو جازم نہ ہو اُسے ظن کہتے ہیں۔ بلفظ دیگر۔ ایسے اعتقاد کو کہتے ہیں جو غیر جازم ہو۔

ظہار: اپنی بیوی یا اس کے کسی جزء شائع یا ایسے جزء کو جس سے کل مراد ہوتا ہو۔ محرمات ابدیہ یا ان کے کسی ایسے عضو مخصوص سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہے ظہار ہے۔ مثلاً یوں کہے تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے، یا تمہارا سر میری ماں کی طرح ہے۔

بَابُ العین

عاد اعظم : اس عدد کو کہتے ہیں جو دو عددوں کو پورا پورا تقسیم کر دے اور اس سے بڑا کوئی ایسا عدد نہ ہو جو ان دونوں عددوں کو پورا پورا تقسیم کر سکے جیسے ۱۶-۲۰ کا عاد اعظم چار ہے۔

عادل (فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہ کبیرہ سے پرہیز کرتا ہو اور گناہ صغیرہ کا اصرار نہ کرتا ہو اور اس کی صلاح اس کے فساد سے زیادہ ہو اور اس کا صواب اس کی خطا سے اکثر ہو۔ (اجمل المقال)

عادل : بلفظِ دیگر۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو گناہ کبیرہ اور اصرارِ صغیرہ سے پرہیز کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو تہذیب و مروّت کے خلاف ہو۔

عادل : (حدیث) اس شخص کو کہتے ہیں جس کو ایسی قوت راسخہ نصیب ہوئی ہو جس نے اس کو تقویٰ اور مروّت پر قائم کر دیا ہو۔ (فائدہ) تینوں تعریف کا ماحصل ایک ہی ہے، البتّہ عادل لروایت اور شہادت میں کچھ فرق ہے۔ عادل روایت عام ہے یعنی روایت حدیث کے لئے جو عادل ہونا شرط ہے اس سے مراد عام ہے آزاد اور غلام دونوں کو شامل ہے بخلاف عادل شہادت کہ وہ آزاد کے ساتھ خاص ہے عبد کو شامل نہیں۔ (بشیر القاری)

عارف : (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات و اسماء و افعال کا مشاہدہ کرے۔

عارف : " بلفظ دیگر۔ اس صاحبِ بصیرت انسان کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات و اسماء و افعال کا مشاہدہ کرایا ہو۔

عالِم : اس شخص کو کہتے ہیں جو عقائد سے پورے طور پر آگاہ اور مستقل ہو اور کسی کی

مدد کے بغیر اپنی ضروریات کو کتاب سے استخراج کر سکے۔ (الملفوظ)

عَالِم: (تصوف) وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات و صفات کا علم یقینی عطا کیا ہو۔

عَالَم: اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے ماسوا تمام جواہر و اعراض کو عالَم کہتے ہیں۔

عام: وہ لفظ ہے جو ایک وقت میں کئی افراد کو شامل ہو خواہ شمول لفظاً ہو یا معناً ہو۔

〃 : بلفظ دیگر۔ اس لفظ کو کہتے ہیں جو افراد کی ایک جماعت کو شامل ہو۔ جیسے مسلمون۔ من و ما۔

عَامل: (نحو) وہ شئی ہے جس کے ذریعہ کلمہ کے آخر میں کوئی مخصوص اعراب پیدا ہو۔

عامل لفظی: وہ عامل ہے جس کا زبان سے تلفّظ ہو سکے۔ جیسے ضرب۔ اِنّ وغیرہ۔

عامل معنوی: وہ عامل ہے جس کا زبان سے تلفّظ نہ ہو سکے۔ جیسے ابتداء کہ مبتدا و خبر کا عامل ہے۔

عامل قیاسی: اس عامل لفظی کو کہتے ہیں جس کے جزئیات کا انحصار نہ ہو سکے۔ جیسے فعل، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ۔

عامل سماعی: وہ عامل لفظی ہے جس کا انحصار ممکن ہو۔ جیسے حروف جارہ۔ حروف مشبہ بالفعل وغیرہ۔

عامل: (فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جسے حاکم وقت نے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا ہو۔

عبادت: مکلّف کے اس فعل کو کہتے ہیں جو خواہش نفس کے خلاف اپنے رب کی تعظیم کے لئے ہو۔ (التعریفات)

عبادت: اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کے لئے اظہار خشوع کرنا عبادت ہے (تفسیر کبیر)

عبادت: انتہائی خضوع و تذلل کے اظہار کا نام عبادت ہے۔ (بیضاوی شریف)

عبادت: اس چیز کو کہتے ہیں جو نیت پر موقوف ہو اور اس کے کرنے پر ثواب ہو (ردالمحتار)

عبادت: کسی کو اقصیٰ غایات تعظیم کا مستحق جان کر اس کی تعظیم بجالانا عبادت ہے (فتاویٰ رضویہ)

مدد کے بغیر اپنی ضروریات کو کتاب سے استخراج کر سکے۔ (الملفوظ)

عَالِم : (تصوّف) وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات وصفات کا علم یقینی عطا کیا ہو۔

عَالَم : اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے ماسوا تمام جواہر و اعراض کو عالَم کہتے ہیں۔

عام : وہ لفظ ہے جو ایک وقت میں کئی افراد کو شامل ہو خواہ شمول لفظاً ہو یا معناً ہو۔

〃 : بلفظ دیگر۔ اس لفظ کو کہتے ہیں جو افراد کی ایک جماعت کو شامل ہو۔ جیسے مسلمون۔ من و ما۔

عَامل : (نحو) وہ شئی ہے جس کے ذریعہ کلمہ کے آخر میں کوئی مخصوص اعراب پیدا ہو۔

عامل لفظی : وہ عامل ہے جس کا زبان سے تلفّظ ہو سکے۔ جیسے ضرب۔ اِنّ وغیرہ۔

عامل معنوی : وہ عامل ہے جس کا زبان سے تلفّظ نہ ہو سکے۔ جیسے ابتداء کہ مبتدا وخبر کا عامل ہے۔

عامل قیاسی : اس عامل لفظی کو کہتے ہیں جس کے جزئیات کا انحصار نہ ہو سکے۔ جیسے فعل، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ۔

عامل سماعی : وہ عامل لفظی ہے جس کا انحصار ممکن ہو۔ جیسے حروف جارہ۔ حروف مشبہ بالفعل وغیرہ۔

عامل : (فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جسے حاکم وقت نے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کیا ہو۔

عبادت : مکلّف کے اس فعل کو کہتے ہیں جو خواہش نفس کے خلاف اپنے رب کی تعظیم کے لئے ہو۔ (التعریفات)

عبادت : اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کے لئے اظہار خشوع کرنا عبادت ہے (تفسیر کبیر)

عبادت : انتہائی خضوع و تذلل کے اظہار کا نام عبادت ہے۔ (بیضاوی شریف)

عبادت : اس چیز کو کہتے ہیں جو نیت پر موقوف ہو اور اس کے کرنے پر ثواب ہو (ردالمحتار)

عبادت : کسی کو اقصیٰ غایات تعظیم کا مستحق جان کر اس کی تعظیم بجالانا عبادت ہے (فتاویٰ رضویہ)

عبث : غیر مفید کام کا ارتکاب کرنا عبث ہے۔ (تعریفات جرجانی)
عبث : اس فعل کو کہتے ہیں جس کی غرض صحیح نہ ہو۔ (مفردات راغب)
عبث : ہر بے لذّت کام کو عبث کہتے ہیں۔ (جوہرنیرہ)
عبث : بے ہودہ و بے معنیٰ کام کو عبث کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)
(نوٹ :) ان دونوں چیزوں کی تعریفات کی تفصیل فتاویٰ رضویہ میں ملاحظہ کریں۔
عتاب : اس سزا کو کہتے ہیں جو بطور تادیب محبوبین سے ناپسندیدہ امور کے صدور پر دی جائے یا محبوبین سے ناپسندیدہ امور کے صادر ہونے پر جو سزا دی جائے اُسے عتاب کہتے ہیں۔
عتق : لغۃً۔ قوت۔ شرعًا وہ قوت حکمیہ ہے جس کے ذریعہ انسان تصرّفات کا اہل ہو جاتے۔
عتہ : وہ آفت سماویہ ہے جو انسانی عقل میں خلل و فتور کا باعث ہو اور اس کی وجہ سے بغیر ربط و تعلق کام کرے۔
عدّت : نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا دوسرے نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدّت ہے۔
عدالت : اس کیفیت راسخہ کو کہتے ہیں جو نفس کو تقویٰ اور مروّت کے التزام پر آمادہ کرے۔ (بشیر القاری)
عدل : افراط و تفریط کے درمیان امر متوسّط کا نام عدل ہے۔
عدل : اس اسم کو کہتے ہیں جس کا مادہ باقی ہو اور قاعدہ صرفی کے بغیر اپنا اصلی صیغہ چھوڑ کر دوسرا صیغہ اختیار کئے ہوتے ہو۔ جیسے عُمَر و زُفَر میں عدل ہے۔
عدل تحقیقی : اس عدل کو کہتے ہیں جس کا معدول عنہ محقق ہو اور اس کے وجود پر عدل کے غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ کوئی دلیل قائم ہو جیسے ثلٰث و مثلّث میں عدل تحقیقی ہے۔
عدل تقدیری : اس عدل کو کہتے ہیں جس کا معدول عنہ مفروض ہو اور اس کے

وجود پر عدل کے غیر منصرف پڑھنے کے علاوہ کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ جیسے عُمَر و زُفر میں عدل تقدیری ہے۔

عرش : مخلوقات میں سب سے بڑے جسم کو کہتے ہیں جو حرکت وسکون کے قابل ہے جس کی مثال ایسی ہے کہ ساتوں آسمان وزمین کرسی کے آگے اس طرح ہیں جیسے کسی بیابان میں ایک حلقہ پڑا ہو۔ اور کرسی عرش کے سامنے اس طرح ہے جیسے لق ودق میدان میں ایک حلقہ پڑا ہو۔ (الملفوظ)

عرض : اس ممکن کو کہتے ہیں جو اپنے پائے جانے میں کسی موضوع کا محتاج ہو

عرض عام : اس کلی عرضی کو کہتے ہیں جو چند حقیقتوں کے افراد میں پائی جائے۔ جیسے ماشی وغیرہ۔

عرض البلد : معدل النہار سے سمت الراس کی دُوری کو کہتے ہیں جس کی مقدار دائرۂ نصف النہار کی وہ اقصر قوس ہے جو معدل النہار اور سمت الراس کے درمیان یا معدل النہار اور سمت القدم کے درمیان یا قطب معدل اور افق کے درمیان ہے۔

عزل : مرد کا بوقت جماع اپنے عضو کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرنا عزل ہے۔

عزیمت : ان احکام کو کہتے ہیں جن کی مشروعیت کسی عوارض کے سبب سے نہ ہوئی ہو۔ بلکہ بذات خود ایسا ہی مشروع ہو۔ جیسے حالت سفر میں مسافر پر دو ہی رکعت نماز فرض ہونا عزیمت ہے۔

عصبہ : (فرائض) اس وارث کو کہتے ہیں جو ذوی الفروض کو دینے کے بعد بچے ہوئے مال کا مستحق ہو اور ذوی الفروض نہ ہونے کی صورت میں پورے مال کا مالک ہو جائے

عصبہ بنفسہ : وہ مذکر ہے جس کی میت کی طرف نسبت کرنے میں عورت کا واسطہ نہ ہو جیسے باپ دادا وغیرہ۔

عصبہ مع غیرہ۔ وہ عورت ہے جو ذوی الفروض میں سے ہو اور اس کو کوئی دوسری

عورت (جس کا حصّہ نصف یا ثلثان ہے) عصبہ بنا دے۔ جیسے اخت مع البنت
عصبہ لغیرہ : وہ عورت ہے جو ذوی الفروض میں سے ہو (یعنی جس کا حصّہ نصف یا ثلثان ہے) اس کو کوئی مرد عصبہ بنا دے۔ جیسے بنت مع الابن۔
عصمت : انبیاء و ملائکہ کی اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے گناہوں کا صدور شرعاً محال ہو۔
عصمت مال : مال کا اس طرح محفوظ و محترم ہونا کہ اس میں بلا اجازت دوسرے کا تصرّف کرنا حرام و ناجائز ہو
عفّت : کسی شخص میں ایسی حالت کا پیدا ہو جانا جو اسے خواہشات نفسانی سے باز رکھے عفّت کہتے ہیں۔
عفیفہ : اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نہ کوئی بدفعلی ہوئی ہو اور نہ وہ اس کے ساتھ متّہم ہو۔
عقرب : (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے آٹھویں برج کو کہتے ہیں جو بچھّو کی شکل میں ہے۔
عقاب : اس دائمی عذاب کو کہتے ہیں جو لطف وکرم سے خالی ہو۔
عقل : (فلسفہ) اس جوہر بسیط کو کہتے ہیں جو مادّہ سے مجرّد ہو اور امور کلیہ کا ادراک کرے۔
عقل : (شرع) اس رُوحانی نور کو کہتے ہیں جس سے غیر مدرک اشیاء کا ادراک ہو۔ (الملفوظ)
عکس مستوی : صدق وکیف باقی رکھتے ہوئے قضیہ کے جزء اوّل کو ثانی کی جگہ اور ثانی کو اوّل کی جگہ رکھنا عکس مستوی ہے جیسے کل انسان حیوان کا عکس بعض الحیوان انسان ہے۔
عکس نقیض : صدق وکیف باقی رکھتے ہوئے قضیہ کی جزء اوّل کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزء اوّل کی جگہ رکھنا عکس نقیض ہے۔ جیسے کل انسان حیوان کا عکس نقیض کل لاحیوان لا انسانُ ہے۔

عورت (جس کا حصہ نصف یا ثلثان ہے) عصبہ بنادے۔ جیسے اخت مع البنت

عصبہ لغیرہ : وہ عورت ہے جو ذوی الفروض میں سے ہو (یعنی جس کا حصہ نصف یا ثلثان ہے) اس کو کوئی مرد عصبہ بنادے۔ جیسے بنت مع الابن۔

عصمت : انبیاء و ملائکہ کی اس صفت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے ان سے گناہوں کا صدور شرعاً محال ہو۔

عصمت مال : مال کا اس طرح محفوظ و محترم ہونا کہ اس میں بلا اجازت دوسرے کا تصرف کرنا حرام و ناجائز ہو

عفت : کسی شخص میں ایسی حالت کا پیدا ہوجانا جو اسے خواہشات نفسانی سے باز رکھے عفت کہتے ہیں۔

عفیفہ : اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ نہ کوئی بدفعلی ہوئی ہو اور نہ وہ اس کے ساتھ متہم ہو۔

عقوب : (نجوم) آسمان کے بارہ برجوں میں سے آٹھویں برج کو کہتے ہیں جو بچھو کی شکل میں ہے۔

عقاب : اس دائمی عذاب کو کہتے ہیں جو لطف و کرم سے خالی ہو۔

عقل : (فلسفہ) اس جوہر بسیط کو کہتے ہیں جو مادہ سے مجرد ہو اور امور کلیہ کا ادراک کرے۔

عقل : (شرع) اس روحانی نور کو کہتے ہیں جس سے غیر مدرک اشیاء کا ادراک ہو۔ (الملفوظ)

عکس مستوی : صدق و کیف باقی رکھتے ہوئے قضیہ کے جزء اول کو ثانی کی جگہ اور ثانی کو اول کی جگہ رکھنا عکس مستوی ہے جیسے کل انسان حیوان کا عکس بعض الحیوان انسان ہے۔

عکس نقیض : صدق و کیف باقی رکھتے ہوئے قضیہ کی جزء اول کی نقیض کو جزء ثانی کی جگہ اور جزء ثانی کی نقیض کو جزء اول کی جگہ رکھنا عکس نقیض ہے۔ جیسے کل انسان حیوان کا عکس نقیض کل لاحیوان لا انسانٌ ہے۔

عکس (بدیع) کسی کلام میں جو ٹکڑا مقدم ہو اس کو مؤخر اور جو مؤخر ہو اس کو مقدم کردینا عکس ہے۔ جیسے کلام باری تعالیٰ میں ہے یخرج الحیّ من المیت ویخرج المیّت من الحیّ۔

اور اردو کے اس شعر میں عکس ہے ؎

خفا کیوں صنم ہے نہیں بھید کھلتا ؞ نہیں بھید کھلتا خفا کیوں صنم ہے

علّت: جس کی طرف شئے اپنی ماہیت یا وجود میں محتاج ہو وہ علّت ہے۔

علّت: (اصول فقہ) جس شئے کی وجہ سے حکم وجوبی طور پر ہو جائے اس شئے کو علّت کہتے ہیں جیسے مطلق بیع ثمن ومبیع پر ملکیّت حاصل ہونے کی علّت ہے۔

بلفظ دیگر۔ جس کی طرف وجوب حکم بلا واسطہ منسوب ہو وہ علّت ہے۔

علّت تامہ: اس علّت کو کہتے ہیں جس کے علاوہ کسی چیز پر معلول کا وجود موقوف نہ ہو جیسے واجب تعالیٰ عقل اوّل کے لئے یا طلوع شمس وجود نہار کے لئے علّت ہے۔

علّت فاعلی: معلول کے موجد کو علّت فاعلی کہتے ہیں۔ جیسے گھر کے لئے معمار علّت فاعلی ہے۔

علّت مادی: معلول کے اس جز کو کہتے ہیں جس سے معلول کا وجود بالقوہ ہو جیسے صندوق کے لئے لکڑی کے ٹکڑے۔

علّت صوری: معلول کے اس جز کو کہتے ہیں جس سے معلول کا وجود بالفعل ہو جاتے جیسے صندوق کے لئے مخصوص ہیئات علّت صوری ہے

علّت غائی: اس اثر کو کہتے ہیں جو فاعل کے فعل کا باعث ہو۔ جیسے مکان کے لئے اغراض مخصوصہ علّت غائی ہے۔

علامت: جو چیز صرف وجود حکم کی معرفت کرا دے اور اس سے حکم وجودی یا وجوبی طور پر متعلق نہ ہو اُسے علامت کہتے ہیں۔ جیسے زانی کا محصن ہونا رجم کی علامت ہے۔

علل: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ فلاں حدیث میں یہ علّت یا یہ خرابی پائی جاتی ہے۔

علّامہ: اس عالم کو کہتے ہیں جو تمام عقلیہ و نقلیہ میں ماہر ہو۔

علم: وہ اسم ہے جو ذاتِ معین پر دلالت کرے اور اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد لینے کی گنجائش نہ ہو جیسے زید، عمر، دہلی وغیرہ۔

عَلم جنس: وہ اسم ہے جو افراد پر صادق ہونے کی حیثیت سے ماہیت معہودہ کے لئے موضوع ہو۔

علم الیقین: کسی چیز کے بارے میں ایسا یقین کامل حاصل ہونا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے علم الیقین کہلاتا ہے۔ جیسے آگ کے جلانے کا علم علم الیقین ہے۔
بلفظ دیگر۔ کسی چیز کو کمال یقین کے ساتھ جاننا کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہ رہے علم الیقین ہے۔

عموم وخصوص مطلق: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں کہ جن میں فقط ایک جانب سے صدق کلی ہو۔ یعنی ایک کلی دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق آئے اور دوسری کلی اس کلی کے صرف بعض فرد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و حیوان میں عموم وخصوص مطلق ہے۔

عموم وخصوص من وجہ: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ہر کلی دوسری کلی کے صرف بعض ہی فرد پر صادق آئے جیسے حیوان و ابیض میں عموم وخصوص من وجہ ہے۔

عنصر: شی کا وہ جز ہے جس سے مختلف الطبائع اجسام مرکب ہوں یعنی پانی مٹی، ہوا۔ آگ میں سے ہر ایک کو عنصر کہتے ہیں۔

عنصر ثقیل: جس کی حرکت نیچے کی طرف ہو وہ عنصر ثقیل ہے۔ جیسے پانی، مٹی۔

عنصر خفیف: جس چیز کی حرکت اوپر کی طرف ہو وہ عنصر خفیف ہے جیسے آگ، ہوا

علل: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ فلاں حدیث میں یہ علّت یا یہ خرابی پائی جاتی ہے۔

علّامہ: اس عالم کو کہتے ہیں جو تمام عقلیہ و نقلیہ میں ماہر ہو۔

علم: وہ اسم ہے جو ذاتِ معین پر دلالت کرے اور اس کے علاوہ کوئی دوسری چیز مراد لینے کی گنجائش نہ ہو جیسے زید، عمر، دہلی وغیرہ۔

عَلم جنس: وہ اسم ہے جو افراد پر صادق ہونے کی حیثیت سے ماہیت معہودہ کے لئے موضوع ہو۔

علم الیقین: کسی چیز کے بارے میں ایسا یقین کامل حاصل ہونا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے علم الیقین کہلاتا ہے۔ جیسے آگ کے جلانے کا علم علم الیقین ہے۔

بلفظ دیگر کسی چیز کو کمال یقین کے ساتھ جاننا کہ اس میں کوئی شک وشبہ نہ رہے علم الیقین ہے۔

عموم وخصوص مطلق: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں کہ جن میں فقط ایک جانب سے صدق کلی ہو۔ یعنی ایک کلی دوسری کلی کے ہر فرد پر صادق آئے اور دوسری کلی اس کلی کے صرف بعض فرد پر صادق آئے۔ جیسے انسان و حیوان میں عموم وخصوص مطلق ہے۔

عموم وخصوص من وجہ: ان دو کلیوں کی نسبت کو کہتے ہیں جن میں سے ہر کلی دوسری کلی کے صرف بعض ہی فرد پر صادق آئے جیسے حیوان و ابیض میں عموم وخصوص من وجہ ہے۔

عنصر: شی کا وہ جزء ہے جس سے مختلف الطبائع اجسام مرکب ہوں یعنی پانی مٹی، ہوا۔ آگ میں سے ہر ایک کو عنصر کہتے ہیں۔

عنصر ثقیل: جس کی حرکت نیچے کی طرف ہو وہ عنصر ثقیل ہے۔ جیسے پانی، مٹی۔

عنصر خفیف: جس چیز کی حرکت اوپر کی طرف ہو وہ عنصر خفیف ہے جیسے آگ، ہوا

عنیٖن: اس شخص کو کہتے ہیں جس کا عضوِ تناسل موجود ہو لیکن وہ زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔

عوارضِ سماویہ: ان عوارض کو کہتے ہیں جن کے وجود میں بندے کی قدرت کو کچھ دخل نہ ہو بلکہ وہ شارع کی طرف سے بندے کو لاحق ہو۔ (فائدہ) عوارض سماویہ گیارہ ہیں: (۱) صغر (۲) جنون (۳) عتہ (۴) نسیان (۵) نوم (۶) اغماء (۷) رق (۸) مرض (۹) حیض (۱۰) نفاس (۱۱) موت۔

عوارضِ مکتسبہ: ان عوارض کو کہتے ہیں جن کے وجود میں بندے کے کسب کو دخل ہو۔ (فائدہ) عوارض مکتسبہ سات ہیں: (۱) جہل (۲) سکر (۳) ہزل (۴) سفہ (۵) خطاء (۶) اکراہ (۷) سفر۔

عوارض: (منطق) ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو شیَ سے خارج اور شی پر محمول ہو۔

عوارضِ ذاتیہ: وہ عوارض ہیں جو شیَ کو بالذات یا بواسطہ جزیا خارجِ مساوی کے واسطہ سے لاحق ہوں جیسے الانسان متعجب میں تعجب انسان کو بالذات لاحق ہے اور الانسان متکلم" میں تکلم انسان کو ناطق کے واسطہ سے لاحق ہے اور ناطق انسان کا جزء ہے۔ اور الانسان ضاحک میں ضحک انسان کو متعجب کے واسطہ سے لاحق ہے اور متعجب انسان کا خارج مساوی ہے۔

عوارضِ غریبہ: ان عوارض کو کہتے ہیں جو شیَ کو خارج عام یا خاص یا امر مبائن کے واسطے سے لاحق ہوں جیسے الابیض متحرک میں حرکت ابیض کو جسم کے واسطہ سے لاحق ہے اور جسم ابیض سے عام ہے اور بعض الحیوان ضاحک میں ضحک حیوان کو انسان کے واسطہ سے عارض ہے اور انسان حیوان سے خاص ہے۔ الماء حارۃ میں حرارت پانی کو آگ کے واسطہ سے عارض ہے اور پانی آگ کا مباتن ہے۔

عَوْل: ذوی الفروض کا سہام مخرج مسئلہ سے بڑھ جانے کی صورت میں مجموعۂ سہام کو مخرج قرار دینا عَول کہلاتا ہے۔ جیسے اس مسئلہ میں چوبیس کا عول ستائیس ہے

مثال۔ مسئلہ ۲۴ عول ۲۷ بیوی بنت بنت اب ام
۳ ۸ ۸ ۴ ۴

بَابُ الغین

غارم: اس شخص کو کہتے ہیں جس پر اتنا دین ہو کہ وہ خود ادا کرنے سے قاصر ہو۔
غرابۃ: کسی لفظ میں ایسی اجنبیت طاری ہونا جس کا معنیٰ ظاہر نہ ہوتا ہو۔ جیسے لفظ مسرج میں غرابۃ ہے۔
غایۃ: اس اثر کو کہتے ہیں جو فاعل کے فعل پر مرتب ہو۔ (فائدہ) فعل پر جو اثر مرتب ہوتا ہے اگر فاعل کے فعل کا باعث نہ ہو تو اس اثر کو فائدہ اور غایت کہتے ہیں اگر وہ اثر فاعل کے فعل کا باعث ہو تو اس اثر کو فاعل کی غرض اور فعل کی علت غائی کہتے ہیں۔ مثلاً تادیب ضارب کی غرض اور ضرب کی علت غائی ہے۔
غریبہ: (حدیث) حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں فقط ایک تلمیذ کے تفردات مذکور ہوں۔
غزل: اس نظم کو کہتے ہیں جس میں حسن و عشق۔ اخلاق و تصوّف، فنا و معرفت وغیرہ مضامین ہوں اور ہر شعر الگ مضمون کا ہو۔ جیسے اعلیٰ حضرت کی یہ نعتیہ غزل ؎

یاد میں جس کی نہیں ہوش تن و جاں ہم کو
پھر دکھادے وہ رُخ اے مہر فروزاں ہم کو

غصب: (مناظرہ) دوسرے کا منصب لے لینا غصب ہے۔ جیسے ناقل کا تصحیح نقل کی جگہ دلیل پیش کرنا غصب ہے۔
غصب: (فقہ) مال متقوم محترم منقول سے جائز قبضہ ہٹا کر نا جائز قبضہ کرنا غصب ہے

غصب : (عرفاً) دوسرے کی چیز ناحق زبردستی لینا غصب ہے۔
غفلت : وہ بھول ہے جو انسان پر قلّت شعور اور سوء ذہن کی بنا پر طاری ہو۔
غنیمت : اس مال کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطور قہر و غلبہ حاصل کیا جائے۔
غوث : اس ولی کامل کو کہتے ہیں جو مستجاب الدعوات ہو اور اپنے زمانے میں سب سے افضل اور خدا کا محبوب ہو۔ ان کا تصرّف زمین سے لے کر آسمان تک ہو لوگ مصائب و آلام میں ان کی طرف رجوع کرتے ہوں اور وہ سب کی رہنمائی اور نفع رسائی کرتے ہوں۔
غیبت : کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو (جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر کرنا پسند نہ کرے) برائی کے طور پر ذکر کرنا غیبت ہے۔
(فائدہ) اگر اس آدمی میں یہ باتیں نہ ہوں تو بہتان ہے۔
غیر قار : جن کے اجزاء وجود میں ایک ساتھ مجتمع نہ ہوں وہ غیر قار ہے۔ جیسے زمانہ حرکت وغیرہ۔
غیر منصرف : اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اسباب منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ہی سبب جو قائم مقام دو سبب کے ہو پایا جائے۔ جیسے عُمَرُ و زُفَرُ۔

غیر مفید : وہ مرکب ہے جس کے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسے غلام زید۔
غیر جازم : کسی چیز کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا جس کے خلاف کا ضعیف احتمال ہو وہ غیر جازم ہے۔
" بلفظ دیگر۔ اس اعتقاد کو کہتے ہیں جس کے خلاف کا ضعیف احتمال ہو جیسے ایک عادل کی خبر سے مات زیدٌ کا اعتقاد۔

بَابُ الفاء

فاسق : وہ شخص ہے جو گناہ کبیرہ اور اصرار صغیرہ کا مرتکب ہو کر حد شرع سے نکل جاتے یا وہ شخص ہے جو گناہ کبیرہ کرتا ہو یا گناہ صغیرہ پر مصر ہو۔

فاسد : جو اصل کے اعتبار سے صحیح اور وصف کے اعتبار سے غیر صحیح ہو اُسے فاسد کہتے ہیں جیسے باب بیع میں کہ کسی نے غلام کو اس شرط پر بیچا کہ مشتری اُسے آزاد کر دے گا تو یہ بیع باعتبار اصل درست ہے لیکن شرط فاسد کی وجہ سے بیع فاسد ہے۔

فاعل : اس اسم کو کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ایسا فعل ہو جو اس اسم کی طرف مسند ہو اور وہ فعل اس کی صفت ہو جیسے قام زیدٌ میں زید فاعل ہے۔

فاعل مختار : اس ذات کو کہتے ہیں جس سے فعل کا صدور قصد و ارادہ کے ساتھ ہو۔

فدیہ : کسی ناپسندیدہ امور کے لاحق ہونے کے خوف سے مخصوص بدل دے کر چھٹکارا حاصل کرنا فدیہ ہے۔

فرض : جس فعل کا لزوم ثبوت و دلالت کے لحاظ سے قطعی ہو اس کا ایک بار بھی قصداً چھوڑنا گناہ کبیرہ اور موجب استحقاق عذاب ہو اسے فرض کہتے ہیں (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

فرضِ عین : وہ فرض ہے جس کا کرنا ہر مکلف کے ذمہ انفرادی طور سے اس طرح لازم ہو کہ ایک کے کرنے سے دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہ ہو۔ جیسے نماز پنجگانہ، روزہ وغیرہ۔

فرض کفایہ : وہ فرض ہے جس کا بجالانا تمام مسلمانوں پر اس طرح لازم ہو کہ بعض کے بجالانے سے باقی حضرات کے ذمہ سے ساقط ہو جائے جیسے جہاد۔ صلوٰۃ جنازہ وغیرہ

فرضِ محض (حکمت) کسی شئ کو ایسی چیز مان لینا کہ جس سے اس کی حقیقت بدل جائے فرض محض ہے۔ جیسے کسی انسان کو ناہق مان لینا فرض محض ہے۔

فرع: خلافِ اصل کو کہتے ہیں یعنی جس کی بنیاد غیر پر ہو۔

فسق: لغۃً حد اعتدال سے نکل جانا، شرعاً کسی شخص کا گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے حدّ شرع سے نکل جانا فسق ہے۔ (فائدہ) فسق کے تین درجے ہیں
(۱) تغابی یہ ہے کہ آدمی بُرا جانتے ہوئے اتفاقاً کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہو جائے۔ جیسے اتفاقاً کوئی فرض نماز چھوڑ دے۔
(۲) انہماک یہ ہے کہ بچنے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے گناہ کبیرہ کا عادی بن جائے جیسے کوئی شخص شراب پینے کا عادی ہو جائے۔
(۳) جحود یہ ہے کہ کوئی شخص گناہ کبیرہ کو حلال اور درست سمجھ کر کرے۔ جیسے کوئی شخص شراب کو حلال سمجھ کر پیئے۔
(فائدہ) فسق جحود کا مرتکب ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔
نوٹ: گناہ صغیرہ کے اصرار کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے۔

فساد: کسی چیز کا اصلی حالت سے بدل جانا فساد ہے۔ جیسے پانی کا ہوا ہو جانا فساد ہے۔

فسادِ وضع: حکم کی علت ایسے وصف کو قرار دینا جو اس حکم کے لائق نہ ہو بلکہ اس حکم کی ضد کا مقتضی ہو فسادِ وضع کہلاتا ہے۔ جیسے شافعی حضرات کہتے ہیں کہ اگر میاں بیوی دونوں کافر ہوں اور ان میں سے کوئی ایک مشرف باسلام ہو جائے تو ایک کے مسلمان ہونے سے نکاح فاسد ہو جائے گا چونکہ اسلام لانا زوالِ ملک کی علت ہے حنفی حضرات کہتے ہیں اسلام زوالِ ملک کی علت نہیں بلکہ اسلام تو ملک کو بچانے والا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ جو بچانے والا ہو وہ زوال کی علت بن جائے۔

فصاحت فی المفرد: کلمہ کا تنافرِ حروف، غرابۃ، اور مخالفت قیاس سے خالی ہونا

فصاحت فی المفرد ہے۔ جیسے ضرب، زیدٌ، نُصر، عمُر وغیرہ۔

فصاحت فی الکلام: کلام کا ضعف تالیف، تنافر کلمات اور تعقید سے خالی ہونا فصاحت فی الکلام ہے۔ (فائدہ) اس کے ہر کلمہ کا فصیح ہونا بھی شرط ہے۔ جیسے زیدٌ کریمُ النفس۔

فصاحۃ فی المتکلم: متکلم میں ایسا ملکہ پیدا ہونا کہ وہ الفاظ فصیحہ کے ذریعہ مقصود کی تعبیر پر قادر ہو۔ یعنی ما فی الضمیر کو الفاظ فصیحہ سے ادا کر سکے۔

فصل: مسئلہ علمیہ کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جو ما قبل و ما بعد سے منفصل ہو۔

فصل: (منطق) وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت کا جزء ہو اور تمام مشترک نہ ہو جیسے حساس، ناطق، ناہق، فصل ہے۔

فصل قریب: کسی ماہیت کی فصل قریب وہ فصل ہے جو اس ماہیت کو تمام اغیار سے ممتاز کر دے جیسے انسان کے لئے ناطق فصل قریب ہے۔

فصل بعید: کسی ماہیت کی فصل بعید وہ فصل ہے جو اس ماہیت کو بعض اغیار سے ممتاز کر دے جیسے حسّاس انسان کے لئے فصل بعید ہے

فضل: بلا عوض وغرض کسی کا کسی پر احسان کرنا فضل ہے۔

فضول: بے منفعت چیز میں حد سے زیادہ توسیع وتدقیق کرنا فضول ہے۔ جیسے مکان میں سونا چاندی کے کلس وغیرہ لگانا۔ (فائدہ) یہ باختلاف مراتب مباح، مکروہ تنزیہی وتحریمی سے حرام تک ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ)

فضولی: (فقہ) اس شخص کو کہتے ہیں جو معاملات میں ولی واصیل اور وکیل کے علاوہ ہو۔

بلفظ دیگر۔ وہ شخص ہے جو دوسرے کے حق میں بغیر اجازت تصرّف کرے۔

فطریات: ان قضایا بدیہیہ کو کہتے ہیں جن کا جزم ایسے حدّ اوسط کے واسطہ سے حاصل ہو جو (موضوع، محمول، اور نسبت کے ملاحظہ کے بعد) ذہن سے کبھی غائب نہ ہو۔ جیسے الاربعۃ زوج کہ اس کا یقین منقسم بمتساویین

کے واسطہ سے ہے اور یہ واسطہ ایسا ہے جو اربعہ اور زوج کے تصور کے بعد ذہن سے غائب نہیں ہوتا ہے۔

فعل: (نحو) وہ کلمہ ہے جو معنیٰ مستقل پر دلالت کرے اور وضع اوّل کے اعتبار سے اس میں کوئی زمانہ ہو جیسے ضَرَبَ، اِضرِبْ۔

فعل: (حکمت) وہ ہیئت ہے جو مؤثر کو دوسری شئ میں اثر ڈالتے وقت عارض ہو جیسے وہ حالت جو لکڑی چیرتے وقت آرا کش کو عارض ہوتی ہے۔

فقیر: وہ شخص ہے جس کے پاس مال نصاب سے کم ہو۔

فقیر: (تصوف) وہ شخص ہے جس سے خودی زائل ہوگئی ہو اُسے مرتبۂ فنا حاصل ہوا ہو اور مخلوق کی طرف التفات نہ رکھتا ہو اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ہو راہِ مولیٰ میں نچھاور کردے

فقیہ: اس عالم کو کہتے ہیں جو احکام شرعیہ کو واضح کرے اور ان کے حقائق کا سراغ لگائے اور مغلق و پیچیدہ مسائل کو واضح کرے۔

فلک کلی: اس فلک کو کہتے ہیں جسے کسی فلک کا جزء نہ مانا گیا ہو۔ (فائدہ) حکماء نو فلک کلی مانتے ہیں۔

فلک جزئی: اس فلک کو کہتے ہیں جسے کسی فلک کا جزء مانا گیا ہو (فائدہ) حکماء پندرہ فلک جزئی مانتے ہیں۔

فناء مصر: اس جگہ کو کہتے ہیں جسے شہر سے خارج شہر کی مصلحت کے لئے بنائی گئی ہو جیسے گھوڑا دوڑانے کا میدان وغیرہ۔

بَابُ القاف

قاذف: اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی مسلمان پر زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار گواہ نہ پیش کر سکے۔

قار الذات: اس چیز کو کہتے ہیں جس کے تمام اجزاء ایک ساتھ وجود میں مجتمع ہوں جیسے خط، سطح،

قاضی: اس مسلمان کو کہتے ہیں جو لوگوں کے منازعات کا شرعی فیصلہ کرے۔
(فائدہ) قاضی کے لئے عاقل، بالغ، آزاد، تندرست وغیرہ ہونا شرط ہے

قافیہ: غزل یا نعت میں ردیف سے پہلے کے لفظ کو قافیہ کہتے ہیں۔
جیسے ؎ دعویٰ عشقِ نبی اور رضا سے نفرت
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبّت تیری
اس میں لفظ "محبّت" قافیہ ہے۔

قانون: وہ امر کلی ہے جو تمام جزئیات پر اس طرح منطبق ہو کہ اس سے جزئیات کے احکام معلوم ہو سکیں جیسے "کُلُّ فَاعِلٍ مَرفُوعٌ" ایک قانون ہے جس سے ضَرَبَ زَیْدٌ، وَنَصَرَ بَکْرٌ، وغیرہ میں فاعل کے احکام معلوم ہو گئے۔
(فائدہ) قانون، اصول، ضابطہ، قاعدہ یہ سب الفاظ مترادف ہیں، سب کا معنیٰ ایک ہی ہے۔

قبیح: ہر ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا کرنے والا دُنیا میں قابلِ ملامت اور آخرت میں مستحق عذاب ہو۔

قبیح لعینہٖ: جس فعل میں قباحت بالذّات ہو وہ قبیح لعینہٖ ہے جیسے زنا کرنا، جھوٹ بولنا، چوری کرنا اس میں قباحت بالذات ہے۔

بَابُ القاف

قاذف: اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی مسلمان پر زنا کی تہمت لگائے اور اس پر چار گواہ نہ پیش کر سکے۔

قار الذات: اس چیز کو کہتے ہیں جس کے تمام اجزاء ایک ساتھ وجود میں مجتمع ہوں جیسے خط، سطح،

قاضی: اس مسلمان کو کہتے ہیں جو لوگوں کے منازعات کا شرعی فیصلہ کرے۔

(فائدہ) قاضی کے لئے عاقل، بالغ، آزاد، تندرست وغیرہ ہونا شرط ہے

قافیہ: غزل یا نعت میں ردیف سے پہلے کے لفظ کو قافیہ کہتے ہیں۔

جیسے ؎ دعویٰ عشقِ نبی اور رضا سے نفرت
دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبّت تیری

اس میں لفظ "مُحبّت" قافیہ ہے۔

قانون: وہ امر کلی ہے جو تمام جزئیات پر اس طرح منطبق ہو کہ اس سے جزئیات کے احکام معلوم ہو سکیں جیسے "کُلُّ فَاعِلٍ مرفوعٌ" ایک قانون ہے جس سے ضَرَبَ زَیْدٌ، وَنَصَرَ بَکْرٌ، وغیرہ میں فاعل کے احکام معلوم ہو گئے۔

(فائدہ) قانون، اصول، ضابطہ، قاعدہ یہ سب الفاظ مترادف ہیں، سب کا معنیٰ ایک ہی ہے۔

قبیح: ہر ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا کرنے والا دُنیا میں قابلِ ملامت اور آخرت میں مستحق عذاب ہو۔

قبیح لعینہٖ: جس فعل میں قباحت بالذّات ہو وہ قبیح لعینہٖ ہے جیسے زنا کرنا، جھوٹ بولنا، چوری کرنا اس میں قباحت بالذات ہے۔

قبیح لغیرہ: جس فعل میں قباحت کسی دوسرے کے واسطے سے ہو، وہ قبیح لغیرہ ہے۔ جیسے حالت حیض میں اپنی بیوی سے وطی کرنا قبیح لغیرہ ہے۔

قدر: قضاء کے مطابق ممکنات کا عدم سے وجود کی طرف یکے بعد دیگرے آنا قدر ہے

قدرت: فاعل مختار کی اس صفت کو کہتے ہیں جس سے وہ فعل و ترک پر قادر ہو۔

قدرت ممکنہ: انسان کی اس ادنیٰ قدرت کا نام ہے جس سے وہ معمور بہ کی ادائیگی پر قادر ہو جائے مثلاً نمازی کے لئے اتنا وقت مل جانا کہ طہارت حاصل کر کے چار رکعت فرض ادا کر سکے قدرت ممکنہ ہے۔

قدرت میسرہ: انسان کی اس قدرت کا نام ہے جس کی وجہ سے مامور بہ کی ادائیگی آسان ہو جائے۔ مثلاً زکوٰۃ کی فرضیت کے لئے ملک نصاب اور حولان حول ہونا قدرت میسرہ ہے۔

قدیم بالذات: اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے وجود میں غیر کا محتاج نہ ہو۔ جیسے باری تعالیٰ۔

قدیم بالزمان: اس چیز کو کہتے ہیں جس کے وجود پر عدم سابق نہ ہو۔ جیسے باری تعالیٰ اور حکماء کے نزدیک عقول عشرہ۔ (فائدہ) یہ تقسیم اصطلاح حکماء کے اعتبار سے ہے۔

قدیم: (عند المتکلمین) اس موجود کو کہتے ہیں جس کے وجود کی ابتداء نہ ہو۔ جیسے باری تعالیٰ۔

قرآن: اس مقدس کتاب کو کہتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور آپ سے بعینہٖ نقل متواتر کے ساتھ ہم تک پہنچی۔

قِران: ایک سفر میں حج و عمرہ دونوں کے احرام باندھنے کو قران کہتے ہیں۔

قرینہ: اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی شئی کی تعیین پر دلالت کرے۔

قسمت: لغۃً، حصہ، نصیب۔ اصطلاحاً حقوق کو ممتاز کرنے کے لئے حصوں کے علیحدہ علیحدہ کرنے کا نام قسمت ہے۔

قسم : جو چیز شئ مشترک میں داخل ہو اور اس سے اخص ہو وہ قسم کہلاتا ہے۔
جیسے اسم، فعل، حرف میں سے ہر ایک مفہوم کلمہ میں داخل ہے اور اس سے اخص ہے۔ (فائدہ) اور یہ تینوں آپس میں قسیم کہلاتے ہیں۔
قصبہ : ایسی آبادی کو کہتے ہیں جہاں ڈیڑھ ہزار سے لے کر دس بارہ ہزار تک آدمی بستے ہوں اور وہاں کچے مکان کے ساتھ پختہ مکانات بھی ہوں، کوئی مستقل بازار ہو، دوچار سڑکیں بھی ہوں۔ (فتاوی فیض الرسول)
قصیدہ : وہ نظم ہے جو کسی کی تعریف و تحسین میں لکھی گئی ہو اور وہ غزل کے ہم شکل ہو اور اس کا ہر شعر مطلع سے ہم قافیہ ہو۔ جیسے اعلیٰ حضرت کا یہ قصیدہ نوری۔

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا .:. صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے .:. ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

قصیدہ مُرصّع : وہ قصیدہ ہے جو مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار پر اس طرح مشتمل ہو کہ ہر شعر کے مصرعہ اوّل کے آخر میں حروف تہجی کا ایک ایک حرف بالترتیب آتا جائے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے قصیدہ درودیہ میں :

کعبہ کے بدر الدجیٰ تم پہ کروروں درود .:. طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے .:. ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

قضاء : (فی الکلام) اس حکم الٰہی کو کہتے ہیں جو مخلوقات کے لئے لوح محفوظ میں دفعۃً ومجمعۃً واقع ہوا ہے۔
قضاء (فی الفقہ) لوگوں کے منازعات کا فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں۔
قضاء : (فی الاصول) جو چیز کسی کے ذمہ واجب ہو وہ نہ دے کر اس کا مثل دینا قضاء ہے جیسے کل کے ظہر کی نماز کو آج کے ظہر کے وقت ادا کرنا۔
قضیہ : وہ قول ہے جو (دلائل خارجیہ سے قطع نظر) صدق وکذب کا احتمال رکھے۔ جیسے آسمان ہمارے اوپر ہے قضیہ ہے۔

قطاع الطریق: (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جو نہ کسی کا مرید ہو نہ خیفہ اور وہ دوسروں کو مُرید کرے۔

قطب: (تصوّف) باطنی طور پر جس ولی کے قبضہ و اقتدار میں کسی شہر یا ملک کا انتظام من جانب اللہ سپرد ہوا سے قطب کہتے ہیں۔

قطب کرہ: اس نقطہ کو کہتے ہیں جو کرہ کی حرکتِ وضعیہ سے متحرّک نہ ہو۔

(فائدہ) ہر کرہ کے دو قطب ہوتے ہیں۔

قطرِ دائرہ: اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو دائرہ کو دو برابر حصّوں میں تقسیم کردے۔

قطرِ کرہ: اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو مرکز پر ہو کر گزرتا ہو اور اس کے دونوں کنارے محیط سے مماس ہوں۔

قطعہ: وہ مسلسل نظم ہے جس کے ہر شعر کا مطلب دوسرے شعر پر موقوف ہو اور اس کے مطلع میں قافیہ نہ ہو بلکہ قافیہ کی بنا پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ پر ہو۔

قلب: (فی البدیع) کسی کلام کو اس طرح مرتّب کرنا کہ اگر حرفِ آخر سے پلٹیں تو حرف اوّل پر پہنچ کر وہی کلام بن جائے جو پلٹنے سے پہلے تھا۔ جیسے قرآن شریف کی ان دو آیتوں میں قلب ہے۔ ربّكَ فكبّر۔ كلٌ فی فلك اور اُردو میں جیسے درخت خرد۔

قلب مکانی: ایک لفظ کو دوسرے لفظ کی جگہ رکھنا قلب مکانی کہلاتا ہے جیسے عرضت الناقة على الحوض کی جگہ عرضت الحوض على النّاقة بولنا قلب مکانی ہے۔

قلب: (صرف) ایک حرفِ علّت کو دوسرے حرفِ علّت سے بدلنا قلب ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ۔

قلندر: اس ولی کامل کو کہتے ہیں جو خواہشات نفسانی اور لذّات دُنیاوی سے مجرد ہو۔ اور حق کے سوا کسی چیز کی طرف مائل نہ ہو۔

قلقلہ: (قرأت) حروف کی وہ صفت ہے کہ ادا کرتے وقت آواز مخرج میں لوٹے

جیسے احد کی دال۔

قناعت: لغۃً تھوڑی چیز پر راضی ہونا۔ اصطلاحاً شب و روز حق تعالیٰ سے اس کی تقدیر و تعیین پر راضی رہنا قناعت ہے۔

قوّتِ باصرہ: آنکھ کی وہ قوّت ہے جو دو پٹھوں کے درمیان ودیعت ہے اور آنکھ اسی قوّت کے ذریعہ اَلوان و اشکال کے درمیان امتیاز کرتی ہے۔

قوّتِ حافظہ: دماغ کی وہ قوّت ہے جو وہم کی ادراک کردہ چیزوں کو محفوظ رکھتی ہے

قوّتِ ذائقہ: زبان کی وہ قوّت ہے جو جرم لسان میں پھیلی ہوئی ہے اور زبان اسی کے ذریعہ چیزوں کی نمکینیت و مٹھاس وغیرہ کا ادراک کرتی ہے۔

قوتِ سامعہ: کان کی اس قوت کو کہتے ہیں جو عصب مفروش میں ودیعت ہے اور کان اسی قوت کی بنا پر ہوائے متکیف کے ذریعہ آواز وغیرہ کا ادراک کرتا ہے۔

قوّتِ متصرّفہ: دماغ کی اس قوّت کو کہتے ہیں جو معانی و صور میں تحلیل و ترکیب کے طور پر تصرّف کرتی ہے۔

قوّت شامّہ: ناک کی اس قوّت کو کہتے ہیں جو مقدّم دماغ کے دو گوشت کے اُبھرے ہوئے ٹکڑوں میں ودیعت ہے۔ اور وہ متکیف ہوا کے ذریعہ بو وغیرہ کا مدرک ہے۔

قوّتِ لامسہ: وہ قوّت ہے جو بدن حیوان میں سرایت کی ہوتی ہے اور اسی کے ذریعہ حرارت و برودت۔ سختی و نرمی وغیرہ کا اندازہ ہوتا ہے۔

قوّت نظریہ: نفس کی اس قوّت کو کہتے ہیں جس سے نفس اشیاء اور اس کے احوال کا ادراک کرتا ہے۔

قوّتِ عملیہ: نفس کی اس قوت کو کہتے ہیں جس سے اعمال بدنیہ صادر ہوتے ہیں۔

قوتِ وھمیہ: وہ قوت ہے جو ان معانی جزئیہ و شخصیہ کا ادراک کرتی ہے جن کا تعلق حواس سے ہے۔

قوس: (نجوم) آسمان کے برجوں میں نویں بُرج کو کہتے ہیں اس کی شکل ایک ایسے

شخص کی طرح ہے جس کا نچلا حصّہ گھوڑے کی مانند ہے اور ہاتھوں میں کمان، پکڑے ہوئے تیر چلا رہا ہے۔

قوس: (ہیئت) اس خط منحنی کو کہتے ہیں جو کسی دائرہ کا جزء ہو۔

قول بموجب العلّة: معلل نے جس وصف کو حکم کی علّت بتایا ہو اس وصف کو علّت مان کر یہ ظاہر کر دینا کہ اس علّت کا معلول معلل کے مدّعا کے علاوہ ہے قول بموجب العلۃ کہلاتا ہے۔ جیسے المرفق حد فی باب الوضوء فلا یدخل تحت الغسل لان الحد لا یدخل فی المحدود قلنا المرفق حد الساقط فلا یدخل تحت حکم السّاقط لان الحد لا یدخل فی المحدود۔

قیاس: (منطق) اس قول کو کہتے ہیں جو چند قضیوں سے اس طرح مرکّب ہو کہ ان کے تسلیم کر لینے سے کوئی دوسرا قول ماننا پڑے۔ جیسے کل انسان حیوان وکل حیوان جسمٌ کو تسلیم کر لینے سے کل انسان جسمٌ ماننا پڑتا ہے۔

قیاس استثنائی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ یا نقیض نتیجہ بالترتیب مذکور ہو۔ جیسے ان کانت الشمس طالعۃ فالنّھار موجود لکن الشمس طالعۃ جس کا نتیجہ فالنہار موجودٌ ہے۔

قیاس اقترانی: وہ قیاس ہے جس میں نتیجہ یا اس کی نقیض بالترتیب مذکور نہ ہو۔ جیسے زیدٌ انسان وکلّ انسان حیوان نتیجہ زیدٌ حیوانٌ ہے۔

قیاس: (شرع) لغۃً اندازہ کرنا۔ یا ایک چیز کو دوسرے کے مطابق و مساوی کرنا۔ شرعًا۔ علّت مشترکہ کی وجہ سے اصل کے حکم کو دوسری جگہ ثابت کرنا قیاس ہے۔

〃 بلفظ دیگر۔ حکم اور علّت میں فرع کو اصل کے مطابق کرنا قیاس ہے۔ جیسے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ علّت یعنی قدر و جنس ایک ہونے کی وجہ سے دھان، چاول، مٹر وغیرہ میں زیادتی لینے کو حرام کہتے ہیں، ان چھ چیزوں پر قیاس کرتے ہوئے جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے صراحۃً بیان فرمایا ہے کہ ان میں کمی بیشی کرنا حرام ہے۔ چھ چیزیں یہ ہیں:
جو، گیہوں، چھوہارے، نمک، سونا، چاندی۔

قیّاف: وہ شخص ہے جو کسی کے اعضاء ظاہری یا نشان قدم دیکھ کر اس کی حالت اور نسب کا پتہ لگالے۔

باب الکاف

کافر اصلی: وہ شخص ہے جو شروع ہی سے کافر اور کلمۂ اسلام کا منکر ہو (فتاویٰ رضویہ)
کافر مرتد: وہ شخص ہے جو کلمہ گو ہو کر کفر کرے۔ کافر اصلی کی دو قسم ہے ″ ″
کافر مجاهر: وہ شخص ہے جو علی الاعلان کلمۂ اسلام کا منکر ہو۔ ″ ″
کافر منافق: وہ شخص ہے جو بظاہر کلمہ پڑھتا ہو اور دل سے منکر ہو۔ ″ ″
(فائدہ) کافر مجاہر کی چار قسمیں ہیں:
اوّل دہریہ کہ خدا کے وجود ہی کا منکر ہے۔
دوم مشرک کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کو بھی معبود یا واجب الوجود جانتا ہے جیسے ہندو کہ بتوں کو معبود مانتے ہیں اور آریہ کہ رُوح و مادّہ کو واجب الوجود اور قدیم مانتے ہیں۔
سوم مجوسی۔ آتش پرست۔
چہارم اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ کہ دہریہ نہ ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ)
کاھن: اس شخص کو کہتے ہیں جو زمانہ مستقبل میں ہونے والی چیزوں کی خبر دے اور اپنے کو عالم غیب ہونے کا دعویٰ کرے۔
کامل: اس شخص کو کہتے ہیں جو عرفان میں پختہ ہو اور شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت میں مضبوط و مستحکم ہو۔
کائنات الجو: فضا میں ایک یا چند عناصر سے پیدا ہونے والی چیزیں جو بلا مزاج ہوں انہیں کائنات الجو کہتے ہیں۔
کبیرہ: (گناہ) اس گناہ کو کہتے ہیں جس سے بچنے پر خداوند قدوس نے مغفرت کا وعدہ

وعدہ کیا ہے۔
بلفظ دیگر۔ جس کے کرنے والے پر حدیث صحیح میں لعنت آئی ہو یا وعید وارد ہو (الملفوظ)

کرامت: اولیائے کرام سے جو بات خرق عادت کے طور پر صادر ہوا سے کرامت کہتے ہیں۔

کرسی: (عقائد) اس بڑے جسم کو کہتے ہیں جو عرش کے نیچے اور ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ سب زمین و آسمان کرسی کے آگے اس طرح ہیں جیسے کہ ایک لق و دق میدان میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (الملفوظ)

کرہ: اس جسم کو کہتے ہیں جسے ایک سطح مستدیر اس طرح محیط ہو کہ اس کے بیچ میں ایک ایسا نقطہ مانا جا سکے کہ اس نقطہ سے جتنے خطوط مستقیمہ محیط کی طرف نکالے جا سکتے ہوں وہ سب متساوی ہوں۔

کریم: لغۃً، مہربان۔ اصطلاحًا۔ اس ذات کو کہتے ہیں جو بلا عوض دوسرے کو نفع پہنچاتے۔

کشف: امور غیبیہ اور پوشیدہ چیزوں پر مطلع ہو جانا کشف کہلاتا ہے۔

کفارہ: لغۃً گناہوں کو چھپا دینے والا۔ شرعًا قصور کی ضمان جو من جانب اللہ مقرر ہے اسے کفّارہ کہتے ہیں۔

کفالت: اپنے ذمّہ کو دوسرے ذمّہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دینا اسے کفالت کہتے ہیں۔

کفالت: کسی کے ذمّہ سے اپنا ذمہ مطالبہ میں ملا دینا کفالت ہے۔ (فتاوی رضویہ)

کفر: لغۃً۔ انکار کرنا، یا نعمت کا چھپانا۔ شرعًا۔ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا خدا کی طرف سے جن چیزوں کو لے کر تشریف لانا یقینی طور پر ثابت ہے ان میں سے کسی چیز کا انکار کرنا کفر ہے۔ (فائدہ) مطلق کفر کی چار قسمیں ہیں:

(۱) کفر انکاری۔ یہ ہے کہ نہ دل سے صحیح مانے اور نہ زبان سے اقرار کرے۔ جیسے فرعون وغیرہ کا کفر۔

(۲) کفر جحودی۔ یہ ہے کہ دل سے صحیح مانے مگر زبان سے اعتراف نہ کرے جیسے یہودی کا کفر۔

(۳) کفر نفاقی۔ یہ ہے کہ دل سے صحیح نہ مانے مگر زبان سے اقرار کرے۔ جیسے منافقین کا کفر۔

(۴) کفر عنادی۔ یہ ہے کہ دل سے صحیح مانے اور زبان سے اعتراف بھی کرے مگر مذہب اسلام کو اپنا دین نہ قرار دے جیسے ابوطالب وغیرہ کا کفر۔

کلام: اس مرکب مفید کو کہتے ہیں جس سے سامع کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔ جیسے قام زیدٌ

کلام لفظی: اس کلام کو کہتے ہیں جو حروف و اصوات سے مرکّب ہو۔ جیسے زیدٌ قائمٌ

کلام نفس: اس کلام کو کہتے ہیں جو آواز کی جنس سے نہ ہو۔

" بلفظ دیگر۔ جس پر کلام لفظی دال ہو وہ کلام نفسی ہے۔ مثلاً انسان اپنے ذہن میں جو کلام تیار کرتا ہے اسے کلام نفسی کہتے ہیں۔

کلمہ: (نحو) اس لفظ کو کہتے ہیں جس کی وضع معنیٔ مفرد کے لئے۔ جیسے زید، عمرو وغیرہ

کلمہ: (منطق) اس لفظ مفرد کو کہتے ہیں جو اپنا معنیٰ خود بتائے اور اس کی بناوٹ و صورت کسی زمانۂ معین پر دلالت کرے جیسے ضَرَبَ وغیرہ۔

کلّی: وہ مفہوم ہے جس کا نفس تصوّر اس کو کثیرین پر صادق آنے سے منع نہ کرے جیسے انسان، حیوان

کلّی: اس مفہوم کو کہتے ہیں جس میں عقل تکثر کو جائز رکھے۔

کم: اس عرض کو کہتے ہیں جو بالذّات تقسیم قبول کرے جیسے خط، سطح،

کم متصل: اس کم کو کہتے ہیں جس کے اجزاء مفروضہ کے درمیان حد مشترک ہو، جیسے خط و سطح۔

کم منفصل: وہ کم ہے جس کے اجزاء مفروضہ کے درمیان حد مشترک نہ ہو جیسے پانچ، سات

کمال: جس سے نوع اپنی ذات وصفات میں تام ہو اُسے کمال کہتے ہیں۔

(فائدہ) جس سے نوع اپنی ذات میں تام ہو اُسے کمال اولی کہتے ہیں۔ جیسے انسان کے لئے فصل کمال اولی ہے۔ اور جس چیز سے نوع اپنی صفت

میں تام ہو اُسے کمال ثانوی کہتے ہیں۔ جیسے انسان کے لئے صفت علم وکتابت کمال ثانی ہے۔

کنایہ : (اصول فقہ) اس لفظ کو کہتے ہیں جس کی مراد اس طرح پوشیدہ ہو کہ بغیر قرینہ سمجھ میں نہ آئے جیسے لفظ بائن وغیرہ۔

کنایہ : (بیان) اس لفظ کو کہتے ہیں جس سے لازم معنیٰ مراد ہو اور وہاں معنیٰ حقیقی بھی مراد لینا درست ہو لیکن مطلوب معنیٰ لازم ہو۔ جیسے طویل النجاد (نیام والا) بول کر اس کا لازم معنیٰ طویل القامت مراد لیں اور یہاں یہ بھی جائز ہے کہ معنیٰ حقیقی مراد لیں کہ تلوار کا نیام لمبا ہے۔

کنز : اس مال مدفون کا نام ہے جسے کسی انسان نے رکھا ہو۔

کنیت : اس نام کو کہتے ہیں جس کے ابتداء میں لفظ اب، ابن، اُمّ وغیرہ ہو۔ جیسے ابوالقاسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ہے۔

کون وفساد : بسائط عنصریہ کا ایک صورت چھوڑنا فساد اور دوسری صورت کو قبول کرنا کون ہے۔

کیف : شئ کی اس ہیئت قارہ کا نام جو بالذّات قسمت ونسبت کا مقتضی نہ ہو۔ بلفظ دیگر۔ اس عرض کو کہتے ہیں جو بالذّات تقسیم قبول نہ کرے اور نہ اس کے معنیٰ کا تعقل غیر پر موقوف ہو۔ جیسے سواد وبیاض۔

بَابُ اللام

لاحق: اس مقتدی کو کہتے ہیں جس نے امام کے ساتھ شروع سے اقتداء کیا ہو مگر بعد اقتداء کسی عذر یا ہجوم کے سبب اس کی کل یا بعض رکعتیں فوت ہو گئیں ہوں۔

لازم: اس عرض کو کہتے ہیں جس کا اپنے معروض سے جدا ہونا محال ہو۔
(فائدہ) اس کی تین صورتیں ہیں (۱) لازم باعتبار ماہیت (خواہ خوارج میں پائی جائے یا ذہن میں) جیسے زوجیت اربعہ کیلئے لازم ہے۔
(۲) لازم باعتبار وجود خارجی، جیسے جلانا آگ کے لئے لازم ہے۔
(۳) لازم باعتبار وجود ذہنی جیسے حقیقت انسان کیلئے کلی ہونا لازم ہے۔

لازم بیّن بالمعنی الاخص: وہ لازم ہے جس کا تصور ملزوم کے تصور سے ضروری ہو جائے۔ جیسے عمیٰ کے تصور سے بصر کا تصوّر ضروری ہے۔

لازم غیر بیّن بالمعنی الاخص: اس لازم کو کہتے ہیں جس کا تصور ملزوم کے تصور سے ضروری نہ ہو۔ جیسے انسان کے تصوّر سے کتابت وغیرہ کا تصوّر ضروری نہیں۔

لازم بیّن بالمعنی الاعم: وہ لازم ہے کہ لازم وملزوم اور ان دونوں کے مابین کی نسبت کے تصوّر سے لزوم کا جزم ویقین حاصل ہو جائے۔ جیسے الاربعۃ زوج میں اربعہ اور زوج اور ان دونوں کے درمیان کی نسبت کے تصور کے بعد یقین حاصل ہو جاتا ہے کہ اربعہ کیلئے زوجیت لازم ہے۔

لازم غیر بین بالمعنی الاعم: وہ لازم ہے کہ لازم وملزوم اور ان دونوں کے مابین کی نسبت کے تصور سے لزوم کا جزم ویقین حاصل نہ ہو جیسے العالم حادث میں عالم اور حادث اور ان دونوں کے مابین کی نسبت کے تصور

سے عالم کے حادث ہونے کا یقین نہیں ہوتا ہے۔

لایعنی: ان جملہ افعال واقوال واحوال کو کہتے ہیں جن کے بغیر زندگانی ممکن ہو اور ان کے ترک میں نہ ثواب کا فوت اور نہ عذاب یا آئندہ کسی ضرر کا خوف ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

لحن: حروف کو تجوید کے خلاف ادا کرنا لحن ہے۔

لحن جلی: پڑھنے میں اس طرح غلطی کرنا جس سے معنی فاسد ہو جائے لحن جلی ہے مثلاً ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا یا حرف متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دینا وغیرہ۔

لحن خفی: پڑھنے میں ان صفات کو ادا نہ کرنا جو حروف کی تحسین کے لئے ہیں لحن خفی کہلاتا ہے۔ مثلاً پُر حروف کو باریک اور باریک کو پُر پڑھنا۔

لعان: مرد کا اپنی زوجہ پر اس طرح زنا کی تہمت لگانا، کہ اگر کسی اجنبیہ پر لگاتا تو اس پر تہمت زنا کی حد لگائی جاتی۔

لف ونشر: چند چیزوں کا ذکر تفصیلاً یا اجمالاً ذکر کرنے کے بعد پھر ان متعدد اشیاء میں سے ہر ایک کیلئے بلاتعین ایسے مناسب امور کا ذکر کرنا کہ مخاطب ہر ایک کا متعلق سمجھ لے لف ونشر کہلاتا ہے۔

لف ونشر مرتب: چند چیزوں کا ذکر تفصیلاً کرنے کے بعد اسی ترتیب سے ہر ایک کیلئے مناسب چیز ذکر کرنا لف ونشر مرتب ہے۔ جیسے قرآن کریم میں۔ وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ میں لیل کے مناسب لتسکنوا اور نہار کے مناسب لتبتغوا ذکر فرمایا۔

اور اردو میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر میں لف ونشر مرتب پایا جاتا ہے۔

خوار و بیمار خطاوار وگنہ گار ہوں میں ۰۰ رافع و نافع وشافع لقب آقا تیرا

خوار کے مقابلے میں رافع، بیمار کے مقابلے میں نافع، خطادار و گنہ گار کے مقابلے میں شافع لایا گیا ہے۔

لف و نشر غیر مرتب: نشر کا لف کی ترتیب پر نہ ہونا یعنی جس ترتیب سے اشیاء متعددہ کا ذکر ہو انکے مناسب امور کا ذکر اس ترتیب پر نہ ہونا جیسے اس شعر میں۔ چھپتی تھیں، بھاگی جاتی تھیں، گرتے تھے خاک پر
قبضوں سے تیغیں، جسم سے روحیں، تنوں سے سر

لقب: اس نام کو کہتے ہیں جس سے مدح یا ذم مقصود ہو۔ جیسے ملک العلماء وغیرہ

لقطہ: اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا ملجائے اور اسکا مالک معلوم نہ ہو۔

لقیط: اس بچہ کو کہتے ہیں جسے اس کے گھر والے نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینکدیا ہو۔ (بہارِ شریعت)

لوح محفوظ: اس محفوظ تختی کو کہتے ہیں جس میں سارے مخلوقات کے احوال درج ہیں اور وہ شیطانی تصرفات سے پاک ہے۔

لئیم: وہ کنجوس ہے جو نہ خود استعمال کرے اور نہ دوسرے کو دے۔

لین قرأت: حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت آواز مخرج سے بلا تکلف نکلے جیسے خوف کی واؤ۔

بَابُ المیم

ماتریدیہ: اہلِ سُنّت کے اس گروہ کو کہتے ہیں جو سیدنا امام ابو منصور ماتریدی کی طرف منسوب ہے۔ (فائدہ) موصوف عقائد میں اہلِ سُنّت وجماعت کے امام ہیں اور مسائلِ فقہ میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مقلد نیز تین واسطوں سے امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں اور آپ کا لقب امام علم الہدیٰ ہے۔ (نبراس)

مال: ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی طرف طبیعت کا میلان ہو اور اس کا آپس میں تبادلہ ہوتا ہو دوسروں کو لینے سے روکتے ہوں اور وقت حاجت کے لئے جمع رکھتے ہوں

مانع: جس کے وجود سے کسی شئ کا عدم ہوجائے اور اس کے عدم سے شئ کا وجود وعدم کچھ ضروری نہ ہو مانع کہتے ہیں، جیسے وجود حدث نماز کے لئے مانع ہے۔

ماھیت: مابہ الشئ ھو ھو کو ماہیت کہتے ہیں۔

ماھیت حقیقیہ: شئ کی وہ ماہیّت ہے جو معتبر کے اعتبار پر موقوف نہ ہو۔ جیسے انسان وجنات کی ماہیت حقیقیہ ہے۔

ماھیّت اعتباریہ: شئ کی وہ ماہیّت ہے جو معتبر کے اعتبار پر موقوف ہو، جیسے کلمہ کی ماہیت (لفظ وضع لمعنیٰ مفرد) اعتباریہ ہے۔

ماھیت نوعیہ: وہ ماہیت ہے جس کے افراد کے درمیان امتیاز تشخص کے ذریعہ ہو جیسے زید، عمرو، میں امتیاز تشخص سے ہوتا ہے۔

ماھیت جنسیہ: اس ماہیت کو کہتے ہیں جس کے افراد میں امتیاز فصل کے ذریعہ ہو، جیسے حیوان کے افراد انسان وفرس کے درمیان امتیاز فصل کے ذریعہ ہے۔

ماءِ مطلق: وہ پانی ہے جو اپنی رقت طبعی پر باقی رہے اور اس کے ساتھ کوئی شئ مخلوط ممتزج نہیں جو اس سے مقدار میں زائد یا مساوی ہے ایسا نہیں جو اس کے ساتھ مل کر مجموع ایک دوسری شئ علیحدہ مقصد کے لئے کہلائے۔ نظم

مطلق آبے ست کہ بر رقت طبعی خود است نہ در دو مزج دگر چیز مساوی یا بیش
نہ بخلطے کہ بترکیب کند چیز دگر کہ بود ز آب جدا در لقب و مقصد خویش
(فتاوی رضویہ)

ماءِ مستعمل: وہ قلیل پانی ہے جس نے یا تو تطہیر نجاست حکمیہ سے کسی واجب کو ساقط کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارۂ جسم کو مس کیا جس کی تطہیر وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی۔ یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کارِ ثواب تھا۔ اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امرِ ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاط واجب تطہیر یا اقامت کر کے عضو سے جدا ہوا اگرچہ ہنوز کسی جگہ مستقر نہ ہوا بلکہ روانی باقی رہے اور بعض نے زوال حرکت وحصول استقرار کی بھی شرط لگائی ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مباح: جس کام کا کرنا نہ کرنا برابر ہو، نہ فعل پر عتاب نہ ترک پر خواہ ترک عادتاً ہو یا نادراً اُسے مُباح کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ)

مبادی: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن پر مسائل کا سمجھنا موقوف ہو۔

مبالغہ: کسی چیز کی تعریف یا بُرائی بیان کرنے میں حد سے بڑھ جانا مبالغہ ہے۔

مبالغۂ تبلیغ: کسی چیز کے لئے ایسی صفت بیان کرنا جو عقلاً اور عادۃً ممکن ہو مبالغہ تبلیغ ہے جیسے ؎ وعدہ شام پہ کی ہم نے عبث جاگ کے صبح
وہ اُسی وقت نہ آتے اگر نہ آنا ہوتا
یہاں عاشق کا اپنے معشوق کے انتظار میں رات بھر جاگنا عقل اور عادت دونوں اعتبار سے ممکن ہے۔

مبالغۂ اغراق: کسی کے لئے ایسا وصف بیان کرنا جو عقلاً ممکن ہو لیکن عادۃً ممکن نہ ہو جیسے ؎ مقدور ہے کس کا جو تیرے حکم کو ٹالے
رستم جو نہ آوے تو وہیں اس کا سر آوے

مبالغۂ غلو: کسی چیز کے لئے ایسی صفت بیان کرنا جو عقل و عادت

دونوں اعتبار سے ناممکن ہے اسے مبالغۂ غلو کہتے ہیں۔ جیسے یہ
سب شعر مبالغۂ غلو کے ہیں۔

برق پہنچے نہ کبھی دوڑ میں ہم راہِ رکاب
گرد کی طرح رہے سایہ کے پیچھے صرصر
اس زلف کا کیا کہنا جو دوش پہ لہرائے
سمٹے تو بنے ناگن پھیلے تو گھٹا چھائے

مبتدی : اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی چیز کے شروع میں مکمل حاصل کرنے کے ارادے سے مشغول ہو۔

مبنی : وہ کلمہ ہے جس کے آخر کا حرف و حرکت عامل کے آنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هٰؤُلاءِ میں هٰؤُلاءِ مبنی ہے۔

متیٰ : شئی کی اس حالت کو کہتے ہیں جو کسی زمانہ میں ہونے کے سبب شئی کو عارض ہو۔

متاخرین : (فقہ) ان حضرات کو کہتے ہیں جنہیں ائمہ ثلاثہ کا زمانہ نہ ملا ہو۔ یعنی شمس الائمہ حلوانیؒ سے لے کر حافظ الدین بخاری تک کے حضرات متاخرین کہلاتے ہیں۔

مترجم : اس شخص کو کہتے ہیں جو ایک زبان کو دوسری زبان میں بدل دے

متشابہ : ان قرآنی آیات کو کہتے ہیں جن کی مراد معلوم ہونے کی امید منقطع ہو گئی ہو اس کی دو قسمیں ہیں :

اوّل یہ ہے کہ اس کا معنیٰ ہی معلوم نہ ہو۔ جیسے الٓمّٓ ۔ حٰمٓ

ثانی یہ ہے کہ اس کا معنیٰ باعتبار لغت تو معلوم ہو لیکن مراد الٰہی معلوم نہ ہو جیسے يَدُ اللّٰہ، وَجهُ اللّٰہ وغیرہ۔

متصلہ : وہ شرطیہ ہے جس کے مقدم اور تالی کے درمیان اتصال مانا گیا ہو۔ جیسے اِنْ كَانَتِ الشَّمْسُ طَالِعَةً فَالنَّهَارُ مَوْجُوْدٌ

میں اتصال مانا گیا ہے۔

متقدمین : (فقہ) ان حضرات کو کہتے ہیں جنہوں نے ائمہ ثلاثہ میں سے کسی ایک سے ملاقات کی اور ان سے اکتساب فیض بھی کیا ہو۔

(فائدہ) ائمہ ثلاثہ سے مراد امام اعظم، امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ عنہم ہیں۔

متقی : اس شخص کو کہتے ہیں جو احکام شرعیہ کا پابند ہو اور اپنے کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔ بلفظ دیگر۔ وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو ان چیزوں سے بچائے جو ان کے لئے آخرت میں نقصان دہ ہوں۔

متکلمین : اہل شرع کی اس جماعت کو کہتے ہیں جو نظر و استدلال کے ذریعہ مقصود حاصل کرے۔

متن : (حدیث) حدیث کی اصل عبارت کو متن کہا جاتا ہے۔
بلفظ دیگر۔ جس پر اسناد منتہی ہو وہ متن ہے۔

متواترات : ان قضایا بدہیہ کو کہتے ہیں جن کا یقین ایسی جماعت کی خبر سے حاصل ہو جس کا جھوٹ پر اتفاق کرنا محال ہو۔ جیسے مکہ موجود ہے وغیرہ۔

متواطی : اس مفرد کو کہتے ہیں جس کے معنیٰ کا صدق اپنے افراد پر برابر ہو جیسے لفظ انسان متواطی ہے۔

مثال : اس چیز کو کہتے ہیں جو قاعدہ کی وضاحت کے لئے مذکور ہو۔
بلفظ دیگر۔ جس کے ذریعہ کسی چیز کی وضاحت مقصود ہو وہ مثال ہے جیسے نحو کا قاعدہ ہے کل فاعل مرفوع" اس کی وضاحت کے لئے یہ کہیں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔ نَصَرَ عَمْرٌو تو یہ مثال ہے۔

مثال : (صرف) وہ معتل ہے جس کے فا کلمہ میں حرف علت ہو۔ جیسے وَعَدَ، یَسَرَ۔

مثلث : اس سطح کو کہتے ہیں جسے تین خط مستقیم محیط ہوں۔

مثلث متساوی الاضلاع : اس مثلث کو کہتے ہیں جس کے تینوں ضلع آپس

میں برابر ہوں۔

مثلث متساوی الساقین: اس مثلث کو کہتے ہیں جس کے دو ضلع آپس میں مساوی ہوں۔

مثلث مختلف الاضلاع: اس مثلث کو کہتے ہیں جس کے تینوں ضلع برابر نہ ہوں۔

مثنوی: وہ نظم ہے جس میں ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ آئے اور ہر شعر کا قافیہ پہلے شعر سے جُدا ہو جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی یہ مثنوی:

اے خدا اے مہرباں مولائے من　　اے انیسِ خلوتِ شب ہائے من
اے کریم کارسازِ بے نیاز　　دائم الاحساں شہِ بندہ نواز

مجادلہ: متخاصمین کا اپنے آپس میں ایک دوسرے پر الزام دینے کی غرض سے مکالمہ کرنا مجادلہ کہلاتا ہے۔

مجاز: وہ لفظ ہے جو کسی مناسبت کے سبب اپنے معنیٰ موضوع لہٗ کے غیر میں مستعمل ہو۔ جیسے لفظ شیر کا استعمال بہادر آدمی کے لئے مجاز ہے۔ (**فائدہ**) حقیقت ومجاز ہر ایک کی چار قسمیں ہیں:

(۱) لغوی (۲) شرعی (۳) اصطلاحی (۴) عرفی

اگر لفظ کا واضع اہل لغت ہو اور وہ لفظ اپنے معنیٰ موضوع میں مستعمل ہو تو حقیقت لغویہ اور معنیٰ موضوع لہٗ کے غیر میں استعمال کیا جائے تو مجاز لغوی ہے۔

جیسے لفظ اسد کا استعمال پھاڑنے والے حیوان کے لئے حقیقت لغویہ اور بہادر آدمی کے لئے مجاز لغوی ہے۔

اگر واضع شارع ہو اور وہ لفظ اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں استعمال ہو تو حقیقت شرعیہ اور معنی موضوع لہٗ کے غیر میں استعمال ہو تو مجاز شرعی ہے

جیسے لفظ صلوٰۃ بمعنیٰ نماز حقیقت شرعیہ اور دُعاء کے معنیٰ میں مجاز شرعی ہے۔ اگر واضع خاص جماعت ہو اور وہ لفظ ان کے یہاں اپنے معنیٰ موضوع لہٗ میں استعمال ہو تو حقیقت اصطلاحیہ خاصہ۔ اور معنیٰ موضوع لہٗ کے غیر میں استعمال ہو تو مجاز اصطلاحی خاص ہوگا۔ جیسے فعل کا استعمال نحوی کے ہاں "ما دل علیٰ معنیٰ فی نفسہٖ مقترن باحد الازمنة الثلاثة" کے لئے حقیقت خاصہ ہے اور "کرنے" کے معنیٰ میں مجاز اصطلاحی خاص ہے۔

اگر واضع عرف عام ہو اور وہ لفظ باعتبار عرف اپنے معنی موضوع لہٗ میں مستعمل ہو تو حقیقت عرفیہ اور غیر معنیٰ موضوع لہٗ میں استعمال ہو تو مجاز عرفی ہوگا جیسے لفظ "دابۃ" کا استعمال ذوات اربعہ یعنی چوپائے کے لئے حقیقت عرفیہ اور انسان کے لئے مجاز عرفی ہوگا۔

مجاز مرسل: اس لفظ کو کہتے ہیں جس کا استعمال ایسے مجازی معنیٰ میں ہو جو معنیٰ حقیقی سے تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق رکھے۔ جیسے سبب بول کر مسبب یا جزء بول کر کل مراد لیں۔ اسی طرح اس کا عکس ہو مجازِ مرسل کہلاتا ہے۔

مجاز عقلی: کسی مناسبت کے سبب فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس کے ایسے متعلق کی طرف کرنا جس کی طرف وہ حقیقتہً منسوب نہ ہو مجاز عقلی ہے۔ جیسے نہر جاری ہے۔

مجاھدہ: نفس کو بدنی مشقتوں کا عادی اور پابند بنانا اور خواہشاتِ نفسانی کی مخالفت کرنا مجاہدہ ہے۔

مجتھدین: وہ حضرات ہیں جو قرآن وحدیث کے تمام معنیٰ و رموز کے عالم ہوں اور اصطلاحات قرآن وحدیث سے واقف ہوں۔ اور مسائلِ جزئیہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں استخراج کرنے کا

ملکہ رکھتے ہوں۔

مجتہدین فی الشرع : وہ حضرات ہیں جو اپنے مقرر کردہ قواعد و اصول پر ادلّہ اربعہ کے ذریعہ احکام استنباط کریں اور وہ اصول و فروع میں کسی کے تابع نہ ہوں۔ جیسے ائمہ اربعہ سفیان ثوری وغیرہم

مجتہدین فی المذہب : فقہائے کرام کے اس طبقہ کو کہتے ہیں جو اپنے امام کے مقرر کردہ قواعد وضوابط پر مسائل کا استنباط کریں اور اصول و قواعد میں اپنے امام کے تابع ہوں اور مسائل فرعیہ میں اپنے اجتہاد کے سبب بعض جگہ اپنے امام کی مخالفت بھی کرتے ہوں جیسے اصحاب ابی حنیفہ وغیرہم۔ یعنی امام ابو یوسف امام محمد وغیرہ۔

مجتہدین فی المسائل : فقہائے کرام کا وہ طبقہ ہے کہ جن مسائل میں امام سے کوئی روایت نہ ہو ان میں اپنے امام کے اصول وضوابط کے مطابق احکام استخراج کریں اور اصول و فروع دونوں میں اپنے امام کے مقلد ہوں۔ جیسے امام ابو جعفر طحاوی۔ ابو الحسن کرخی وغیرہم۔

مجذوب : اس بندے کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں منتخب فرمالے اور بغیر کوشش اور مجاہدہ کے تمام مقامات اور مراتب عالیہ پر پہنچا دے۔

مجمل : وہ کلام ہے جس کے چند معانی ہونے کی وجہ سے مراد اس طرح مشتبہ ہو کہ بغیر بیان متکلم معلوم نہ ہو سکے جیسے آیت ربوٰا میں ربوٰا کا شرعی معنیٰ بیان سے پہلے مجمل ہے۔

مجنون : وہ شخص ہے جس کی عقل زائل ہو گئی ہو اور وہ بلا وجہ لوگوں کو مارے گالیاں دے۔ اُردو میں اسے پاگل کہتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ)

محال: جس کا عدم ضروری ہو یعنی جو موجود نہ ہو سکے وہ محال ہے۔
(فائدہ) مطلق محال کی تین صورتیں ہیں:
(۱) محال عقلی۔ (۲) محال شرعی۔ (۳) محال عادی۔
محال عقلی: جس کا وجود عقلاً محال ہو۔ جیسے شریک باری تعالیٰ۔ اجتماعِ نقیضین وغیرہ۔
محال شرعی: جس کا وجود شرعاً محال ہو۔ جیسے حالت حدث میں نماز کی صحت۔ کافر کی نجات وغیرہ۔
محال عادی: جس کا وجود عادتاً ناممکن ہو۔ جیسے آدمی یا چوپائے کا اپنی فطرت سے آسمان کی طرف اُڑنا۔ یا بوڑھے انسان کا جوان ہونا وغیرہ۔
(فائدہ) ہر محال عقلی یا شرعی محال عادی ہوتا ہے۔
محبّت: پسندیدہ چیز کی طرف میلان طبیعت کا نام محبّت ہے۔ اگر میلان شدت اختیار کر جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔
محرز: وہ مال ہے جو ایسی جگہ محفوظ ہو جہاں دوسرے کا پہنچنا متعذر رہو۔
محصورہ: وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم افراد پر ہو اور افراد کی مقدار بھی کلاًیا بعضاً بیان کردی گئی ہو۔ جیسے کل انسان حیوان محصورہ ہے۔
محقق: وہ شخص ہے جو مسائل کو دلائل سے ثابت کرے۔
محقق: (تصوّف) اس شخص کو کہتے ہیں جس پر اشیاء کے حقائق منکشف ہوں
محکم: (اصول فقہ) وہ کلام ہے جس کی مراد تغیّر و تبدّل سے محفوظ ہو۔ اِنَّ اللّٰہَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۝
محکم: بلفظ دیگر۔ وہ کلام ہے جس کا معنیٰ واضح ہو اور اس میں تاویل و تخصیص کی گنجائش نہ ہو۔

محال: (حکمت) اس موصوف کہتے ہیں جس کے وجود کے بغیر صفت یا صفت کے تشخص کا وجود محال بالذّات ہو جیسے جسم کے بغیر بیاض کا وجود محال ہے
محو: (تصوّف) نفس کے اوصاف ذمیمہ کو مٹا کر اپنے افعال کو فعل حق میں فنا کر دینا محو ہے۔
محور: (ہیئت) اس خط مستقیم کو کہتے ہیں جو مرکز کرہ پر ہو کر گزرے اور کرہ کے دونوں قطبوں سے مماس ہو۔
مخرج: (قرأت) حروف کے ادا ہونے کی جگہ کو مخرج کہتے ہیں
〃 (فرائض) وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہے جس سے وارثین کو ان کا حصّہ پورا پورا (یعنی بلا کسر) تقسیم کئے جا سکیں۔
مخنّث: وہ شخص ہے جس میں مرد وعورت دونوں کی علامتیں ہوں یا دونوں میں سے کسی کی علامت نہ ہو۔
مخضرمین: ان حضرات کو کہتے ہیں جنہوں نے اسلام وجاہلیت دونوں زمانہ پایا ہو۔ لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے ہوں
مدبر: اس غلام کو کہتے ہیں جس کے بارے میں مولیٰ نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔
مدبرہ: اس باندی کو کہتے ہیں جس کو اس کے آقا نے کہہ دیا ہو کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔
مدح: زبان سے کسی امر جمیل پر بقصد تعظیم ذکر حسن کرنا خواہ وہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری مدح کہلاتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ۔
مدرک: اس مقتدی کو کہتے ہیں جو شروع سے آخر تک امام کے ساتھ شریک رہے اور درمیان میں اس کی کوئی رکعت فوت نہ ہوئی ہو۔
مدّعی: (فقہ) وہ شخص ہے جو خلاف ظاہر کا دعویٰ کرے۔
〃 بلفظ دیگر۔ اس شخص کو کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے دعویٰ کو ترک کر دے

تو اُسے مجبور نہ کیا جائے۔

مدعیٰ علیہ : وہ شخص ہے جو ظاہر کے مطابق اثبات کرے۔
بلفظ دیگر، وہ شخص ہے جو مجبور کیا جاتا ہے

مدعًی : (مناظرہ) وہ شخص ہے جو دلیل یا تنبیہ کے ذریعہ کسی حکم کا ثبوت کرے۔

مدقق : وہ شخص ہے جو دلیل کے مقدمات کو دوسری دلیل سے ثابت کرے۔

مدیر : (ہیئت) اس فلک جزئی کو کہتے ہیں جو زمین کو محیط ہو اور اس میں حامل تدویر ہو۔

مذی : اس لیسدار رطوبت کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت پیشاب کی راہ سے خارج ہو۔

مرابحہ : بیع اوّل کے بعد مبیع کی اصلی قیمت پر نفع کی ایک معین مقدار بڑھا کر اسے دوبارہ عقد کرنے کو مرابحہ کہتے ہیں۔

مرادفان : ان دو لفظوں کو کہتے ہیں جن کا مفہوم ایک ہو۔ جیسے انسان و بشر

مراعاۃ النظیر : کلام میں ایسی چند چیزوں کا ذکر کرنا جو آپس میں متوافق ہوں متضاد نہ ہوں اُسے مراعاۃ النظیر کہتے ہیں۔ جیسے قرآن کریم کی اس آیت میں اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اور اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں مراعاۃ النظیر ہے ؎

واللہ جو مل جائے مرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھُول

یہاں عطر، گل، دُلہن اور پھُول ان کی آپس میں مناسبت ہے تضاد نہیں

مراقبہ : (تصوّف) بندہ کا اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے تمام ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔

مراھق : اس بچے کو کہتے ہیں جو بلوغ کے قریب ہو اور اس کا ہم مثل جماع کرتا ہو۔

مربع: ایسے چار خطوں سے محیط سطح کو کہتے ہیں جس کے چاروں ضلع باہم مساوی ہوں۔

مرتجل: وہ لفظ ہے جس کا استعمال معنیٔ اوّل میں متروک ہو کر معنیٔ ثانی میں ہو اور دونوں معنیٰ میں کوئی مناسبت نہ ہو جیسے لفظ جعفر پہلے نہر کے معنیٰ میں تھا پھر ذاتِ مشخّص کا علم بن گیا۔

مرتد: وہ شخص ہے جو کلمہ گو ہو کر کفر کرے۔

〃 اس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان لانے کے بعد اسلام سے پھر جائے۔

مرتد مجاهر: وہ شخص ہے جو پہلے مسلمان تھا پھر علی الاعلان اسلام سے پھر جائے

مرتد منافق: وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو لیکن اللہ و رسول یا کسی نبی کی توہین کرتا ہو یا ضروریاتِ دین میں سے کسی کا منکر ہو۔ جیسے آج کل کے وہابی۔ دیوبندی، رافضی وغیرہ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

مرشد: (تصوّف) اس انسان کامل کو کہتے ہیں جو اپنے متوسلین کی رہنمائی کرے اور انہیں گمراہ ہونے سے بچائے۔

مرشد: (بمعنیٰ پیر) اس عالم باعمل کو کہتے ہیں جو سُنّی صحیح العقیدہ اور جامع شرائط بیعت ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی ہاتھ دے۔ (فتاویٰ فیض الرسول)

مرکب: وہ لفظ ہے جس کے جز کی دلالت معنیٔ مراد کے جز پر مقصود ہو۔

〃 اس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو چند لفظوں سے مل کر بنا ہو جیسے زیدٌ قائمٌ مرکب ہے۔

مرکب تام: وہ مرکب ہے جس پر مخاطب کا سکوت درست ہو یعنی مسند یا مسند الیہ کا انتظار باقی نہ رہے۔ جیسے اللّٰہُ رَبُّنَا۔

مرکب ناقص: وہ مرکب ہے جس پر مخاطب کا سکوت درست نہ ہو یعنی مسند الیہ کا انتظار باقی نہ رہے۔ جیسے غلامُ زیدٍ رجلٌ فاضلٌ۔

مرکبہ: وہ قضیۂ موجہہ ہے جس کی حقیقت ایجاب وسلب دونوں سے مرکب ہو مگر دوسرا جز مجملاً مذکور ہو جیسے کل کاتب متحرک الاصابع بالضرورۃ مادام کاتبا لادائمًا۔

مرکز: اس نقطہ کو کہتے ہیں جسے کرہ یا دائرہ کے اندر ایسی جگہ مانا گیا ہو کہ اس نقطہ سے جتنے خطوط مستقیمہ محیط کی طرف نکالے جا سکتے ہوں وہ سب متساوی ہوں۔

مرید: اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی صاحب شرائط پیر کے سلسلہ سے وابسطہ ہو جائے اور ان کی رہنمائی سے علوم باطنہ، اسرار الٰہیہ اور قرب خداوندی حاصل کرنے کا ارادہ رکھے۔

مزاج: اس کیفیت متوسط کو کہتے ہیں جو متخالفۃ الکیفیت اجسام کے ملنے سے حاصل ہوں۔

مزاوجت: دو معنیٰ کو شرط و جزا میں اس طرح جوڑ دینا کہ ایک معنیٰ پر جو چیز مرتب ہو دوسرے پر بھی وہی چیز مرتب ہو اسے مزاوجت کہتے ہیں جیسے اُردو کے اس شعر میں ؎

وہ جو بولیں تو بات جاتی ہے ∴ چُپ رہوں میں تو رات جاتی ہے

یہاں شاعر نے بولنے اور چُپ رہنے کو جوڑ دیا ہے جن میں بولنا شرط اور چپ رہنا محل جزا میں واقع ہے اور دونوں پر جانا مرتب ہے یعنی ایک جگہ بات کا جانا، دوسری جگہ رات کا جانا۔

مساوات: (بیان) اصل معانی کے برابر الفاظ کا استعمال کرنا مساوات ہے۔

مسافر: اس شخص کو کہتے ہیں جو بانوے ۹۲ کلومیٹر کی راہ تک جانے کے ارادے اپنی آبادی سے باہر نکلے۔

مسبوق: اس مقتدی کو کہتے ہیں جس کی شروع سے ایک یا کئی رکعتیں چھوٹ گئی ہوں۔

مستأمن: وہ کفّار ہیں جو کچھ دنوں کے لئے امان لے کر دارالاسلام میں آ گئے ہوں۔
بلفظ دیگر۔ وہ کفّار ہیں جسے بادشاہ اسلام نے امان دی ہو۔
مستحاضہ: وہ عورت ہے جس کے آگے کی شرمگاہ سے اسی طرح خون نکلے جس پر حیض ونفاس کا اطلاق نہ ہو سکے۔
مستحب: جس کام کے کرنے پر ثواب ہو اور ترک پر عتاب نہیں اگرچہ ترک عادۃً ہو۔
مستخرج: حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسرے شخص کی کتاب سے ان کی جمع شدہ حدیثوں کی ایسی زائد سندیں بیان کرنا جس میں اس کے مصنف کا ذکر نہ آئے، جیسے مستخرج ابوعوانہ
مسح: تر ہاتھ کا عضو مخصوص پر پھیرنا مسح ہے۔
مستور: وہ شخص ہے جس کی عدالت وفسق ظاہر نہ ہوں یعنی جس کا ظاہر حال شرع کے مطابق ہو اور باطن کا حال معلوم نہیں۔
مستدرک: حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی شرائط کے موافق حدیثیں بیان کی جائیں جنہیں اس کے مصنّف نے بیان نہیں کیا ہے۔
جیسے "مستدرک علی الصحیحین للحاکم"
مسکین: وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یعنی کھانے کے لئے غلّہ اور بدن چھپانے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو۔
مسند: (حدیث) حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں صحابۂ کرام کی ترتیب کا لحاظ رکھ کر ہر ہر صحابی کی مرویات الگ الگ ذکر کی جائیں جیسے مسند امام احمد۔
مسئلہ: ان مطالب کو کہتے ہیں جن پر علم میں برہان پیش کیا جائے۔
مشاھدہ: (تصوّف) بلا حجاب کسی چیز کو دیکھنا مشاہدہ ہے۔
مشاھدہ: قوتِ باصرہ کے ذریعہ اعیان خارجیہ کا معائنہ کرنا مشاہدہ ہے۔
مشاھدات: وہ قضایا بدیہیہ ہیں جن کا جزم حواس ظاہرہ یا باطنہ سے حاصل ہو۔
(فائدہ) اگر حس ظاہر کے واسطہ سے ہو تو ان مشاہدات کو حسّیات کہا جاتا ہے

جیسے "الشمس مشرقۃ"، اگر حس باطن کے واسطہ سے ہو تو ان مشاہدات کو وجدانیات کہتے ہیں جیسے الانسان عطش۔

مشائخ: (فقہ) ان علماء کو کہتے ہیں جن کی امام اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہ ہو سکی

مشترک لفظی: وہ لفظ ہے جس کے چند معنی ہوں اور ان کی آپس میں کوئی مناسبت نہ ہو، جیسے لفظ عین کہ اس کے معانی چشمہ، سورج، آنکھ وغیرہ ہیں اور ان کے درمیان کوئی مناسبت نہیں ہے۔

مشترک معنوی: وہ لفظ ہے جس کی وضع ایسے مفہوم کلی کے لئے ہو جس کے افراد کثیر ہوں جیسے انسان مشترک معنوی ہے۔

مشکک: وہ مفرد ہے جس کے معنیٰ کا صدق اپنے جمیع افراد پر یکساں نہ ہو جیسے لفظ ابیض، اسود، وغیرہ مشکک ہے۔

مشکل: وہ کلام ہے جس کی مراد نفس صیغہ کی وجہ سے ایسا پوشیدہ ہو کہ بغیر غور و فکر معلوم نہ ہو جیسے فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ یہ آیت کریمہ کلمہ اَنّٰى کی وجہ سے مشکل ہے اس لئے کہ وہ این اور کیف دونوں کے معنیٰ میں آتا ہے۔

مشیخہ: (حدیث) حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی استاد یا شیخ کی تمام روایات جمع کی گئی ہوں۔

مصادرہ علی المطلوب: دعویٰ کو جزء دلیل یا عین دلیل بنا دینا مصادرہ علی المطلوب کہلاتا ہے جیسے ہمارا قول الانسان بشر، وکل بشر ضاحک نتیجہ الانسان ضاحک میں مصادرہ علی المطلوب ہے۔

مصر: (عند ابی حنیفہ) وہ آبادی ہے جس میں متعدد کوچے اور دوامی بازار ہوں نہ وہ جسے پینٹھ کہتے ہیں اور وہ ضلع یا پرگنہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور اس میں کوئی حاکم، مقدمات رعایا فیصل کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت و شوکت اس قابل ہو کہ مظلوم کا انصاف ظالم سے لے سکے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مصر: (عند ابی یوسف) ہر وہ جگہ ہے جس میں امیر و قاضی ہو جو احکام و حدود نافذ کرتا ہو یعنی احکام نافذ کرنے اور حدود جاری کرنے پر قادر ہو۔

مصغر: وہ اسم ہے جس کی اصل میں اس لئے تبدیلی کی گئی ہو تاکہ حقارت یا ذلت یا معظم ہونے پر دلالت کرے جیسے قریش کی تصغیر قریش تعظیم کے لئے ہے۔

مضاربۃ: وہ عقد ہے جس میں مال ایک آدمی کا ہو اور دوسرے کی محنت و مشقت ہو اور منافع میں دونوں شریک ہوں۔

مضمر: وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر مقدم ہو چکا ہو۔ جیسے انا۔ انت۔ ھو۔

مطلع: اس شعر کو کہتے ہیں جس سے نعت یا غزل کی ابتدا کی جائے اور اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہو جیسے ؎

اُٹھا دو پردہ دکھا دو چہرہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں حجاب، اور نقاب قافیہ ہے۔

مطلق طبیعۃ: نفس ماہیت کو کہتے ہیں جس میں عوارض و اطلاق کی قید ملحوظ نہ ہو اور خارج میں ایک فرد کے ثبوت سے ثبوت اور ایک فرد کی نفی سے نفی ہو جائے۔

معارضہ: مقابل نے جس دعویٰ پر دلیل قائم کی ہے اس کے خلاف دلیل قائم کرنا معارضہ ہے۔

بلفظ دیگر۔ خصم کی دلیل کے خلاف ایسی دلیل قائم کرنا جو اس کے مدعیٰ کے منافی ہو معارضہ کہلاتا ہے۔ جیسے العالم محتاج الی المؤثر۔ وکل محتاجٍ الیہ حادثٌ فھو حادثٌ۔ یقول المعارض۔ العالم مستغنٍ عن المؤثر وکل مستغنٍ عنہ قدیمٌ فھو قدیم۔

(فائدہ) معارضہ کی تین قسمیں ہیں۔ معارضہ بالقلب، معارضہ بالمثل، معارضہ بالغیر۔

معانی: وہ صورِ ذہنیہ ہیں جن کے مقابل الفاظ موضوع ہوں۔
معتل: وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی (فاء، عین۔ لام) کی جگہ حرف علّت ہو جیسے قال۔
معتوہ: وہ شخص ہے جس کی عقل ٹھیک نہ ہو تدبیر مختل ہو کبھی عاقلوں جیسی بات کرے کبھی پاگلوں کی طرح۔ (فتاویٰ رضویہ)
معجزہ: انبیاء کرام سے دعویٰ نبوّت کی تائید میں ایسے خارق عادت امور ظاہر ہونا جو خیر و سعادت کی طرف داعی ہوں اور منکرین ان کے مثل لانے سے عاجز رہیں معجزہ ہے۔
معجم: (حدیث) حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں مصنف اپنے شیوخ کی حدیثیں بترتیب مراتب ذکر کئے ہوں جیسے معاجم ثلٰثہ للطبرانی۔
معدات: اس چیز کو کہتے ہیں جس پر شئی موقوف ہو اور وہ شئی کے ساتھ وجود میں جمع نہ ہو جیسے گھر سے مسجد میں پہنچنے کے لئے چلنا یا مختلف قدموں کو اُٹھانا معدات ہے۔
معدل النہار: وہ دائرہ عظیمہ ہے جو قطب شمال اور قطب جنوب کے درمیان نوے درجہ فصل پر ہو۔
معدولہ: وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جز ہو، جیسے زیدٌ لا عالمٌ معدولہ ہے۔
معدولۃ الموضوع: وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب صرف موضوع کا جز ہو۔ جیسے اللاعالم حیّ۔
معدولۃ المحمول: وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب صرف محمول کا جزء ہو۔ جیسے زیدٌ لا عالمٌ۔
معدولۃ الطرفین: وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب صرف موضوع کا جز ہو۔ جیسے عدیم البصر غیر خائفٍ۔

معراج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت بیداری میں رُوح مع الجسد مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک پھر وہاں سے جہاں تک خدا نے چاہا جانے کا نام معراج ہے۔
معرب: وہ کلمہ ہے جس کے آخر کا حرف و حرکت عامل کے آنے سے بدل جائے۔ جیسے رأیت زیدًا میں زید معرب ہے۔
معرّف: اس معلوم تصوری کو کہتے ہیں جس سے مجہول تصوری حاصل ہو۔
〃 وہ تصوّرات مرتبہ ہیں جن سے نامعلوم تصوّر حاصل ہو۔ جیسے حیوان ناطق سے انسان کا تصوّر حاصل ہو جاتا ہے۔
معرفت: خدا کی ذات وصفات کو پہچاننا معرفت ہے۔
〃 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علوم بے مثال کو معرفت کہتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ)
معصوم: اس ذات کو کہتے ہیں جس سے گناہ کا صادر ہونا شرعًا محال ہو۔
معقولات اولیٰ: اس مفہوم کو کہتے ہیں جس کے مقابل خارج میں افراد ہو۔ جیسے انسان، حیوان کہ اس کے مقابل خارج میں زید، عمرو، بکر ہے۔
معقولات ثانیہ: اس مفہوم کو کہتے ہیں جس کے مقابل خارج میں افراد نہ ہو۔ جیسے کلی، جنس، نوع، فصل وغیرہ۔
معلل: (مناظرہ) اس شخص کو کہتے ہیں جو حکم کو دلیل سے ثابت کرے۔
〃 بلفظ دیگر۔ دلیل لمی پیش کرنے والے کو معلل کہتے ہیں۔
معلول: اس چیز کو کہتے ہیں جو اپنے تحقق میں دوسرے کی محتاج ہو۔ جیسے وجود نہار طلوع شمس کا محتاج ہے۔
معمّہ: کلام سے باشارہ لفظی یا بدلالت حرفی کوئی نام یا عبارت حاصل ہونے کا نام معمّہ ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے اس شعر سے لفظ اللہ نکلتا ہے۔

یاد گیسو ذکر حق ہے آہ کر ؞ دل میں پیدا لام ہو ہی جائے گا

معونت: عامۂ مومن سے جو بات خرق عادت کے طور پر صادر ہو اُسے معونت

کہتے ہیں

مغالطہ: وہ قیاس ہے جس کے مقدمات صورت یا مادہ کے اعتبار سے فاسد ہوں۔ جیسے زیدٌ انسان۔ الانسان کلیٌ۔ نتیجہ۔ زیدٌ کلیٌ۔

مغفرۃ: خداوند قدوس کا اپنے بندے کو عذاب و سزا سے محفوظ و مامون رکھنا مغفرۃ ہے۔

مفرد: وہ لفظ ہے جس کے جز کی دلالت معنیٰ مقصود کے جز پر مقصود نہ ہو جیسے زید۔

مفرد: (نحو) اس لفظ موضوع کو کہتے ہیں جو چند لفظوں سے مل کر نہ بنا ہو۔ جیسے کتاب۔ قلم۔

مفرد: (حدیث) حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی روایت کردہ حدیثیں مذکور ہوں۔

مفتیٔ حقیقی: اس مجتہد کو کہتے ہیں جو سائل کے سوال کا جواب ادلۂ اربعہ سے اخذ کر کے دے۔

مفتیٔ عرفی: اس عالم باعمل کو کہتے ہیں جو (دلیل تفصیلی کو جانے بغیر محض تقلید کے طور پر) سائلین کو اپنے امام کا قول بتا دے یعنی جو بات صاحب مذہب سے ثابت ہے مسائل کے جواب میں اُسے بیان کر دے۔
(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ و بہار شریعت)

مفسّر: اس کلام کو کہتے ہیں جس کی تفسیر خود متکلم اس طرح کر دے کہ اس میں تاویل و تخصیص کا احتمال باقی نہ رہے جیسے "فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ"

مفقود: وہ شخص ہے جس کا کوئی پتہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

مفعول بہٖ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو اور وہ فعل اس سے متعلق ہو۔ جیسے ضَرَبَ زیدٌ عمرًوا میں عمرًوا مفعول بہ ہے۔

مفید: وہ مرکب تام ہے جس کے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو۔

جیسے اللہ عالم۔
مفہوم: (منطق) جو چیز عقل میں حاصل ہو اُسے مفہوم کہتے ہیں۔
" (اصول فقہ) لفظ سے جو چیز سمجھی جائے اُسے مفہوم کہتے ہیں۔
مفہوم موافق: وہ مفہوم ہے جس پر کلام بطریق مطابقت دلالت کرے۔
مفہوم مخالف: وہ مفہوم ہے جس پر کلام بطریق التزام دلالت کرے۔
مقابلہ: (بدیع) کسی کلام میں ایسے چند معانی کو ذکر کرنا جو آپس میں موافق ہوں پھر ہر معنیٰ کے مقابلے میں ان کے اضداد کا ذکر نا صنعت مقابلہ کہلاتا ہے جیسے قرآن مقدس کی اس آیت میں فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا اور اردو میں اعلیٰ حضرت کے اس شعر میں صنعت مقابلہ ہے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

(۱) حسن کے مقابل نام۔ (۲) کٹنے کے مقابل کٹانا۔ (۳) مصر کے مقابل عرب (۴) انگلی کے مقابل سر۔ (۵) زناں کے مقابل مردان عرب مذکور ہے۔
مقاطع: (مناظرہ) ان مقدمات کو کہتے ہیں جن پر دلائل و براہین منتہی ہو جائیں مثلاً دور و تسلسل کا لزوم یا جز و کل کا مساوی ہونا وغیرہ۔
مقتدی: وہ شخص ہے جو اپنی نماز کو امام کی نماز کے ساتھ مربوط کر دے۔
مقدمہ: (مناظرہ) جس پر دلیل کی صحت موقوف ہو۔
مقدمہ: جزء دلیل کو کہتے ہیں۔
(فائدہ) (۱) قضیہ۔ (۲) خبر (۳) مسئلہ (۴) مقدمہ (۵) نتیجہ (۶) دعویٰ (۷) قاعدہ (۸) مبحث (۹) اخبار۔
ان سب کے مابین اعتباری فرق ہے ورنہ ذات کے لحاظ سے سب متحد ہیں
مقدمۃ العلم: ان چیزوں کو کہتے ہیں جن پر علم کا شروع کرنا موقوف ہو۔ جیسے تصور علم بوجہ ما۔ تصدیق بفائدۃ ما۔ اور تصدیق بموضوعیۃ موضوعہ، مقدمۃ العلم

کہلاتا ہے۔

مقدمۃ الکتاب: کلام کے اس حصے کو کہتے ہیں جسے مقاصد سے پہلے اس لئے بیان کیا گیا ہو کہ مقاصد کا اس سے ربط اور تعلق ہے اور مقاصد میں نفع بخش ہے۔ مثلاً علم کی تعریف اس کا موضوع اور اس کی غرض وغایت کا بیان، مقدمۃ الکتاب کہلاتا ہے۔

مقطع: اس شعر کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنا نام یا تخلص ظاہر کر دے۔

مقلد: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے امام کے قول پر دلیل تفصیلی کے بغیر حق سمجھ کر عمل کرے

مکابرہ: دو آدمی کا اپنے آپس میں اس خیال سے مکالمہ کرنا کہ مقصد اظہار قابلیت یا اپنی بڑائی ہو مکابرہ کہلاتا ہے۔

مکاتب: اس غلام کو کہتے ہیں جس سے اس کے آقا نے کہہ دیا ہو کہ اتنی رقم ادا کر دے تو آزاد ہے۔

مکان: (حکمت) اس جسم حاوی کی سطح باطن کو کہتے ہیں جو جسم محوی کی سطح ظاہر سے مماس ہو۔

مکروہ تحریمی: جس فعل سے رکنے کا لزوم ثبوتاً یا دلالۃً ظنی ہو انکار اگرچہ کفر نہ ہو لیکن اس کا کرنا موجب استحقاق عذاب ہو خواہ نادرًا ہی سہی۔
(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

مکروہ تنزیہی: جس کام کا کرنا مطلقاً موجب عتاب ہو خواہ عادتاً ہو یا نادرًا۔
(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

ملکہ: نفس کی کیفیت راسخہ کو ملکہ کہتے ہیں۔

ملائکہ: وہ اجسام نوری ہیں جو اللہ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔

مِلک: (حکمت) شئ کی اس حالت کو کہتے ہیں جو محاط ہونے کے سبب شئ کو عارض ہو اور اس کے مکان بدلنے سے محیط کا مکان بدل جاتے۔ جیسے وہ حالت

جو آدمی کو قمیص پہننے سے عارض ہوتی ہے۔

ملک: (فقہ) کسی شئ اور انسان کے مابین اس طرح اتصال شرعی ہو ناکہ اس میں اس انسان کا تصرّف جائز ہو اور دوسرے کا بلا اجازت تصرّف کرنا شرعًا ممنوع ہو۔

ملا متشابہ: وہ جسم ہے جس میں مختلف الحقائق اشیاء نہ ہوں

وہ جسم ہے جس میں مختلف الحقائق امور نہ ہوں۔

مناظرہ: مباحثین کا کسی چیز کے بارے میں اظہار حق کی خاطر مکالمہ کرنا مناظرہ ہے
دو آدمی کا اپنے آپس میں کسی چیز کے بارے میں اظہار صواب کے لئے گفت و شنید کرنا مناظرہ کہلاتا ہے۔

منافق فی الاعتقاد: وہ شخص ہے جو بظاہر اسلام کا اظہار کرے اور دل میں کفر چھپائے رکھے۔

منافق فی العمل: وہ شخص ہے جس کے ایمان میں کچھ خرابی نہ ہو مگر سیرت و کردار میں نفاق ہو۔ (فتاویٰ فیض الرّسول)

مناسخہ: میّت کا ترکہ تقسیم ہونے سے قبل ہی کسی وارث کا انتقال ہو جانا پھر اس کا حصّہ دوسرے وارث کی طرف منتقل ہونے کا نام مناسخہ ہے۔

منسوب: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے مشدّد بڑھائی گئی ہو تاکہ اس ذات پر دلالت کرے جس کی نسبت اس اسم کی طرف ہے۔ جیسے بغدادیؒ

منطق: ایسے قوانین کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کی رعایت ذہن کو نظر و فکر میں غلطی سے محفوظ رکھتی ہے۔

منطق شرعی: وہ ایک ایسا قانون ہے جس کی رعایت انسان کو خطاء کفر سے بچائے۔ (الملفوظ)

منطقة البروج: اس دائرہ عظیمہ کو کہتے ہیں جو معدل النہار کا تقاطع اس انداز سے کرتا ہو کہ دونوں کے قطبوں میں ۲۳ درجہ ۲۷ دقیقہ کا

فصل ہو۔

منطوق: لفظ صریح جس پر دال ہو اُسے منطوق کہتے ہیں۔

منع: (مناظرہ) معلل کی دلیل کے مقدمہ معینہ پر دلیل طلب کرنا منع کہلاتا ہے جیسے کوئی کہے العالم متغیرٌ وکُلُّ متغیرٍ حادثٌ اس پر معترض یہ اعتراض کرے کہ ہم نہیں مانتے کہ عالم متغیر ہے۔ یہ منع ہے۔

منفصلہ: وہ شرطیہ ہے جس کے مقدم اور تالی کے درمیان تنافی یا عدمِ تنافی کا حکم ہو۔ جیسے ھٰذا العدد اما زوجٌ او فردٌ۔

منفعت: ہر وہ چیز ہے جس کے بغیر ضرر تو نہ ہو لیکن اس کا ہونا اصل مقصود میں نافع اور مفید ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

منقول: وہ مفرد ہے جو پہلے ایک معنیٰ کے لئے موضوع ہو پھر کسی مناسبت کے سبب دوسرے معنیٰ میں استعمال ہو کر مشہور ہو جائے اور اوّل معنیٰ چھوڑ دیا گیا ہو جیسے لفظ صلوٰۃ وغیرہ۔

(فائدہ) منقول کی تین قسمیں ہیں۔ منقول شرعی، منقول عرفی، منقول اصطلاحی

مَنی: جس سے بدن میں شہوت پیدا ہو اور اس سے بچّے کی تخلیق ہو۔

ممتنع بالذّات: وہ مفہوم ہے جس کے مصداق کا وجود عقلاً جائز نہ ہو۔ جیسے شریکِ باری تعالیٰ وغیرہ۔

ممتنع بالغیر: وہ مفہوم ہے جس کے مصداق کا تحقق عقلاً ممکن ہو مگر کسی امرِ خارجی کی بنا پر اس کا عدم لازم ہو گیا ہو۔ جیسے کافر کی نجات ممتنع بالغیر ہے۔

ممکن بالذّات: وہ مفہوم ہے جس کا وجود و عدم کچھ بھی ضروری نہ ہو۔ جیسے انسان، حیوان۔

موضوع: جس چیز کے عوارض ذاتیہ سے علوم میں بحث کی جائے اسے علم کا موضوع کہتے ہیں۔ جیسے کلمہ و کلام علم نحو کا موضوع ہے۔

موضوع: (حکمت) اس محل کو کہتے ہیں جس کا وجود حال کے وجود کے بغیر ممکن ہو

جیسے جسم بیاض کے لئے موضوع ہے۔

موات: (فقہ) اس زمین کو کہتے ہیں جو آبادی سے فاصلہ پر ہو وہ نہ کسی کی ملک ہو اور نہ کسی کی حق خاص ہو۔

موازنہ: دو مصرعوں یا دو فقروں کے آخر کلمہ کا وزن میں مساوی ہونا موازنہ ہے جیسے قرآن شریف کی یہ آیت وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ میں موازنہ ہے۔

مؤول: مجتہد کا مشترک کے چند معنوں میں سے کسی ایک معنیٰ کو ظنِّ غالب کے ساتھ ترجیح دینا مؤوّل ہے۔ جیسے امام اعظم کا لفظ قرو۔ کو حیض کے معنیٰ میں معیّن کر لینا مؤوّل ہے۔

مہموز: اس کلمہ کو کہتے ہیں جس کے حروف اصلی کی جگہ کوئی حرف ہمزہ ہو۔ جیسے اَمَرَ میں فار کی جگہ ہمزہ ہے۔

مہملہ: وہ قضیۂ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم افراد پر ہو لیکن افراد کی مقدار کلاً یا بعضاً نہ بیان کی گئی ہو۔ جیسے المؤمن مغفورٌ۔

میزان: آسمان کے بارہ برجوں میں سے ساتویں برج کو کہتے ہیں جس کی شکل ترازو کی طرح ہے۔

میقات: ہر اس جگہ کو کہتے ہیں کہ مکہ۔ مکرمہ جانے والوں کو بغیر احرام وہاں سے آگے جانا جائز نہ ہو۔ خواہ کسی غرض سے جاتا ہو۔

میل: جسم کی وہ صفت ہے جس سے جسم مبدا۔ سے منتہیٰ کی طرف حرکت کرے اور جو چیزیں حرکت سے روکنے والی ہوں ان کا مقابلہ کرے۔

میل قسری: وہ میل ہے جو خارج سے پیدا ہو یعنی جس میل کی علّت امر خارجی ہو۔ جیسے پھینکے ہوئے پتھر میں اوپر جانے کا میل۔

میل نفسانی: وہ میل ہے جو قصد و ارادہ کے بعد پیدا ہو، جیسے آدمی میں چلنے پھرنے کا میل

میل طبعی: وہ میل ہے جو نہ خارج سے پیدا ہو نہ قصد و ارادہ کے بعد پیدا ہو۔

بَابُ النّونُ

نبی: لغۃً غیب کی خبریں بتانے والا۔ شرعًا اس انسان کامل کو کہتے ہیں جسے خداوند قدّوس نے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہو اور وقتِ ضرورت اس کی طرف وحی بھی کی جاتی ہو۔

نثر: وہ کلام ہے جس کے کہنے والے نے موزوں کہنے کے ارادے سے نہ کہا ہو۔

نثرِ مسجع: وہ نثر ہے جس کے ہر فقرہ کے آخری کلمہ میں قافیہ ہو جیسے سر پر دھوپ کا سایا۔ اچھا دن خدا نے بنایا۔

نثرِ مرجّز: وہ نثر ہے جس میں دو فقروں کے کلمات ہم وزن ہوں مقفّٰی نہ ہوں۔

نثرِ عاری: وہ نثر ہے جو مسجع اور مرجّز نہ ہو لیکن سلاست، متانت، فصاحتِ الفاظ اور بلاغت میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہو۔

نجباء: (تصوّف) ان نیک بندوں کو کہتے ہیں جنہیں خداوند قدّوس نے مخلوق کے امور کی اصلاح کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ یہ حضرات باطنی طور پر مخلوق کے اُمور کی اصلاح فرماتے ہیں۔

〃 〃 ان اولیاء کو کہتے ہیں جو باطنی طور پر مخلوق کا بوجھ اُٹھانے پر مامور ہیں۔ (فائدہ) ان کی تعداد چالیس تک ہوتی ہے۔

نجاست غلیظ: جس چیز کا نجس ہونا ایسی نص سے ثابت ہو کہ اس کے معارض کوئی دوسری نص موجود نہ ہو اور نہ کسی مجتہد کا اس کی نجاست کے بارے میں اختلاف ہو نجاستِ غلیظہ کہلاتی ہے۔ جیسے آدمی کا پاخانہ پیشاب۔

نجاست خفیفہ: جس چیز کا نجس ہونا ایسی نص سے ثابت ہو کہ اس کے معارض کوئی دوسری نص موجود ہو۔ نجاست خفیفہ کہلاتی ہے۔ جیسے ان جانوروں

کا پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔
نذر: رب کی تعظیم کے لئے کسی مباح فعل کو اپنے اوپر واجب کرلینا نذر ہے۔
نسخ: لغتہً زائل کرنا۔ شرعاً۔ ایک متأخر دلیل شرعی سے متقدم دلیل شرعی کو اٹھا دینا نسخ ہے، جیسے ابتداء اسلام میں ترک قتال مصلحت تھی تو لکم دینکم ولی دین کا حکم تھا لیکن غلبۂ اسلام کے بعد فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم کا حکم ہوا کہ یہ اوّل حکم کے لئے ناسخ ہے۔
نظر: چند امور معلومہ کو اس طرح ترتیب دینا کہ اس سے مجہول حاصل ہو جائے نظر کہتے ہیں جیسے حیوان ناطق کی ترتیب سے انسان حاصل ہو جاتا ہے۔
نظری: اس چیز کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے میں غور و فکر کی ضرورت پڑے جیسے انسان، جنّات، ملائکہ۔
نص: وہ کلام ہے جس میں ظاہر سے زیادہ وضاحت ہو اور متکلم نے کسی خاص مقصد کو بتانے کے لئے اسے استعمال کیا ہو۔ جیسے قرآن مقدس کی یہ آیت (فانکحوا ما طاب لکم الآخر) عورتوں سے نکاح کی تعداد کے سلسلے میں نص ہے
نظم: لغتہً دھاگے میں موتی پرونا۔ اصطلاحاً ایسے کلمات اور جملوں کو ایک جگہ مرتّب کرنا جو آپس میں لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے ایک دوسرے کے متناسب ہوں نظم کہلاتا ہے۔
نفاس: عورت کا وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آگے کے مقام سے نکلے۔
نفس ناطقہ: اس جوہر بسیط کو کہتے ہیں جو اپنی ذات کے اعتبار سے مادہ سے مجرّد اور بدن کا مدبّر و متصرّف ہے۔
نفس امّارہ: وہ نفس ہے جو طبیعت بدنیہ کی طرف مائل ہے اور انسان کو لذّات و شہوات اور قبیح عادتوں کی طرف آمادہ کرتا ہے۔ جیسے فجّار و فسّاق کے نفوس۔
نفسِ لوّامہ: وہ نفس ہے جو نور قلب سے منوّر ہو اور انسان کو اس کی خصلتِ ذمیمہ پر ملامت کرکے توبہ پر آمادہ کرے۔

نفسِ مُطمئنّہ : وہ نفس ہے جس کا ارادہ مشیّتِ الٰہی میں فانی ہو چکا ہو اور حق کے خلاف کوئی فعل اس سے صادر نہ ہو جیسے بزرگان دین اور اولیائے کرام کے نفوس۔
بلفظ دیگر۔ وہ نفس ہے جو نورِ قلب سے منوّر ہو اور تمام صفاتِ ذمیمہ سے پاک ہو اور اخلاقِ حمیدہ اور صفاتِ حسنہ سے متصف ہو۔

نقباء : اللہ تعالیٰ کے وہ نیک بندے ہیں جنہیں خداوند قدّوس نے انسان کے باطنی حال کے ادراک کے واسطے مقرر فرمایا ہے، یہ حضرات کسی حکمت کی بناء پر پوشیدہ باتوں کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ ان کی تعداد تین سو ہے۔

نقض : لغۃً۔ توڑنا۔ اصطلاحًا۔ معلل کی دلیل تام ہونے کے بعد شاہد دکھا کر دلیل کو توڑ دینا نقض ہے۔
〃 بلفظ دیگر۔ حکم کا اس وصف سے متخلف ہو جانا معلل نے جس وصف کے لئے علّت ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جیسے شافعی حضرات کہتے ہیں کہ وضو طہارت ہے اس لئے اس میں نیت شرط ہونی چاہئے جیسا کہ تیمّم میں نیت شرط ہے حنفی حضرات اس طرح نقض وارد کرتے ہیں کہ کپڑے اور بدن کا دھونا بھی طہارت ہے لیکن اس میں نیت شرط نہیں تو یہاں طہارت پائی گئی لیکن نیت نہیں ہے

نقطہ : وہ عرض ہے جس میں طول، عرض۔ عمق کچھ ممکن نہ ہو، یعنی ہر ایک محال بالذّات ہو

نقل : (مناظرہ) دوسرے کا قول اس طرح بیان کرنا کہ جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ یہ دوسرے کا قول ہے نقل کہلاتا ہے جیسے یوں کہیں۔ قال ابُوحنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ النیۃ فی الوضوء لیست بفرض۔

نکاح : وہ عقد ہے جس سے مرد کا عورت سے نفع حاصل کرنا حلال ہو جائے۔

نکرہ : وہ اسم ہے جس سے کوئی معین چیز نہ سمجھی جائے جیسے رجل، فرس۔

نکول : مجلس قضا میں مدّعیٰ علیہ کا بلا کسی وجہ قاضی کے تین مرتبہ حلف پیش کرنے پر انکار یا سکوت کرنا نکول کہلاتا ہے۔ (اجمل المقال)

نمو: جسم کی طبیعت کے موافق کسی چیز کے ملنے یا اس میں داخل ہونے سے اجزاء اصلیہ کا حجم جمیع اطراف میں بڑھ جانا نمو ہے۔

نُور: وہ کیفیت ہے جسے نگاہ اولاً ادراک کرتی ہے اور اس کے واسطے دوسری اشیاء دیدنی کا بھی ادراک کرتی ہے

وہ چیز ہے جو خود روشن ہو اور دوسرے کو روشن کر دے۔

نوعِ حقیقی: وہ کلی ذاتی ہے جو اپنے افراد کی پوری ماہیت ہو۔ جیسے انسان۔

نوعِ اضافی: اس کلی ذاتی کو کہتے ہیں جس کے اوپر کوئی جنس ہو۔ جیسے انسان و حیوان۔

نوع: (اصول) وہ کلی ہے جو ایسے افراد کثیرہ پر صادق آئے جن کے اغراض متفق ہوں جیسے رجل، زید، عمرو۔ بکر وغیرہ پر صادق آتا ہے اور ان کے اغراض متفق ہیں۔

نہی: (نحو) وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی سے ترک فعل کا مطالبہ کیا جائے۔ جیسے لَاتَضْرِبْ وغیرہ۔

نہی: (شرع) آمر کا فاعل مختار سے بطور استعلاء ترک فعل کا مطالبہ کرنا نہی کہلاتا ہے

نیت: لغتہً دل کا پختہ ارادہ۔ شرعًا۔ صرف ارادۂ طاعت کو کہتے ہیں یعنی وہ ارادہ جو طاعت کے ساتھ مقترن ہو۔

(فائدہ) نیت۔ قصد اور عزم قلب کے پختہ ارادہ ہونے میں مشترک ہیں مگر اس میں اعتباری فرق ہے۔

نیت وہ ارادہ ہے جو منوی معلوم کے ساتھ ہو یعنی نیت کے وقت منوی معلوم ہو۔

قصد۔ وہ ارادہ ہے جو فعل کے ساتھ ہو۔

عزم۔ وہ ارادہ ہے جو فعل پر مقدم ہو۔

بَابُ الواوٗ

واجب الوجود: اس ذات کو کہتے ہیں جس کا وجود ضروری ہو یعنی اس کا عدم محال ہو

واجب بالذات: اس مفہوم کو کہتے ہیں جس کا وجود بہر حال ضروری ہو۔ جیسے باری تعالیٰ۔

واجب بالغیر: اس ممکن بالذّات کو کہتے ہیں جس کا وجود کسی وجہ سے لازم ہوگیا ہو جیسے نجاتِ مسلم۔

واجب: (فقہ) جس فعل کا لزوم ثبوت و دلالت کے اعتبار سے ظنّی ہو ان کا انکار کفر تو نہ ہو لیکن چھوڑنا استحقاق عذاب ہو خواہ چھوڑنا احیانا سہی اُسے واجب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ)

واسط فی الاثبات: وہ واسطہ ہے جس کے ذریعہ کسی نسبت کا علم و تصدیق حاصل ہو۔ جیسے متغیر کہ وہ عالم کے حادث ہونے کے علم و تصدیق حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔

واسط فی الثبوت: وہ واسطہ ہے جس کے ذریعہ ذوالواسطہ میں حقیقۃً کوئی صفت پیدا ہو جیسے قلم کی حرکت کے لئے ہاتھ کی حرکت واسط فی الثبوت ہے۔

واسط فی العروض: وہ واسطہ ہے جس کے ذریعہ ذوالواسطہ میں مجازاً کوئی صفت پیدا ہو۔ جیسے صندوق میں بند چیز کی حرکت کے لئے صندوق کی حرکت واسط فی العروض ہے۔

واحد: جس چیز کی تقسیم نہ ہو سکے وہ واحد ہے۔

واحد حقیقی: اس واحد کو کہتے ہیں جس میں وحدت کی جہت ذاتِ شی ہو۔ جیسے زید، عمرو وغیرہ۔

واحد غیر حقیقی: وہ واحد ہے جس میں وحدت کی جہت ذات شئ نہ ہو۔ جیسے انسان و فرس حیوان ہونے کی جہت سے واحد ہیں۔
وتد مقرون: (عروض) وہ لفظ ہے جس کے دو متحرک حرف کے بعد ساکن ہو۔ جیسے لفظ حکم۔
وَتد مفروق: وہ لفظ ہے جس کے دو حرف متحرک کے بیچ ساکن ہو جیسے قَالَ
وثن: اس تصویر کو کہتے ہیں جو پتھر سے انہیں کا مجسمہ تیار کر لیا جائے۔ (فتاوی امجدیہ)
وجدانیات: جن چیزوں کا ادراک حواس باطنہ کے ذریعہ ہو ان کو وجدانیات کہتے ہیں۔
وحی: لغۃً مخفی طور پر کسی چیز کو بتانا۔ شرعًا۔ اس کلام الٰہی کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر نازل ہوا۔
ودیعت: کوئی چیز کسی کی حفاظت میں دینا ودیعت ہے۔
ورع: حرام چیزوں میں مبتلا ہونے کے خوف سے شبہات سے بچنا ورع کہلاتا ہے
وصف: وہ اسم ہے جس سے کوئی غیر معین چیز اور اس کی صفت سمجھ میں آئے۔ جیسے اسود سے کالی چیز سمجھ میں آتی ہے۔
وصیت: بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنی منفعت یا مال کا مالک بنانا وصیت کہلاتا ہے۔
وصف عنوانی: جس کے ذریعہ ذات موضوع کی تعبیر کی جائے، اُسے وصف عنوانی کہتے ہیں۔ جیسے کُلُّ کاتبٍ متحرک الاصابع میں کاتب وصف عنوانی ہے۔
وضع: (حکمت) شئ کی اس حالت کو کہتے ہیں کہ شے کے اجزاء کو غیر سے اور بعض اجزاء کو دیگر اجزاء سے نسبت ہونے کے سبب شئ کو عارض ہو جیسے قائم یا قاعد کی حالت جو کھڑے یا بیٹھے ہونے سے اس کو عارض ہوتی ہے۔
وضع: (منطق) ایک شئ کو دوسری شئ کے مقابلے میں اس طرح خاص کر دینا کہ شئ اوّل کے علم سے شئ ثانی کا علم لازم ہو جائے وضع کہلاتا ہے۔

وطن اصلی: وہ جگہ ہے جہاں انسان کی پیدائش ہو یا اس جگہ اس نے شادی کرلی ہو یا وہاں اقامت بالدوام کی نیت ہو۔

وطن اقامت: وہ جگہ ہے جہاں انسان کم از کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے

وفود: اس جماعت کو کہتے ہیں جن کو کسی اعلیٰ منصب کے پاس حاجت برآری کے لئے بھیجا جائے۔

وقف: (فقہ) کسی چیز کو اپنی ملکیت سے خارج کر کے اللہ تعالیٰ کی ملکیت میں اس طرح کر دینا کہ اس کا نفع بندگان خدا کو ملتا رہے وقف کہلاتا ہے۔ (جوہرنیرہ)

وقف: (قرأت) آخر کلمہ غیر موصول پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا اور پھر سانس لینا وقف کہلاتا ہے۔

وکیل: وہ شخص ہے جو اپنے مؤکل کی اجازت سے تصرفات کا حق رکھے۔

ولی اللہ: اس مومن صالح کو کہتے ہیں جو بقدر طاقت بشری خدا کی ذات وصفات کا عارف ہو۔ احکام شرعیہ کا پابند ہو اور لذّات وشہوات میں انہماک نہ رکھتا ہو

ولی: (فقہ) وہ شخص ہے جس کا تصرف دوسرے پر نافذ ہو خواہ دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔

وہم: نسبت تامہ خبریہ کے ایسے تصوّر کو کہتے ہیں جس کے ساتھ احتمال ضعیف ہو جیسے زید کہ غائب ہونے کے کافی دن بعد "زیدٌ حیٌّ" کا تصوّر۔

بَابُ الھاء

ھالہ: وہ سفید دائرہ ہے جو چاند کو مخصوص تاریخ میں محیط ہوتا ہے۔

ھبہ: بلا عوض کسی کو کسی چیز کا مالک بنا دینا ہبہ ہے۔

ھجرت: لغۃً "چھوڑنا۔ شرعاً۔ مسلمان کا بغرض رضائے الٰہی ایک وطن سے دوسرے وطن میں منتقل ہو جانے کا نام ہجرت ہے۔ (فائدہ) اسلام میں ہجرت

دو طرح واقع ہوتی ہے۔ اوّل دار الخوف سے دار الامان کی طرف انتقال جیساکہ بعض صحابہ ابتداء اسلام میں کفار مکہ کے شر و فساد کے خوف سے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور بعض صحابہ نے سرکار کی ہجرت سے پہلے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

دوم۔ دار الحرب سے دار الاسلام کی طرف منتقل ہونا جیساکہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منوّرہ میں متمکن اور مستقر ہو جانے کے بعد واقع ہوئی۔

ھدایة : لغۃً۔ راستہ دکھانا۔ اصطلاحًا ایسے راستہ کی رہنمائی کرنا جو مطلوب تک پہنچا دے

ھدیہ : بلا معاوضہ کسی کو کچھ محبّت یا تعظیم کی بنا پر دینا ہدیہ ہے۔

ھدیہ: بلا شرط اعادہ جو شئی لی جائے اُسے ہدیہ کہتے ہیں۔

ھدی: ان مخصوص جانوروں کو کہتے ہیں جو حرم شریف میں قربانی کے لئے متعیّن ہوں

ھزل : جس لفظ سے معنیٔ حقیقی و معنیٔ مجازی کچھ مراد نہ ہوں اُسے ہزل کہتے ہیں۔

ھمس : (قرآت) حروف کی وہ صفت ہے جسے ادا کرتے وقت آواز مخرج میں اتنی کمزوری کے ساتھ ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز پست ہو۔ جیسے فحدّث کی ثاء۔

ھیئت : حروف کی تقدیم و تاخیر اور حرکات و سکنات کے اعتبار سے لفظ کو جو حالت عارض ہو اُسے ہیئت کہتے ہیں۔

ھیولیٰ : (حکمت) وہ جوہر ہے جس کے منافی نہ اتصال ہے نہ انفصال، نہ وحدت نہ کثرت بلکہ ایک متصل اس میں حال ہو تو وہ ایک متصل ہے اور چند متصا ،ا۲ ،۴ل ،حاا ،ہوں، تو چند متصل ہے۔

ھیولی : (تصوف) اس شئی کو کہتے ہیں جس میں اشیاء کی صورتیں ظاہر ہوں۔

بَابُ الیاء

یاس : رب تعالیٰ کی رحمت سے نااُمید ہونے کا نام یاس ہے۔
یتیم : اس نابالغ بچے کو کہتے ہیں جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہو۔
یقین : ایسے اعتقاد جازم کو کہتے ہیں جو واقع کے مطابق ہو اور کسی مشکک کی تشکیک سے زائل ہونے کا احتمال نہ رکھے۔ جیسے الشمس مشرقۃ کا اعتقاد۔
یقین : کسی چیز کا مستحکم وثوق ہونا یقین ہے۔
یقین خاص : وہ یقین ہے جس کے خلاف بالکل احتمال نہ ہو۔ جیسے اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کا یقین۔ (فتاویٰ رضویہ)
یقینِ عام : وہ یقین ہے جس کی جانب مخالف کا احتمال بغیر کسی دلیل کے ہو۔ جیسے ہم آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے سامنے کھڑا شخص زید ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ زید کی شکل میں جن ہو (فائدہ) ایسا احتمال قابلِ توجہ نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے علم درجۂ یقین سے نیچے نہیں آتا ہے۔ فقہ میں ظنّ غالب اور اکثر رائے کو یقین کے درجہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)
یمین منعقدہ : زمانۂ آئندہ میں کسی چیز کو پورا کرنے کے ارادے سے قسم کھانا یمین منعقدہ کہلاتا ہے۔
یمین غموس : کسی گزشتہ یا موجودہ چیز کے بارے میں جھوٹی قسم کھانا یمین غموس ہے
یمین لغو : کسی گزشتہ امر پر اپنے خیال میں صحیح جانتے ہوئے قسم کھانا یمین لغو ہے

رسالہ فی تذکرۃ العلوم

علم : (منطق) وہ شئ ہے جو مدرک کے پاس حاضر ہو۔
〃 〃 بلفظ دیگر۔ مابہ الانکشاف کا نام علم ہے۔
علم حضوری : شئ کا بلا واسطہ صورت مدرک کے پاس حاضر ہونا علم حضوری ہے
علم حصولی : شئ کی صورت کا مدرک کے پاس حاضر ہونا علم حصولی ہے۔
(فائدہ) ان دونوں میں سے ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں :
(۱) حضوری قدیم۔ (۲) حضوری حادث۔ (۳) حصولی قدیم۔ (۴) حصولی حادث۔
۱۔ جیسے واجب الوجود کو اپنی ذات وصفات اور تمام اشیاء کا علم۔
۲۔ جیسے نفس ناطقہ کو اپنی ذات کا علم
۳۔ جیسے عقول عشرہ کو جمیع اشیاء کا علم
۴۔ جیسے انسان کو زید، عمرو، بکر کا علم
علم : (شرع) وہ نور ہے کہ اس کے دائرہ میں جو شئ آجائے وہ منکشف ہو جائے۔ (الملفوظ)
علم تفسیر : لغۃً کھولنا اور واضح کرنا۔ اصطلاحًا وہ علم ہے جس میں قواعد عربیہ کے مطابق نظم قرآن کے معنیٰ و رموز، نزول آیات وغیرہ سے بقدر طاقت بشریہ بحث کی جائے۔
موضوع : کلام اللہ و سبحانہ
غایت : سعادت دارین
غرض : کلام الٰہی کے عجائبات پر مطلع ہونا اور اس کے اوامر و نواہی کی بجا آوری۔
علم اصول تفسیر : ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے استحضار سے نظم

قرآنی کے معنیٰ و مقصود کی تشریح اور احکام شرعیہ کے استنباط کا طریقہ معلوم ہو
موضوع: نظم قرآن بحیثیت استخراج احکام شرعیہ۔
غرض وغایت: کلام الٰہی کی مراد سمجھنے اور احکام شرعیہ استنباط کرنے میں ذہن کو خطا سے محفوظ رکھنا۔
علم قرأت: وہ علم ہے جس میں قرأت مشہورہ متواترہ کے اعتبار سے نظم قرآنی کی کیفیت نطق سے بحث کی جائے۔
موضوع: قرآن من حیث القرآۃ۔
غرض وغایت: نظم قرآن کی تلاوت اور اختلاف متواترہ کے ضبط کا ملکہ ہونا۔
علم تجوید: لغۃً کسی چیز کو عمدہ بنانا، سنوارنا۔ اصطلاحاً اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ قرآن مقدس کو نزول کے مطابق پڑھا جا سکے یعنی اسی کیفیت و طرز پر ادا کیا جائے جس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔
موضوع: حروف ہجی
غرض وغایت: تصحیح حروف۔
علم حدیث: وہ علم ہے جس کے ذریعہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور احوال حسنہ کی معرفت حاصل ہو۔
موضوع: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی رسول ہونے کی حیثیت سے۔
غرض وغایت: سعادت دارین۔
علم اصول حدیث: ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ حدیث کی سند و متن اور راوی کے احوال صحیح و فاسد اور مقبول و مردود ہونے کے اعتبار سے معلوم ہوں۔
موضوع: راوی و مروی، بحیثیت مقبول و مردود۔
غرض وغایت: صحیح و ضعیف، مقبول و مردود حدیث کی معرفت۔
علم فقہ: لغۃً کھولنا اور واضح کرنا، اصطلاحاً اس علم کو کہتے ہیں جس میں احکام

شرعیہ فرعیہ کی بحث اس حیثیت سے ہو کہ وہ ادلّہ اربعہ سے نکالے گئے ہیں۔
یہ تعریف عندالشافعی ہے۔ (کشاف)

علم فقہ : معرفۃ النفس مالہا وما علیہا کو کہتے ہیں۔ یعنی ان چیزوں کی معرفت کو کہتے ہیں جن سے دنیا و آخرت میں نفس کو فائدہ یا نقصان پہنچے۔
(فائدہ) یہ تعریف حضرت امام اعظم سے مروی ہے۔ (کشاف)

موضوع : فعل مکلّف اس حیثیت سے کہ وہ مکلّف ہے۔

غرض وغایت : سعادت دارین۔

علم اصول فقہ : ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ احکام شرعیہ کو دلیل تفصیلی سے نکال سکیں۔

موضوع : ادلّہ اربعہ بحیثیت استخراج احکام شرعیہ۔

غرض وغایت : احکام شرعیہ کی معرفت۔

علم الاشباہ والنظائر: ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ ان جدید واقعات وجزئیات کے احکام معلوم ہوں جن کے بارے میں کتاب وسُنت اور اجماع کی طرف سے کوئی نص وارد نہ ہو۔

موضوع : قواعد فقہیہ من حیث الاستخراج الاحکام

غرض وغایت : قلیل وقت میں جدید حوادثات کے بارے میں احکام معلوم کرنا۔

علمِ کلام: وہ علم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور احوال ممکنات سے بحث قانونِ اسلام کے طریقہ پر ہو۔

" بلفظ دیگر۔ وہ علم ہے جس کے ذریعہ عقائد دینیہ کو دلیل یقینی سے جان سکیں۔

موضوع : ذات وصفات باری تعالیٰ (عندالمتکلمین) (ابجد العلوم)
معلومات، اس حیثیت سے کہ ان کا تعلق عقائد دینیہ کے ساتھ ہے
(عندالمتاخرین)

غرض وغایت : احکام شرعیہ کی تصدیق۔

علم ادب : وہ علم ہے جس کی رعایت سے انسان اپنے مافی الضمیر کی ادائیگی میں لفظی و تحریری غلطیوں سے محفوظ رہے۔
موضوع : الفاظ و عبارات وغیرہ۔
غرض وغایت : ذہن و زبان کو لفظی و تحریری غلطیوں سے بچانا۔
علم نحو : ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ کلمہ کی آخری حالت اعراب و بناء کی حیثیت سے معلوم ہوں اور ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ملانے کا طریقہ بھی معلوم ہو۔
موضوع : لفظ موضوع، خواہ مفرد ہو یا مرکب۔ (کشاف)
کلمہ اور کلام اعراب و بناء کی حیثیت سے۔
غرض وغایت : کلام عرب میں ذہن کو خطاء لفظی سے بچانا۔
علم صرف : وہ علم ہے جس سے کلمات کے احوال وزن و گردان اور تعلیل کی حیثیت سے معلوم ہوں۔
موضوع : کلمہ باعتبار ہیئت و وزن۔
غرض وغایت : صحت و درستگی کے ساتھ کلمات کا تلفظ کرنا۔
علم معانی : وہ علم ہے جس کے ذریعہ لفظ عربی کے ایسے احوال معلوم ہوں جس سے کلام مقتضائے حال کے مطابق پیش کیا جائے۔
موضوع : لفظ عربی ترکیب کی حیثیت سے۔
غرض وغایت : معنیٰ مراد کی ادائیگی میں خطا سے بچنا اور فصیح کو غیر فصیح سے ممتاز کرنا۔
علم بیان : وہ علم ہے جس کے معنیٰ واحد کو (مقصود پر واضح دلالت ہونے کے ساتھ) مختلف طریقوں سے ادا کرنے کا سلیقہ معلوم ہو۔
موضوع : لفظ عربی، معنیٰ مراد پر واضح دلالت ہونے کی حیثیت سے
بلفظ دیگر۔ دلالت عقلیہ۔

غرض وغایت : معنیٰ کو مختلف طریقوں سے ادا کرنے کا ملکہ ہونا۔
علم بدیع : وہ علم ہے جس کے ذریعہ کلامِ فصیح وبلیغ کو حسن وخوبی کے ساتھ پیش کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔
موضوع : لفظ عربی تحسین وتزئین کی حیثیت سے۔
غرض وغایت : کلام کو خوبصورت کرنے کا ملکہ ہونا۔
علم منطق : ایسے قوانین کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کی رعایت ذہن کو نظر وفکر میں غلطی سے محفوظ رکھتی ہے۔
موضوع : معقولات ثانیہ ایصال کی حیثیت سے۔
بلفظ دیگر۔ معرف وحجّت۔
غرض وغایت : ذہن کو نظر وفکر میں غلطی سے بچانا۔
علم حکمت : وہ علم ہے جس کے ذریعہ موجودات نفس الامریہ کے احوال بقدر طاقت بشری معلوم ہوں۔
موضوع : موجوداتِ واقعیہ۔
غرض وغایت : بقدر طاقتِ بشری اشیاء کی حقیقتوں پر واقف ہونا۔
علم طبعی : وہ علم ہے جس میں جسمِ طبعی کے ایسے احوال سے بحث ہو جو اپنے وجود خارجی وذہنی دونوں میں مادّے کا محتاج ہو۔
موضوع : جسمِ طبعی حرکت وسکون کی حیثیت سے۔
غرض وغایت : جسمِ طبعی کے احوال کی معرفت۔
علم ریاضی : وہ علم ہے جس کے ذریعہ ایسی چیزوں کے احوال معلوم ہوں جو صرف اپنے وجود خارجی میں مادّے کا محتاج ہے۔
موضوع : کم، مقدار۔
علم الٰہی : وہ علم ہے جس میں ایسے موجودات کے احوال سے بحث ہو جو اپنے وجود خارجی وذہنی دونوں میں مادّے کا محتاج نہ ہو

موضوع: وجود مطلق۔

علم مناظرہ: وہ علم ہے جس کے ذریعہ بحث کے احوال صحت و فساد کی حیثیت سے معلوم ہوں۔

موضوع: بحث و طرقہ۔

غرض و غایت: ذہن کو (مطلوب تک پہنچنے میں) خطاء سے محفوظ رکھنا۔

علم ھیئت: وہ علم ہے جس سے اجرام علویہ اور اجسام بسیطہ کا کم و کیف این وضع معلوم ہو۔

" بلفظ دیگر۔ وہ علم ہے جس کے ذریعہ اجرام فلکی اور کرۂ زمین کی گردش اور ان کے باہمی بعد و مسافت کے احوال و کیفیات معلوم ہوں۔

موضوع: اجرام علویہ اور اجسام بسیطہ

غرض و غایت: معرفت الٰہی کی تکمیل۔

علم فرائض: لغۃً حصہ۔ مقدار مقرر کرنا۔ اصطلاحاً فقہ اور حساب کے ایسے قواعد کی تصدیقات کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ میت کے ترکہ میں سے اس کے ہر وارث کا پورا پورا حصہ معلوم ہو جائے۔

موضوع: ترکہ

غرض و غایت: ہر وارث کو پورا پورا حق دینا۔

علم تصوّف: وہ علم ہے جس میں حق تعالیٰ کی ذات پاک اور صفات کی کنہ و حقیقت سے بحث ہو۔

موضوع: ذات و صفات باری تعالیٰ

غرض و غایت: رب تعالیٰ کی معرفت۔

علم حساب: اس فن کا نام ہے جس میں متفرق رقموں کو باہم جوڑنے یا ضرب و تقسیم کرنے کے مخصوص طریقے، گنتی کے مختلف قواعد اور اعداد کے جملہ اقسام و مراتب معلوم ہوں۔

موضوع : اعداد و مقادیر۔
غرض وغایت : مقادیر کی جمع و تقسیم اور اعداد کے میزان لگانے میں خطا سے بچنا۔
علم ہندسہ : لغۃ حساب، قیاس۔ اصطلاحًا وہ علم ہے جس میں خطوط و سطوح اور اجسام کے مقادیر و لواحق مقادیر کے احوال اور اوضاع و باہمی نسبتیں اور اشکال کی خاصیتیں معلوم ہوں۔
موضوع : مقدار، متصل ہو یا غیر متصل۔
غرض وغایت : مقدار وکمیت کے احوال جاننا۔
علم طب : وہ علم ہے جس کے ذریعہ معالجہ امراض اور صحت کی حفاظت و درستگی کی تدبیر معلوم ہو۔
موضوع : بدن انسان صحت و مرض کی حیثیت سے۔
غرض وغایت : جسم کو امراض بدنی لاحق ہونے سے بچانا۔
علم تاریخ : وہ علم ہے جس کے ذریعہ ملک و شہر اور ان کے رسوم و عادات کے احوال اور اشخاص ماضیہ کی صنعت و حرفت، حسب و نسب معلوم ہوں۔
موضوع : اشخاص ماضیہ وغیرہ کے احوال۔
غرض وغایت : اشخاص ماضیہ کے احوال کی معرفت سے اپنی زندگی کو سنوارنا اور معلومات میں اضافہ کرنا۔
علم اشتقاق : وہ علم ہے جس کے ذریعہ اصل و فرع کی حیثیت سے بعض کلمہ کو بعض سے نکالنے کی کیفیت معلوم ہو۔
موضوع : مفردات بحسب المادہ۔
غرض وغایت : مشتق و مشتق منہ میں امتیاز پیدا کرنا۔
علم عروض : وہ علم ہے جس کے ذریعہ وزن شعری میں صحت و فساد ہونا تقطیع کی حیثیت سے معلوم ہو۔
موضوع : لفظ مرکّب وزن کی حیثیت سے۔

غرض وغایت : بعض بحر کو بعض کے اختلاط سے بچانا اور اوزان اشعار کی صحت و فساد میں فرق کرنا۔

علم فتاویٰ : لغتہً۔ شرعی مسائل میں ماہر شریعت کا فیصلہ۔ اصطلاحاً وہ علم ہے جس میں واقعات وحوادثات کے بارے میں ماہر شریعت فقہاء سے صادر شدہ احکام مروی ہوں تاکہ آنے والے لوگوں کے لئے باعتبار عمل مفید ہوں۔

علم جغرافیہ : وہ علم ہے جس کے ذریعہ زمین پر بسنے والوں کے حالات اور زمین کی خشکی وتری وغیرہ سے بحث ہو۔

علم لغت : لغتہً وہ آواز ہے جس کے ذریعہ انسان اپنا مافی الضمیر ادا کرسکے۔ اصطلاحاً وہ علم ہے جس سے کسی زبان کے مفردات کے وضعی معنیٰ وطریقہ استعمال اور مفرد وجمع معلوم ہوں۔

علم جبر ومقابلہ : وہ علم ہے جس میں ایسے قواعد مذکور ہوں جن سے عدد مجہول کو شئی مفروض سے نکال سکیں۔

علم کیمیا : وہ علم ہے جس سے ایک معدنی چیز کو دوسری معدنی چیز کی طرف تبدیل کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم توقیت : وہ علم ہے جس کے ذریعہ رات ودن کی مقدار اور اوقات طلوع وغروب وغیرہ معلوم ہوں۔

علم انشاء : وہ علم ہے جس میں بکھرے ہوئے کلام کو عمدہ طریقہ پر پیش کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

علم غیب : ان باتوں کی معرفت کو کہتے ہیں جن کو بندہ عادتاً اپنی عقل اور حواس سے نہ معلوم کرسکے۔

علم مناظر ومرایا : وہ علم ہے جس سے مبصرات کے احوال کمیت وکیفیت کے اعتبار سے اور ان کے اختلافی اشکال مناظر کے قرب وبعد کے لحاظ سے معلوم ہوں۔

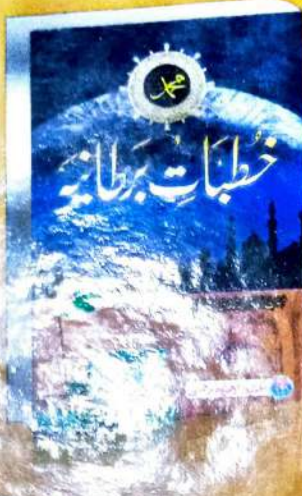
علم لدنی : وہ علم ہے جو خاص بندے کو اللہ کی جانب سے بطور فیض حاصل ہو اور

اس میں بندے کے کسب کو کچھ دخل نہ ہو۔

علم قیافہ: اس علم کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ کسی شخص کے اعضاءِ ظاہری دیکھ کر اس کے احوال معلوم ہو جائیں۔

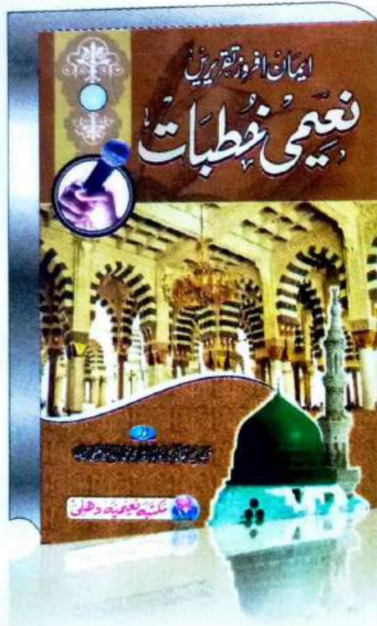
علم سحر: لغۃً امر مخفی اور پوشیدہ چیز۔ اصطلاحاً وہ علم ہے جس کے ذریعہ خفیہ اسباب کی استعانت سے خلاف عادت امور ظاہر کرنے کا طریقہ معلوم ہو۔

" بلفظ دیگر۔ وہ علم ہے جس سے انسان اپنے خفیہ الفاظ یا خفیہ حرکتوں کی تاثیر سے عجیب و غریب افعال ظاہر کرے۔











مکتبہ نعیمیہ دھلی
MAKTABA NAIMIA
423, MATIA MAHAL, JAMA MASJID, DELHI-6
PH.: 011-23251926